

پہلو پوٹ

سرائیکیء چ لکھے ابن کلیم دے
ڈو افسانے، چار لوک کہانیاں

پتھر پتھر
م

سرائیکیء چ لکھے ابنِ کلیم دے
ڈو افسانے، چار لوک کہانیاں

حکابطہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

کتاب داناں	_____	” پھلیوٹ “	(سراٹیکسی، نشر)
موضوع	_____	سراٹیکسی، ج ڈو افسانے چار لوک کہانیاں	
مصنف	_____	ابن کلیم حسن نظامی (موجود خطِ رعنا)	
انتظام	_____	ادارہ فروغ سراٹیکسی پاکستان	
کتابت	_____	حامد اقبال خان لنگاہ، آصف اقبال خان	
پانہہ پبلی	_____	محمد جمال محسن، محمد مختار علی، مبشر کلیم	
ڈیکھ بھال	_____	سین حبیب فائق، ملک محمد عامر ڈوگر	
نشر کرن آلے	_____	گل رعنا ادب سوسائٹی حسن پروانہ روڈ ملتان	
چھاپہ خانہ	_____	کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان	
پہلی اشاعت	_____	۲۳ مارچ ۱۹۹۶ء مطابق ۳ ذیقعدہ ۱۴۱۶ھ	
مُل	_____	ستر روپے /-	

منگواؤن ٹیکتے پتہ

کلیم پبلشرز حسن پروانہ روڈ ملتان، پاکستان

فون 510545

تہذیب (فہرست)

— اکھراں دے موتی — صفحہ نمبر —

- ۱ — تَرے قطعے
- ۲ — "یک رب دی سچی ذات ہے"
- ۳ — انتساب
- ۴ — ابنِ کلیم کا سچ (ڈاکٹر ارشد ملتانی)
- ۶ — بیٹھی سرانیک کی زبان پڑھنے کا آسان کلید (مصنف کا اردو مضمون)
- ۹ — کچھ میڈیاں گالھیں (مصنف دا سرانیک مضمون) —
- ۱۵ — پہلے قصے دی پہلی گالھ (شبیر حسن اختر) —
- ۱۷ — "گوٹھی" (پہلا افسانہ)
- ۲۵ — ہک قطعہ
- ۲۶ — اُجو کی کہانی دی سو بھ" (سیٹن حبیب فائق) —
- ۲۹ — "تڈے پٹاخے" (ڈو بھا افسانہ) —
- ۴۰ — سرانیک کی ماء بولی دا ودھارا (ملک قادر بخش تھہیم)
- ۴۳ — "ہک ہی ڈنڈن" — (پہلی لوک کہانی) —
- ۵۴ — "ملکو دا پتر فلکو" — (ڈو بھئی لوک کہانی) —

” اناراں بادشہزادی ” (ترتیبھی لوک کہانی) — ۸۱

” تقدیر دا لکھیامٹہ انیس ” (چوتھی لوک کہانی) — ۹۹

” ابن کلیم وڈا کاتب اے ” (ملک محمد صفدر جھونگل) — ۱۱۰

” عصر حاضر میں لوک کہانی کی بازیافت ” (ندیم نیازی) — ۱۱۲

مصنف کا تعارفی خاکہ (ترتیب حاجی شفیق اللہ خان) — ۱۱۶

سرائیکی زبان نال محبت کرن آلیاں کیتے

لوک کہانیاں قصیاں دی اے پھلپوٹ جو کیتی ہم

کارن تہاڈے ذوق دے تیرھویں کتاب اے سیتی ہم

ادارہ فروغ سرائیکی دے ایس پلیٹ فارم توں

ماء بولی دے ودھائے کیتے میں اے بازی جیتی ہم

پاک

کوئی پاک نبی جیاں ہو سی سٹیں؟
اگوں جب رے تڑ کھڑوسی سٹیں،
اساں عاصیاں کیتے حشر دے ڈینہہ،
سو ہٹاں ساول ضامن پوسی سٹیں!

روہ، روہی، تھل، دمان جیوے
لے پیر فرید دا، مان جیوے
کر عشق دی سو جھل دل دے وچ
وسید دا ہر جوان جیوے

جیکوں ماء بولی دا شعور تھئے
اوندا باطن نور و نور تھئے
ورت علم عرفان تے قدرت تھئی
سو ہٹے رب کوں او منظور تھئے

(ابن کلیم حسن نظامی)

”ہک رب دی ذات سچی ہے“

(ابن کلیم احسن نظامی)

لوک کہانیاں ساڈیاں ہن
گوک سُنیندی راہندی ہے
چینویں ریل گاڈیاں ہن،
پڑتے وَسٹوں راہندی ہے
سبھ فنادی گھاٹ اے
باقی ہکا ذات اے

کوہلی سستی پیٹی ہئی،
پاسے تاں ولیندی رہی
اٹھ ہرانندی رکھیا، مس
ساری رات پیندی رہی
نخریاں دی جو تکھی مئی
اچاں ہرانندی جھکی مئی

ہک مئی سئیں بادشاہ
رعایا کوں مرویندا ہا
ٹوٹے زمین دا، خیر خواہ
گھانڑیں وات ڈیندا ہا
چیرھا ظلم کریندا ہے
وچ جہنم ویندا ہے

کہانی مئی کہان دی
گالھیں گپاں دی اے دھوڑ
بھید مونی در کھان دی
جگتے سبھو کوڑی کوڑ
دُنیا فانی کچی ہے
ہک رب دی ذات سچی ہے

انتساب

میاں منصور کریم سیال

(سیکرٹری جنرل پاکستان سرائیکی پارٹی)

دے ناں

ابن کلام نظامی
۲۳
۹۶۶

ابنِ کلیم کا سچ

(ڈاکٹر آرشد ملتانوی)

ابنِ کلیم صاحب کی شخصیت فنِ خطاطی کی دُنیا میں اب کسی
 رسمی تعارف کی محتاج نہیں ہے، اُن کا خطِ رعنا اہل فن سے بے پناہ
 خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے اور اس ایجادِ خط کی بدولت انہیں
 بین الاقوامی شہرت کا اعزاز میسر آ گیا ہے۔ کتابت کے فنِ شریف
 کی جنگِ کامیابی سے جیت کر اب وہ ادبِ شعر کے میدان میں سرگرم
 عمل ہو گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس محاذ پر بھی اپنی خداداد صلاحیتوں
 کی وجہ سے کامرانی سے ہمکنار ہونگے۔ ایک شاعر نے کہا تھا:۔

نالہ پابند تے نہیں ہے

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے

نالہ و فریاد اپنی ایک الگ پہچان اور آہنگ رکھتے ہیں، ابنِ کلیم
 کے سینے میں ایک درد مند دل دھڑکتا ہے۔ محبت اور پیار سے

لبریز دل، انہیں اپنے وطن سے محبت ہے، اپنی تہذیب، ثقافت اور زبان سے والہانہ پیار ہے، اس محبت اور پیار کی نسبت سے جب انہیں کوئی دکھ محسوس ہوتا ہے تو وہ بے ساختہ فریاد کرتے ہیں اور وہ فریاد ان کی نظم و نثر کے ٹکڑوں میں ڈھل جاتی ہے اور یہی جگر کے ٹکڑے اس کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ ان شہ پاروں میں سچ اور خلوص کی ایک دنیا آباد ہے، محبت کا سمندر موجزن ہے، اب آپ ہی بتائیں! پیار اور خلوص کے ان نازک اور تابدار آبگینوں کو ادب فن کے کسی کڑے معیار سے کس طرح زخمی کیا جاسکتا ہے اور کیسے ان کو ٹھیس پہنچانی جاسکتی ہے؟ پھر ادب فن کے معیار بھی کیا ہیں سوائے تکلفات کے، بس ابن کلیم ان تکلفات کو خاطر میں نہیں لائے۔ ان کا سچ تو ان کے فن میں موجود ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔

میٹھی سرائیکی زبان پڑھنے کا آسان کلید

(تخریر:- ابن کلیم حسن نظامی)

سرائیکی زبان پڑھنے کا شوق رکھنے والوں کے لئے کئی بنیادی قاعدے قبل ازیں تالیف ہو چکے ہیں جو مفید ثابت ہوتے کچھ لوگوں کے نزدیک شاید وہ الجھا دینے والا عمل بن گئے ہیں اسی لئے میں اس مختصر مضمون میں سرائیکی پڑھنے کا آسان کلید بتانا چاہتا ہوں، اس کو یاد کر لینے والا ہر وہ شخص جو اردو، پنجابی پڑھ سکتا ہو بہت جلد صحیح تلفظ میں سرائیکی پڑھ سکے گا،

صورت حال یہ ہے کہ اردو قواعد میں جتنے مفرد حروف یا مرکب الفاظ ہیں وہی تمام کے تمام سرائیکی میں بھی استعمال ہوتے ہیں کسی بھی زبان کا لہجہ اختیار کرنے کیلئے چند ضروری باتیں توجہ طلب ہوتی ہیں جو سرائیکی کیلئے بھی ہیں۔ الف سے لیکری "تک جتنے حروف اردو والے ہیں ان میں سے صرف پانچ حروف ایسے ہیں جنکو پڑھتے وقت زبان کو نرمی سے ڈھیلہ کر کے استعمال کرنا ہوتا ہے ان حروف کی نشانی یہ ہے کہ ان کے نیچے ایک اضافی نقطہ لگا ہوتا ہے جو کہ عمودی طور پر لکھا جاتا ہے، وہ یہ ہیں: "ب" "ج" "ڈ" "گ" اور پانچواں حرف سے نوں جس کے اوپر ایک اضافی "ط" لگتا ہے "ٹ"، اوپر والے چار حروف کو تو نرم کر کے پڑھنا ہے جبکہ اس اضافی "ط" والے نوں کو غنہ شامل کر کے "ڑ" کی آواز میں پڑھنا ہے جیسے "چکھنٹ"، "رووٹن"، "کھاوٹن"، "پیوٹن" والے لفظوں میں صوتی اثر

پیدا ہوتا ہے، سرائیکی تحریر پڑھنے کیلئے اس بنیادی کلیہ کو یاد کرنے کے بعد درج ذیل چند باتوں کا بھی خیال رکھئے کہ:- (ہمزہ) ء الف کے طور پر لکھا جاتا ہے مثلاً ءچ، راج، دونوں کا معنی ایک ہی ہے بیچ، - ایک اور لفظ کیا گال ہے کے آخر میں پورا ہے، لکھنے کی بجائے اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف ھ بھی لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اس ایک حرف کے نیچے زیر لگا دینے سے مدعاے کلام پورا ہو جاتا ہے۔ ایک اور لفظ اردو عبارت میں تاکہ "کلمے اس کی جگہ سرائیکی میں لفظ ہے "ناں جو"، اسی طرح لیکن "کی جگہ سرائیکی میں لفظ پم ہے۔ جبکہ کی جگہ "چڈاں جو" اور کیونکہ کا تبادلہ کیوں جو" ہے، مضمون میں ان الفاظ کا استعمال زیادہ تر ہوتا ہے، لہذا پڑھنے والے ان لفظوں کی تکرار سے پریشان نہ ہوں، بلکہ ان کی ضرورت لفظی کو جان لیں۔

آئیے ایک یہ وضاحت بھی کرتے چلیں کہ بعض سرائیکی مفکرین نے سرائیکی لکھتے وقت مذکورہ حروف کے نیچے ایک کی بجائے دو اضافی نقطے لگانے کے عمل کو رواج دیا ہے مثلاً گب اور بعض نے ان دو حروف "ڈ" اور گ پر اس طرح اوپر کی طرف اضافی نقطہ لگایا ہے، یہ بھی درست ہے، مقصد محض وہی ہے کہ ان حروف کو ایک نشانی دیکر بتلایا جاتا ہے کہ ان مخصوص صوتی اثر والے سرائیکی لفظوں کو نرم زبانی سے ادا کیا جائے۔

سرائیکی زبان میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ عربی زبان کی طرح زبر، زیر، پیش کے فرق پر بعض لفظوں میں صیغہ اور بعض پر معنی تک بدل

جانتے اس کی مثال میں یہ چند لفظ دیکھئے :- "کُکڑ" بمعنی مرغ، اور "کُکڑ" مرغی بنتا ہے، "چھوہر" (لڑکا) "چھوہر" (لڑکی) اور اب دیکھئے، ان اعراب کے اوپر نیچے ہو جانے سے معنی کیسے بدلتا ہے :- ایک سرائیکی لفظ ہے "بُولی" (گائے بھینس کا پہلا ناڑہ) اور اگر اسی "ب" پر پیش لگ جائے "بُولی" تو اس سے قمیص کا کف مراد ہے، "کھٹن" (بمعنی مسکرانے کے ہے) اور "کھٹن" دروازہ کھلنا، "پھٹن" (پھٹ جانا) "پھٹن" (ناراض ہونا) اور "پھٹن" (بھاگ جانا) مراد ہے، "کوڑ" (جھوٹ) اور "کوڑ" سے مراد کڑواہٹ ہے۔ ان مثالوں کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے، کہ سرائیکی تحریر میں جو بھی زبر، زبیر، پیش لکھا گیا ہو اسے خصوصی توجہ دیکر پڑھنا لازم ہے تب صحیح لفظ ادا ہو پائے گا۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ نے اکثر اجاب کو یہ کہتے سنا ہوگا کہ سرائیکی میٹھی زبان ہے "حالانکہ اسمیں کوئی شکر (چینی) وغیرہ تو نہیں ڈالی گئی، اس ضمن میں یہ واضح کر دینا از بس ضروری ہے کہ ہم نے جن اضافی نقطوں والے حروف کا ذکر کیا ہے کہ ان کا صوتی اثر بدلنے کے لئے نرم خونی سے ادا کرنا ہوتا ہے اس بنا پر لفظوں کی زبان سے ادائیگی میں سختی ختم ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ سرائیکی بولنے میں مٹھا سسی پیدا ہو جاتی ہے تو نہ صرف یہ کہا جاتا ہے، بلکہ ثابت ہو جاتا ہے کہ واقعی سرائیکی ایک میٹھی زبان ہے۔

کچھ میڈیاں گالھیں

(ابن کلیم احسن نظامی)

گزرے ہوتے وقتاں دے چنگے، بھاویں مندے ڈینہاں دی یاد
 دے بغیر مستقبل کوں کامیابی دے نال گزارنا وڈا اوکھا کم ہوندے۔ اسے
 انسان داما ماضی، ایسے جیڑھا کسی کہانیاں تے یاداں کوں جٹھم ڈیندے
 ہیں سلنگے لوک قصے، کہانیاں ساڈے ماضی دا پکا حوالہ تے ساڈی
 تاریخ دانہ بھلا ڈیون آلا سبق تے چارن کمرن آلا ثبوت ہوندن، چٹنی
 قدامت ساکوں لوک قصیاں دے حوالے نال زمانہ حال دی کندھ دے پاروں
 نظر آندی ہے اوندے اندر ساکوں آپنی صحیح ثقافت دا سٹھپ آپنے
 قدیمی وسیب دا ورتار تے تاریخی پس منظر سبھے نظر آندن، انہاں لوک
 کہانیاں وچ ہمت اتے جرات، جستجو اتے کچھ پاگھنن دا سبق ملدے
 کتھائیں کتھائیں مافوق الفطرت گالھیں تے وت کسی آن ہووٹیاں دی
 جھک وی ہوندی ہے جیڑھیاں جو بھانویں عملی زندگی، وچ نہیں ہوندیاں
 پر انسان دے خواباں اتے خیالاں وچ انہاں دا بھانورا ضرور پوندے
 وت کئی وکھرے وکھرے روایتی قسم دے کردار وی لوک کہانیاں وچ
 کم کریندے نظر آندن چتھاں دا تعلق انسان دی گزرن آلی زندگی دے

نال ہوندے بھانویں جو او مبالغے دی حد تک کیوں نہ ہو ون۔ ہک
استعارے دے طور تے کہانی بیچ رنگ بھرن کیتے کئی کردار گھڑے ویندن
چیکرہ ایں نہ تھیوے تاں کہانی، کہانی نہیں راہندی زندگی دے دکھ درد
بیچ ہک عام نظر ن آلا واقعہ بن ویندی ہے۔ اتے انہاں گزریاں

گھڑیاں بیچ عام گالھیں توں ہٹواں تے ہک تصویراتی تاثر ڈیوٹن آلے
وقوعے کوں وی کہانی آکھیا گے، اتے لوک کہانیاں وی مقبولیت
ہر سٹن آلے کوں یاد تھی وینجن دی صلاحیت یا مذکور کرن دی ضرورت
محض ہیں گالھوں ہوندی ہے جو انہاں دے بیچ اثر ہوندے۔

ثابت تھیا جو، لوک کہانیاں دارنگ اپناں نو یکلارنگ
انہاں بیچوں خاص طور تے سراییکی لوک کہانیاں آپنے اندر بہوں زیادہ
قدامت رکھدیاں ہن، واقعاتی غنائیت، اتے سسپنس توں
وی پر ہوندن، پڑھن آلے دی توجہ کوں پدھ گھنن سرائیکی
لوک کہانیاں دا ہک وکھرا خاصہ ہوندے۔

اجو کے دور بیچ انسان بہوں مصروف تھی چکے، کماں دی بھرمار اتے
پریشانیاں دی کہیر بیچ کم تھیا ہو یا انسان چاہندے جو او کوئی ایہو جیں تحریر پڑھے
چیندے نال تھوڑے وقت بیچ اوندے ذوق کوں تسلی تھی وے، ووت ایہے
مختصر اکھراوندے جذباتی، نفسیاتی اتے تفریحی تقاضیاں کوں پورا کر سگن، افسانہ
ہیں ضرورت دی پیداوار ہے۔

میں آپنی اس کتاب بچ پہلے ڈو افسانے ڈرتن، انہاں دے بارے عج اتنا
جان گدا ونجے جو اے کہانی دی ترقی یافتہ شکل ہن، بھانویں جو افسانے دلفظی
معنے وی، کوڑی گالھ اے" پر اے حقیقت ہے جو اے افسانے داتناں پٹیا
کوڑ بتوڑ دی بجائے سچ دی بنیاد اتے اُسا ریا ویندے، اتے انسان دی حقیقی

زندگانی داعکاس ہے پیا۔ ہیں گالھوں عام اصطلاح بچ افسانہ اول مختصر
کہانی کوں آکھیا ویندے چیندے بچ زندگی دے کہیں یک پہلو وی پوری پوری
عکاسی کیتی گئی ہووے اتے منطقی انجام تے پہنچن دے باوجود وی قاری کیتے
کچھ سوچن دی گالھ اجن اگاں موجود ہووے، میڈے انہاں ڈو ہاں افسانیاں بچ
اے گالھ پوری بھیندی نظر آسی۔ بعد بچ ترے کہانیاں ہن انہاں لوک
کہانیاں دے بارے بچ اے ڈستی ونجاں جو ناول یا داستان بچ تاں کرداراں
دی بھمار ہوندی ہے پر افسانے تے لوک کہانی بچ یک مرکزی کردار ہوندا ہے
اتے او کہیں کہیں ایلے عام انسان توں ہٹ کے مافوق الفطرت کم وی کریندا
نظر آندے یا ایں سمجھ گھنٹو جو کئی بناوٹی تے خیالی کردار ہے تیں اوندے بھائی
وال نہیں بٹدے او تیں لوک کہانی اگاں تے نہیں ٹرسگدی۔

میڈی اے کتاب خاص ملتان سرایکی لہجے دی ترجمان ہے
سندھ پنجاب اتے سرایکی دیاں علاقائی زبانان تے تحقیق وی یک ۱۹۱۹ء راج
کلکتہ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ انڈیا دی چھپی ہوئی کتاب لینگویسٹک سروے
آف انڈیا دے صفحہ ۲۱۲-۳۱۳ تے سرجی اے گرین نے سپیسیم آف سندھی

اینڈ لہندا" دے سمرنامے نال اُوں ویلے دی جیڑھی ملتان لکھی ہے اُج ستر
سال گزرن دے باوجود اُوں ملتان دے سرائیکی لہجے چ کوئی فرق نہیں آیا تے
اینویں ہی اندازہ لایا وُج سبکیندے جو ہزاراں سالوں توں ایس پوہلی ہج کوئی
فرق نہیں پیا جیڑھی جو ایس دھرتی تے پوہلی ویندی پیٹی ہے، او مادری زبان دے
حوالے نال گھراں ہج تاں اُج وی پوہلی ویندی ہے پر۔ ارمان اے ہے جو ہن
کئی روایتی سرائیکی گھرانے آپٹی ایس مار پوہلی کوں بھلدے ویندن، آپنے گھر ہج
بالاں بچیاں نال آپٹی مادری زبان کوں پوہلنا خیر ذاکم ہے ایلو جاری رکھیا وُج
چاہیدا ہے، آپٹی جنگی اوقات اُتے آپٹیاں چنگیاں یادوں کوں بھلا ڈیوٹ
وی بے وفائی ہے، اُتے آپنے وُڈ وُڈیریاں، تے آپٹی نسل کوں بھلا ڈیوٹ آلی
طرحاں ہے، بلکہ ایس توں ودھ گالھ اے ہے جو آپٹی زبان تے روایتی ادب
توں بے غنولا تھیون آپٹے وجود، تے آپٹی پہنچاں دی نفسی کرن دے برابر ہے
ایس کتاب ہج میں ہیں اصل ملتان سرائیکی ہج لے کہاٹیاں
لکھیاں ہن۔ تے انہاں دی لکھائی اُتے چھپائی کیتے ایس کتاب ہج بعض
گالھیں دا خاص خیال رکھیا گے، او اے ہے جو، بعضے لکھائیاں ایہو چیاں وی
ڈٹھن جنہاں ہج نقطے حرفاں توں آگے پیچھ لگے ہوندن، اسوں آپٹیں ایس
کتاب ہج لفظاں تے نقطے وغیرہ صحیح سدھام تے لائے ہن،

چینیویں جو اے گالھ وی بہوں اہم ہے جو عربی زبان آلی طرحاں
سرائیکی زبان ہج وی زبراں، زبیراں اُتے پیشاں لائون ضروری ہوندا ہے
نہیں تاں بعض لفظاں دے معنے بدل ویندن، تے وت او پڑھن آ لے جیڑھے

ایں بونی کوں نہیں جاڈے اُنہاں دی تاں گالھ ۽ ی بہی ہے خود سرائیکی بولن
آلے وی نہیں پڑھ سگدے ہیں گالھوں لکھانی ۽ رچ آساں ضروری زباناں نیراں
پیشاں آتے شوٹے وغیر لاچھوڑے ہن آتے ہی گالھ ایسے ہے جو سرائیکی
ترکیب آلے اُنہاں مخصوص حرفاں آتے جتھاں داصوتی اثر بدلن کیتے چٹھے
اضافی نقطے لائے ویندن اُنہاں کوں وی وڈی احتیاط نال لایا گے تاں جو۔
پڑھن آلیاں کوں اوکھ نہ تھیوے، ایندے علاوہ کتابت واضح، کھلی صلی
آتے جلی قلم نال کیتی گئی ہے تاں جو سرائیکی نہ پڑھ سگن آلا وی ذرا چسپ
کوشش نال پڑھ سگے، ایندے نال نال سرائیکی زبان دی صحت لفظی دا وی
خاص خیال رکھیا گے، میکوں یقین ہے سرائیکی پڑھن دے شوقین پنھنیاں
سرائیکی کتاباں دی نسبت ایں کتاب دی لکھانی سوکھی پڑھن۔

میڈی وڈی ماسی جی دریا چناب دے پار نگر سراں توں اگاں ہیٹ
۽ راج راجندے ہن، میڈے نانا جی حکیم اللہ و سایا خان لنگاہ قلندر سی صاحب دی وڈی
دھی ہن تاں مانے اللہ ڈیوانی، فوت تھی گین، اللہ بخشنے۔ اُنہاں دا وڈا پتر
میڈا ماسات جیکوں اوں ویلے آساں لالہ محمد حسین سٹیندے ہاسے۔ ایے ڈوہیں
ساکوں اوں ویلے کہاٹیاں سٹیندے ہن جڈاں آساں نکے بال ہاسے، اوں چنگے
ویلے کوں یاد کریندے ہوتے ذہن دے کہیں خانے وچ لکیاں ہوئیاں ایے
سرائیکی لوک کہاٹیاں ہیں ملتان سرائیکی زبان ۽ رچ لکھیاں ہن، جیڑھیاں جو،
بہوں سادے تے سوکھے اکھراں ۽ رچ ہن، امید ہے جو پڑھن آلیاں کوں
سواد آسی۔

سٹیں! سرائیکی داملتانی لہجہ وڈا سٹو کھاتے پڑھن چچ آسان ہے
ہیں سانگے میں آپنے سرائیکی پھرانواں کوں منت کریناں جو، ویلا کڈھتے
سرائیکی بولی کوں پڑھیا دی کرن، اتے آپنے سرائیکی قریبی سکیاں کوں
سرائیکی چ خط لکھیا کرن تاں جو، سرائیکی لکھن تے پڑھن ول توجہ تھیوے
تساں میڈے تے سوہنے اللہ نال وعدہ کرو جو، ایں گالھ تے ضرور عمل
کریسو، تاں جو، مار پولی سرائیکی وڈھے پھلے۔

بے ہمتی نہ ڈکھاؤ! آپنی بولی تے فخر کرو، تے اے جان گھنؤ
جو، اے سرائیکی بولی ہزاراں ورھیاں توں ایں دھرتی دے بزرگاں وویاں
اتے علم و عمل آ لے لوکاں دی پسندیدہ زبان ہے۔

فرا سوچو تاں سہی! اے کتنی شرم دی گالھ لے ساڈے کیتے۔ جو، پاہروں
آنوٹ آ لے تاں وڈے فخر نال باہرلی آپنی بولی بولیندن پر، آساں تل وطنی
تھی تے آپنی مار پولی کوں بولن کیتے اچھکدے راہندے ہیں۔ کوئی
پتہ لگدے جو، کت دی اچھک ہے؟، احساس کمتری دی؟

چے اے گالھ کئے نہیں تاں وٹ آج کولوں آمنناں کر گھنؤ۔ جو
آج دے بعد سرائیکی بولیسوں، سرائیکی لکھسوں تے سرائیکی پڑھسوں
اللہ تعالیٰ ساڈے ایں نیک ارادے چ برکت پاوے۔ (آمین)

علم و فن دا مخلص خدمت گار:-

(پروفیسر) احسن نظامی، ۲۳ مارچ
۱۹۹۶ء

پہلے قصے دی پہلی گالہ

(شبیر حسن اختر)

ابن کلیم کے افسانیاں داسب توں زیادہ نشا بر پہاڑے سے جو انہاں افسانیاں ءچ و سیدب کے حقیقی عکس نظر دین، سرایتیکی لوکاں کے ورت ورتائے، رسماں بریتاں، ڈکھ سکھتے انہاں کے مزاج کے عکس، او عکس جتھاں اچ روہی، تھل، دمان، دی خشبو تے رنگ، سبھے موجود ہن۔ تساں انہاں کے افسانیاں کے ایں مجموعے دی کہانی "گوپڑی" پڑھسوتے محسوس تھی ویسی جو سرایتیکی افسانہ ڈو جھیاں زبانوں کے افسانے توں وکھرا لے، "گوپڑی" دا موضوع ایندے کردار، ایندا انداز بیان، ایندے گرد و پیش دیاں ساریاں جزئیات افسانوی نہیں حقیقی ہن خصوصاً موضوع کے اعتبار نال لے افسانہ سرایتیکی و سیدب کے تہذیبی ورثے دا امین لے۔

"گوپڑی" چیکوں آساں عام لفظیں ءچ سراج رساں آکھ سگدے

ہن، ایں و سیدب دی ذہانت تے فہارت دا بہوں وڈا ثبوت لے جراثم دا سراج لاؤن ہک خاص فن لے چیکوں اچ کے سائنسی وسائل نے عروج تے پچاڑتے، پر ساڈے گوپڑی، کھوجی تے پیروا ڈھی،

سُراغِ سانی دے نوں وسائل توں محروم ہووَن دے باوجود حقیقت دی
 کھوج لاوَن وچ مغربی دنیا دے سُراغِ سان ماہرین توں ہزار قدم اگوں ہن
 ساڈے گوپڑی کہیں چھوویں جس دے ذریعے ایجھی سُراغِ سانی کریندن جو
 عقل دنگ تھی ویندی اے، ایں افسانے دے ترے گوپڑی، کھیلو، پھتو
 تے بشرانے چند منٹاں دے اندر نہ صرف اے کھوج لاگھدے جو چور دی
 جتئی تے دار، اوندی قمیض دھاری دار ہی بلکہ اے وی ڈسا چھوڑے
 جو ناں وی اللہ یار اے، کھیلو پھتو تے بشرے دا اے کمال ہنرتے مہارت
 سرائیکی وسیب اچ نوں گالھ نہیں اے معجزے ساڈے وسیب اچ روز
 پھیندن تے ابن کلیم نے سرائیکی وسیب دے سُراغِ زساناں کوں ایں
 افسانے اچ کامیابی نال پیش کیتے۔ فنی اعتبار نال گوپڑی "افسانہ نگاری
 دے اعلیٰ معیار تے پورا اتر دے۔ کھیلو، پھتو تے بشرانے سفر نامے کون بہوں
 سوہنے تے دلکش اسلوب اچ پیش کیتا گے، لفظیں تے محاوریں دی
 جڑت وی افسانہ نگار دی صلاحیت دا پتہ ڈیندی اے۔ سرائیکی نثر
 اچ ایں طرح دے افسانے دا اضافہ بہوں نیک شگون اے۔
 میڈی دے اے جو ابن کلیم جہیں لکھاریں دی بدولت سرائیکی نثر
 ترقی دیاں منزل لال طے کرے سی نئے ساڈا ادب منزل منزل عروج
 دی طرف مائل تھیسے۔

گوڑی

(پہلا افسانہ)

ہک بندے دی چوری تھی گئی، دیہات دامتارہ، تھانہ
چھری دا چکرتاں کوئے نہ ہا، اتے دیہاتاں چ ہکو وسیدہ چور کوں تارن دا
ہوندا ہے جو گوڑی گوڑ کریندن چور تئیں بچدن۔

”گوڑی ہک کردار ہے جینکوں پڑھیوں“ سہتی تے کھوجی وی
آکھیا ویندے۔ اتے اے کہانی اصل چ گوڑی دی ہے۔

دیہاتاں چ چڑھیاں اچے اچے بیباں تے جھکیاں وانگوں تگن
کوٹھے ہوندن انہاں کوں دریادے پیٹ آ لے علاقے چ ڈھوری آکھیا
ویندے، اتے چڑھی ڈھوری توں چوری تھی اوندے نال ہک وسیہ
سیاٹاں گوڑی وی راہندا ہا۔ چوری کھیلو دی تھی ہی، کھیلو اٹھیا
اتے سانجھرے ویلے ہی پھتو گوڑی دے گھرونج اپڑیا اتے او کوں حال
خوبیلہ ڈٹس۔ یار پھتو میڈی ساہ توں رات چوری تھی گئی ہے، توں
کوئی ترلہ لائوس ہا، کوئی بان ماریں ہاتاں جو میڈا نسقان پورا تھی
پوسے۔ کھیلو نے گالھ کوں بلبا کریندے ہوئے آکھیا: یار۔ پر توں
پرار سال وی میڈی چوری تھی ہی! تڈاں میں پرلی وستی بچ راہندا
ہم اتھاں کوئی گوڑی بھرانہ ہا پیرٹی نہ تھی، چور میڈا مال پی گئے،
میڈا لکھ نہ رہیا، لگدے چینیوں چوراں میڈا گھر ڈیکھ گدے
میں کما کما تھکداں کئی شے بٹ پوندی اے تاں چور جھکا بھن ویندن۔
بھلا تھیوی ہن توں مہربانی چاکر میڈے کم کیتے دی ٹیم چاکر دھ

پھتو گویڑی نے دلا سہ ڈیندے ہوئے آکھیا! اوتے کھیلو آ!
 مونیجھانہ تھی۔ میں تیدا ہمسایہ نمٹیں، ٹرداں، کوئی ترلہ لینداں تاں
 جو تیدا چوری تھیا مال لبھ پو وے۔

اتے وت کھیلو دے بیٹھے بیٹھے عی پھتو گویڑی نے اپنی
 گھوڑی کڈھی، اوکوں تیار کیتا، نرہان شہان کیتس، ٹپ مارتے
 گھوڑی دی کنڈھتے چڑھ بیٹھاتے کھیلو دے چور کوں لبھن ٹر کھڑوتا
 ویندیں وگدیں، ویندے وگدیں اچن چیت اوکوں اے قیاس آیا جو
 پرلی جھوک تے لمٹیں پاسوں میدا یار بشیرا گویڑی وی تاں راہندے
 کیوں نہ اوکوں وی میں اپنے نال گھن گھنناں، ایس سوچ دے اندے
 عی کماندے کھیت، چوں لنگھدی نکلی کستی دے نال آلے رستے
 تے تھی پیا۔ اتے تھولی دیر دے بعد او بشیر دی جھوک تے ونج
 کھڑوتا۔ ہکل مار لیس! اندروں بشیرے نے بلارا ڈوتا! بھلا،
 بھلا آیم آیم! بشیرا ہر آیتاں اپنے یار توں ٹکر پانی کھپس
 پھتو نے ولدا ڈوتا! یار ٹکر پانی دی طلب تاں کے نہیں لسی مسی
 پی گھنساں۔ پر یار! انون کینویں تھیا؟ بشیرے نے کھچیا! اتوں
 پھتو گویڑی آکھیا! بشیرن یار! رات میدے ہک ہمسائے کھیلو
 دی چوری تھی گئی اے، چور دا کھرا چاتی وداں تے گویڑ کر نیداں وداں
 اتھوں تئیں آیاں تاں سوچم جو اپنے یار کوں نال کیوں نہ رلا گھنناں!

گالھیں گپیاں مریندے ٹیم گنڈے پتہ نہ لگسی، تے گو پیر وی چنکا تھسی،
 آخر ہک ہک ڈو یارہاں ہوندن۔ بشیرا وی پھتو گو پیر وی
 نال ٹرپیا۔ گھوڑی ہک تے سوار ڈو تھی گئے۔ اے ڈوہیں پیر و
 آڈھی کھیوے چور دا پیرا ڈھدے ٹردے ٹردے اگوں تے ودھے
 جڈاں دریادی پھاٹ جھاگ کھڑوتے تاں بشیرے کوں خیال آیا جو
 وستی جیل توں لنگھدے تاں پئے ہیں اتھاں میڈا یار اتو گو پیر وی
 وی تاں راہندے کیوں نہ او کوں وی نال رلا گھنوں! کیوں جو مثال
 مشہورائے ہک ہک ڈو یارہاں، ترے ہک سو یارہاں! اپنو
 سوچ کریندے اتو دے بوچے تے ونج کھڑوتے، پچھ پریت
 کتوں نے تاں اتو دی سنواریں آکھیا جو او تاں پٹھے کپن گیا ہوئے
 بس آنوٹ آلائے، اتو دی سنواریں نے منجی پتھاری تے بدماناں
 کوں بلھایا، لستی پانی دا اہر کینس، تھولی دیر دے بعد اتو وی آگیا
 او بشیرے کوں ڈیکھ وڈا خوش تھیا، آنوٹ دا مطبل پچھیس، تاں گالھ
 مہاڑ دا پتہ لگن تے نال ٹرپیا۔

آو ستیں! گھوڑی ہک تے سوار ترے تھی گئے، تر یہے
 پیر وی کھرا ڈیدھے ڈیدھے اگاں تے ٹردے رہے۔ نماشیں دا
 ویلا تھی گیا پر کھرا آجاں اگاں توں اگاں۔ پر اندھارے
 عوج ہن کھرا وی تاں نظر نہ آندا ہا، رات جو پئے گئی تھی۔ اتے وت۔

رات وی اندھاری، چانٹی رات ہوندی تاں گالھ بسی ہئی، تریہاں
سوچیاں جو اگاں کہیں بھینٹریں تے رات دا جھٹ گزاروں، وت سا بھرے
اٹھدے دی چوردا پیرا ڈیکھسوں، حیران وڈے تھئے جو چور ملے سارے
پنڈے دا ہے فجر توں شام تھیون گوں آگئی ہے تے اتوں رات پئی
پوندی اے اجڑن چوردا پاند نہیں ملدا پیا۔ وت سیالی رات چرڑ
پالا، اتے اے مکھتے، پر ویندے کھرے تے پئے ہن اورھاں
پرھاں نہ ہٹے ہن۔!

تریہے گوڑی گھوڑی توں لہہ تے ٹرے ٹرے ابادی کول آئے
ڈٹھونے تاں اتھاں ہک زمیندار دی وڈی حویلی ہے۔ انہاں جیویں
دی حویلی دو مہاڑ کیتا زمیندارے پالتو کتے زور زوردا بھونکن لگ پئے
اتنے تئیں ہک کرندا آیا کتیاں کوں بھلیس اتے پچھ پریت دے بعد
انہاں کوں زمیندار دے دیرے تے گھن گیا۔ چاٹ سنجان تھئی۔!
حال حویلی کتوں نے تاں زمیندار نے انہاں دی خدمت داری کیتی، منجی
پتھاری، بھا بھینٹریں، روٹی ٹکی، پستری سنوڑیں دی دھو دھا تھی
گئی! ترے یاراں نے وڈے مزے تے بے غنولی دی نندر کیتی،

نال دی مسیت توں ملاں بانگ ڈتی ہلارا سٹتے ہک
جاگیا اوں نہیں پنہاں کوں بندوں پٹیا، پو پھٹن لگی تاں تیاری میاری
کرن لگے اتنے تئیں ناشتہ ماشتہ آگیا۔ شکرانے دے ڈکار ڈیندے
گھوڑی دی فکر کتوں نے۔

رات جیڑھی کھولی بچ گھوڑی بدھی گئی ہی ہے بڈیھن تاں،
 اُتھاں گھوڑی کے نہیں، حیران تے پریشان تھی گئے۔ زمیندار دے نوکراں
 جڈاں اوکوں بڈیا تاں اوچپ تھی گیا اینویں ہکا بکاتے پریشان تھی
 کھڑوتا چینیویں گونگلوواں توں مٹی ہیندے ہوتے اپنے کربندیاں کوں
 آکھیس جو اُج اوندے دیرے توں وی چوری تھی گئی ہے۔ اتے کھل
 کریندے آکھیس "تے وت گھوڑی وی مداناں دی"۔ مونجھا تھیا
 تے آکھن لگیا "گوڑی بھراوو! میں بہوں شرمسار ہاں، تہا بڈا اے
 نسقان تاں چینیویں کیویں بھریساں پر اے گوڑ ضرور کروسیاں جو
 میڈے دیرے توں چوری کرن دی کوشت کیں کیتی اے" تے اُج
 ول تساں اپنی گھوڑی دا چور گھو! "

تہیہ گوڑیاں کوں "پرانی بھلتی تے آپڑیں پووی" آلا
 گیڑپے گیا۔ اٹھے تے کھولی کولوں دنج کے اپنی گھوڑی دے چور دا
 پیرا بڈیکھن لگے۔ ریتلے علاقے دی زمین ہی پیرا صاف پایا بڈسدا ہا
 کجھ دیر دی پڑھیول دے بعد آتے کھٹے تھئے تاں بشیرا گوڑی آکھن
 لگیا زمیندارا! میں ہک گالھ دا انت پاگدے۔ سبھناں نے پچھیا اوکیا؟
 تاں بشیرے جواب بڈتا "ساڈی گھوڑی دا جیڑھا چور اے اوندی
 جیتی تے دارے"

وت اتو گوڑی بولیا "چے چوردی جیتی تے داراے تاں
 اوند چولاوی دھاری دارے"

ہن واری آئی تریجھے دی تاں آپنی گوپڑے بعد پھتو آکھیا
بھراوو! جے چوردی جتی تے دارے، تے چولا دھاری دارے تاں
جان گھنو جو چور داناں وی اشد یارے۔

آوسنیں! گوپڑ پورا تھی گیا۔ زمیندار سُنیا تاں وڈا حیران
تے پریشان تھی گیا، جو اے تاں کئی وکھرے گوپڑی ہن جو کھرا ڈیکھ
تے چور داناں تک بچھی کھرن، اوں تھولی دیر سوچیا تے وت آکھیس
میڈے وسیب، ج ہک اشد یار تاں وسدا ہے، نوکراں کوں آکھیس
وَنجو اوسے! اشد یار کوں سدا او!

زمیندار دے نوکر اشد یار دی بھنٹریں تے پُچھے تاں سدا

مریونے۔ " اشد یار! تیکوں زمیندار سُنیں سدا ویندا ہے۔"

اندروں ہک بننگر نکھتا، آکھن بگیا سُنیں اشد یار میڈا بھرا

ہے اوتوں کے نہیں کھڑو تاگھا کرن گئے۔ میڈا ناں خدا یار ہے۔ خیر ہے

کم کیا ہے؟" نوکراں نے ساری حال حقیقت کھول سُنائی تاں

او وڈا حیران تے پریشان تھیا، اتے آکھیس "اے کیہو جیں عجب

گوپڑی ہن جو کھرا ڈیکھتے چور داناں تک بچھ ویندن، ہووے

تاں میں انہاں دا ہک بھلاندرہ تاں بھناں ہک امتحان چا گھناں!"

خدا یار نے زمیندار دے نوکراں کوں آکھیا! "ذرا اچھکو

میں تو اڈے نال بھلداں۔ اوں اندر وَنج تے کئی گول گول شے چاتی

اُوکوں وُڈے سائے ہک کپڑے ءِ چ چننگی طرحاں ولھدیٹ ڈتا چو پتہ
 نہ لگت سگے وچ کیا ہے، اتے زمیندار دھر ٹر پیا۔ جڈاں زمیندارے
 دیر سے تے اپڑیا تاں سلام دواکے بعد پھیس چو کپڑھے گوڑی ہن
 چنہاں دی گھوڑی چوری تھی گئی ہے؟ تے وٹ آکھن لگیا سوہنے او
 اے کوئی گالھ نہیں جو تساں ہک بشریف آدمی داناں گھن تے اوکوں
 چور چا بناؤ! جے تساں ایڈے وُڈے گئی گوڑی ہوتاں اے ڈیکھو
 اے کھڑے تے کپڑے ءِ چ ولھٹی ہوئی ہک شے میں رکھدا پیاں جے
 ایکوں بچھ ڈکھاؤ تاں میں چاٹاں جو تساں بہوں سیاٹے سوڈھے ہوا!
 زمیندار وی خدایار دی اے گالھ سن تے چپ تھی گیا، دل دے وچ
 سوچیس، "ڈیکھاں تاں سہی اے کیا تماشہ تھیندے، جے گوڑی ایکوں
 بچھ گھنن تاں مزے آلی گالھ اے۔ تے جے میں بچھ سگدے تاں
 کوڑے تھیں، وٹ میں آکھ سگساں جو تساں فریبی تے کوڑے ہو"
 خدایار نے کپڑے ءِ چ ولھٹی اوئی شے منجی تے ادھ دے
 وچ رکھ ڈتی۔ تے پک واری وٹ انہاں کوں زچ کریندے ہوئے
 آکھیس "گھنوسیں ایکوں بچھو!"

پہلے بشیر گوڑی اٹھیا اوں ڈو واری منجی دے آسوں

پاسوں بھوں تے کپڑے ءِ چ ولھٹی ہوئی شے دا جائزہ گھداتے کجھ
 دیر سوچ تے آکھن لگیا "خدایارا! اے کئی گول گول شے ہے"

وَتِ اَتُو گویٹری اٹھیا، اوں وی کھٹری دے ڈو
 چکر گھدے تاں اوں وڈے سارے کپڑے بچ لکئی ہوئی شے
 کوں آپنے تجربے تے دل دیاں اکھیں نال جائزہ گداتے آپنے
 وجدان توں انگ سناگ گھندے ہوتے آکھن لگیا، مار کہ سٹو
 جو اے کئی گول مول شے ہے تے وِت ہے وی دانے دار

اخیر بچ واری آئی پھتو گویٹری دی، اوں وی کھٹری
 دے آسوں پاسوں ڈو ترے پھیرے لاتے آپنے تجربے تے ریاضت
 دے نال بتا رہا تریندے ہوتے اے نتیجہ کڈھیا۔ تے آکھیس!
 "بھراو و سٹ گھنو، اتے خدا یار کوں سٹو بندے ہوتے
 بولیا " اے شے وی گول گول ہے۔ اتے ہے وی دلے
 دار، تاں ہے وی اے انار!

جواب سٹ تے خدا یار ہکا پکا تھی کھڑوتا تے زمیندار
 کن منہ کرتے آکھن لگا۔ "سوہناں سیں اے گویٹری سچے
 ہن، انہاں دا پیرا سٹا سچا تے انہاں دا گویٹری کھیر دا دھوتا
 سچا تے پکا ہے۔ ایس کپڑے بچ انار ہے، تے انہاں دی

گھوڑی دا چور وی اٹھیا ہے۔ آوتے کھول گھنو!

گویٹری دا کردار سراسیکی وسیب دے دیہاتاں دا اَج وی
 اہم کردار ہے۔ ہیں سانگے انہاں گویٹریاں توں بھلا چور کینویں

لک یا بھیج سگدا یا۔ انہاں کوں بگیا جیویں کھیلو دا چور وی اتھیں
کہتھائیں ہے پیا۔

زمیندار نے آپے را کھویں رستہ گیر کوں جڈاں ایڈی آسانی
دے ناں سنو لدا ڈٹھاتاں پریشانی توں ورتہم گیا، بس چرپ غرپ
تے بچت بھتی کھڑوتا۔

مٹھڑی سرائیکی

سَرائیکی ماہ بولی نہ رولو
لکھو، پیرٹھو، ایکوں بولو
مٹھڑی بولی عام کرو ہن
نفرت دے چا جند رے کھولو

(ابن کلیم حسن نظامی)

اچو کی کہانی دی سو بھ

حبیب فائق (ملتان)

سرپرست ادارہ فروغ سرائیکی پاکستان

اچو کے ذورے چ کہانی لکھن یا افسانہ آکھن دا دیہار بدل گے
 بیانی دی بھج ڈھرک نے قدیم کہانی دی ویتروٹڈ کول تبدیل
 کر چھوڑے۔ اینویں لگدے جو قدم قدم تے کہانیاں دے ڈھیر
 لگے لاکھن، گلاطہ صرف نگاہ دی بھال دی ہے۔ پھیرھا دی
 ہاندرہ (بہرہ) سامنے آندے آندے اندر آ پٹی و ساکھ موحب
 کہانی موجود ہوندی ہے۔ آج دی کہانی صرف بندیاں دے
 دیہار دی مستحاج نہیں۔ انسانی روٹیاں تے سجتایاں دی
 تھوریت لگدی ہے۔

اصل کہانی دی بنیاد وی انسانی روٹیاں تے اُسردی
 ہے، ہنٹاں اے گیروسی پے گے جو ہک واقعے دے پچھوں
 بہوں ساسے روٹے کم کریندے پے ہوندن۔ انہاں وچوں
 چنگائی تے براتی کول کینویں نکھیریا ونجے۔ ہنٹاں زندگی
 دی تانی پچ نیکی دا پیٹا کھٹ وٹیا نظر آندے، کہیں ویلھے

تاں اینویں بگدے جو تانی پھٹ گئی ہے۔ ول بڑ ساؤ۔ جو
 اینویں کہانی ڈا منہ متھا پھٹ مو یا نہ ہو سی، چے کہانی کورٹے
 سچ دی لکھوں ماں اینویں لفظاں کوں ہتھ لاؤں، چے ہتھ
 لیندے ہیں تاں او ہے پھٹوں ڈیندن۔ ہک کہانی دے کمی
 رخ بھی سگدن، این افسانے دی کہانی وی ہک عام انسانی
 رویے دا اظہار ہے، پر ایندے اندر کتنے ساکے انسانی رویے
 کم کریندے نظر آندن۔ گالھ ایہا ہے جو پھا تھی دا کیا پھٹکن
 منصف دی مرضی ہے جو جیندے گل وچ پوری آوے اوکوں
 مچھے لاڈیوے۔ " اندھیر نگر ی بے داد راجہ، ٹکے سیر گاجراں
 تے ٹکے سیر کھاجہ "۔

ہر کہیں کوں آپنے علاوہ سب لوک بُرے لگدن۔ آپنے
 عیب کہیں کوں نظر نی آندے، عیب کرن آ لے تاں آپنے عیباں
 کوں لکاوٹن دا ا ملک خیال رکھدن۔ بھانویں جو پنہاں کوں وی
 عیب ار کرنا پے و نچے او ایندے توں وی نہیں چکدے۔
 انہاں کو تریاں اکھیں آ لے لوک ساکوں ہر قدم تے بلدن۔
 چیرھے جو بے ڈوہے لوکاں کوں ہم جوں مجرم بنا چھڑیندے
 ہن۔ چیرھی ڈا تری اے انصاف دے ناں تے چلیندے ہن
 ایہا ڈا تری کل کوں انہاں دے گل تے وی پھر سگدی ہے۔

پیر انہاں کوں ایندی خبرنی ہوندی۔

تڈے پٹاخے " آلی ایس کہانی وچ نصیحت
تے سبق آموز گالھیں وی نال نال ٹوریاں گین، چیرھیاں کہانی
دے نال نال ٹوریاں راہندن۔ بھانویں جو انہاں دا کہانی نال
کوئی سانگا بندے یا نہیں بنداپر لکھاری نے طریقے نال کجھ چنگیاں
گالھیں پڑھن آلیاں کوں ڈسٹن وی کوشت کیتی ہے، ول وی
اینڈے اندر چیرھے زویئے کم کریندے نظر آندے پن انہاں
دے بلے کہانی کار آپنی راتے وی ڈیندے نال نال چنگاتیاں
دی گل کتھ وی کریندا راہندنے۔ کہانی کوں چھڑوا گانہیں
تھیون ڈیندا۔ ایہا ایس کہانی وچ نو یکی گالھ نظر آندی اے

تڈے پٹاخے

(ڈو جھا افسانہ)

جو ڈاں شعبان دا ڈینہہ گزار کے جیڑھی پنڈرھ دیں دی رات آندی ہے،
 اوکوں شب برات آدھن، ایس رات کوں پال بلو نگرے آپنے آپنے مکاناں
 دیاں چھتاں تے چڑھ کے کندھیاں تے پناریاں اتے ڈیوے رکھ کے پھیندے
 ہن جیکوں چراغاں وی آکھیا ویندے، یا 'ول خنکا ہواں تے پلٹن آلے نکے
 نکے مٹی دے ڈیوے جنہاں وچ سرہمیوں دا، دھاٹیاں دا یا چنبیلی دا تیل
 پاتا ویندے اتے مٹی دے ایس گول ڈیوے دے ہک پاسوں بنی ہوئی چنچ
 دے وچ کپاہ دی وٹ بنا کے رکھی ویندی ہے اتے ہن کوں تیلی لاکے کندھ
 اتے قطار وانگوں رکھ ڈتا ویندے تاں ڈاڈھی روشنی تھیندی ہے، لے ڈیوے
 موم بتی توں زیادہ دیر بدے وی ہن اتے ہوادے ہولاکے نال وسمدے
 وی نہیں، بلکہ ڈیوے دی لاٹ ہوانال لہراندی ہے تاں وڈا سو ہٹاں منظر
 بن ویندا ہے۔ ہن سانگے ایکوں ڈیوالی وی آکھیا ویندے، پر ہن تاں
 بجلی عام تام ہے آج کل دیہاتاں وچ جتھاں بجلی کے نہیں اے ڈیوالی یا
 چراغاں ہن وی تھیندے، پر شہراں وچ بجلی آلیاں چھوٹیاں مرحپاں
 دیاں رنگ برنگیاں لڑیاں گھراں تے وڈیاں عمارتاں دے چھیروں لاتے
 چانٹ اتے سٹھپ کیتا ویندے، ول نال نال شبرات دے موقعے تے
 پٹاخے و جاوٹاں بالان اتے نینگراں دی ہک کھیڈ بن گئی ہے بلکہ ہن
 تاں پالیں دے بہانے وڈے وڈے چھوڑتے کئی پڈھڑے دی ایس پٹاخے

بازی دی شوں ٹٹرک داشتونق پورا کریندن، اتے ایس رات کوں ہر پاسے
 برود دی بدبو اتے دھویں نے ہک عذاب کھنڈایا ہو یا ہونڈے، موٹراں
 کھاڈیاں داشتور، انہاں دا گندا دھواں شیت چودھار دے ماحول کوں گندا
 کرن بج کوئی کسر نہیں چھڑیندا جو ایس برود دی بدبو اتے دھویں دی لوٹ
 وی پوندی ہے۔ پہلے تاں ہال بلونگرے وی ایس گند خانے بج لوٹے
 پیے ہن، پر آج کل دے وڈے وڈے چھوکرے انہاں ہالاں توں وی کوں
 نکل گئے ہن۔ آکھیا تاں اے ویندے جو ہال وی ایس ملک اسوجھلا اتے
 چمکدا ہو یا مستقبل ہن پر عملاً انہاں دے ہن روشن مستقبل کوں اندھاریاں
 دے وچ رولن دے پورے پورے جتن کیتے ویندے پئیں، ایس گالھ دا ذمہ دار
 کون اے؟ چیرھے ویلے ہالیں دیاں مٹھیاں حرکتاں اتے شطانیہاں دے وچ
 وڈے وی رل کھردن تاں بھلاوت ہالاں دا کیا قصور اے،

آج حال اے ہے جو چھوٹے، وڈیاں دے رگ رگ وچ تماش
 بینی اتے بد عملی حلول کر گئی اے۔ ایہو جہیں معاملے جگ تے سامنے آندے
 پین جو ڈیکھن آلیاں کوں حیرانی بھیندی اے، تے بندہ ایس سوچ بج پنے
 ویندے جو ساڈیاں آنوٹ آلیاں نسلاں دا پتہ نہیں کیا بٹھی، بس اللہ وی
 مالک نظر دے، آدھن کرے مچھاں آلاتے پکڑیا ونجے ڈاڑھی آلا
 ایس پرائی مثال کوں چاڈ بکھوں تاں پتہ ایس لگدے جو وڈے وڈے
 پٹاخے سازاں کوں کوئی نہیں پکڑیندا چیرھے جو خطرناک برود نال خوفناک
 دھماکے کرن آ لے گولے بنیدن اتے دینا بھرے پٹاخے بازیاں کوں

توں
مقابلیاں واپسینج وی ڈیندن لے وڈے پٹاخے باز شیت این وجہ نال ہر الزام
چھٹ ویندن جو اے تاں پٹاخہ سازی صنعت دے تخلیق کار ہن پے۔ اے
لے وڈے جیڑھے ویلے دُنیا دے پٹاخے بازاراں کوں چیلنج کر کے چھٹ ڈویندن
تاں وت اخباراں تے رسالیاں ہرچ اشتہار ڈیندن اے دھماکہ خیز مواد تھوکتے
پرچون وچیندن، انہاں اے ساڈے ملک تے شہر دے حاکماں واکوئی زور
نہیں چلدا، ایہو جیہاں دے رکتے کوئی بدھ بلھاوا نہیں تھی سگدا جو انہاں دوزخ
دی بھا بٹاؤن والیاں واکوئی کوٹھپیا ونجے اے انہاں تے کسی قانون دی پکڑ
آے۔ جیکر کسی نکتے ہاں وت کئی ڈہ بارہاراں سالوں دے چھوہروڈے وڈے
پٹلخے بازاراں دی ڈیکھا ڈیکھی اے شونوق پورا کریندن تاں پولس دے ہتھے چڑھ
ویندن اخیر سنرا دے حق دار وی تھی کھڑدن۔ پر سنرا ڈیون آلیاں کوں وی
چاہیدا اے جو چھوٹے ہالاں کوں ایہو جیس نرم سنرا ڈیون تاں جو انہاں کوں
تنبیہ تھیوے، ناں کہ نابالغ ہالاں کوں سختی دے نال اینجھیں سنرا ڈتی ونجے
جو انہاں دا مستقبل سبھ تباہ تھی تے رہ ونجے اے مجرم دی سختی انہاں دی گچی
ہرچ لٹکا کے انہاں کوں ہک سنرا یافتہ مجرم دی شکل ہرچ این معاشرے تے وسیب
دے سامنے پیش کر ڈتا ونجے۔

گالھ پتی بھیندی ہئی پنڈھراں شعبان دی تاں ہن شام کوں ساڈا
ہک تھانے دے سامنے گزر تھیا، چیندے نال اے کہانی وابستہ ہے۔ ویہویں صدی
دے این نام نہاد ترقی یافتہ تھانے دی ذرا انفرادیت ڈیکھوئیں۔! نوں
زمانے دے این تھانے کوں ہک مارکیٹ دی طرحاں عمارت ہرچ قائم کیتا گیا ہئی

انہاں ءچوں کجھ دکاناں کوں دفتر کیتے اتے کجھ زیادہ دکاناں کوں حوالا تے
 طور تے استعمال کیتا دینا پیا ہائی، یعنی ڈوجھے لفظاں برج پلس تے مجرماں دی
 مارکیٹ ہئی کہیں وی صورت برج تھانہ نہ لگدا ہا۔ موت دی سنرا پاؤن آئے
 خطرناک مجرماں کوں وی چہرہ ہی چکی ءج رکھیا دیندے اُتھاں وی کم از کم ہوا
 پانی اتے روشنی دا بندوبست ضرور ہوندا ہے پر، ایں تھانے دی دکانات نما
 حوالا تے برج نہ دیوار برج کوئی سوراخ ہئی تے نہ کوئی رُو زن دَر، روشنی اتے حیاتی
 دی رُمق توں مُبّر اہیہ حوالا تے جتھاں انسانیت کُش نظارہ پیش تھیندا پیا ہے او
 انساناں دی بھلائی کیتے کم کرن آیاں تنظیمماں کیتے ہک سوچ اتے فکر دا لمحہ ہے۔
 تھانے دا اے نواں نکور نظام ڈیکھتے ساڈیاں اکھیں کھلیاں دیاں کھلیاں رہ گیاں
 اے تاں ہئی ایں تھانے دا ہک باہر لا نظارہ !، تے او مہن ذرا ایں ویہویں
 صدی دے ایں تھانے دے اندر دا حال وی سُن گھنو چہرہ ہا جو زیادہ حیران کر ڈیون آلا
 ہے۔

ایں تھانے وچ قوم دے چند نو نہالاں کوں پٹاخے وی پچن دے جرم برج پکڑ
 کے حراست برج رکھیا گیا ہئی انہاں ءچوں ہک بینگر ہوں ڈینہہ ایف اے دا پرچہ
 جے تے آیا ہئی اتے وت آنون آئے ڈیہاٹے وی اوند پرچہ ہئی، اے بیچارہ
 پٹاخے وی پچن دے الزام برج پکڑیا پیا ہئی جیندا ناں ارشد ہئی۔ ایں بال دے
 پیو، چاچا وی مافی تلافی کیتے تھانے برج آئے کھڑے ہن۔ اتے تھانیدار کوں
 منت سماجت کریندے کھڑے ہن تے آدھے کھڑے ہن تھانیدار صاحب! اے
 نکا بال ہے نا سمجھ سے تساں ایکوں دُر کا دُر کاٹے کے یا ڈو چاٹاں لاکے چھوڑ ڈیو

اساں پارت ڈیندے میں جو اے اگتاں تے ایہو نہیں غلطی نہ کرہیسی، اساں
 ایندی جارتے معافی منگدے اتے ہتھ جڑ پندے ہیں، مہر بانی کر کے ایکوں
 چھوڑ ڈیو جو کل وی ایندا امتحان ہے، جے تستاں آج ایکوں نہ چھوڑیا تاں
 کل اے پرچہ کینویں ڈیسی، ایویں تاں ایندا تعلیمی سال گل ویسی تے اے فیل
 ہتی ویسی،

اوں چھو ہر دے وارثاں دی گلہ وات اچاں تھیندی پئی ہئی جو اوتوں
 ڈو صحافی بھرا وی تھانے بیج آگئے، انہاں ایں نینگر طالب علم کوں جڈاں
 ڈٹھاتاں تھانیدار کوں آکھن لگے جو سیں ایں ہال دی پہلی غلطی جان کے ایکوں
 مافی چاڈیو، معاملے کوں رفع دفع کرن اتے اوں ہال دی جان چھڑاؤں کیتے
 ہرا خلاقی حربہ کیتا گیا، پر اینویں لگدا ہا جو انہاں صحافیاں توں جان چھڑاؤں
 کیتے ہک حوالدار نے ساڈے سامنے تھانیدار کوں آتے ڈسیا جو صحافی بھرا ویں
 جیندا آکھے اساں اوں نینگر کوں چھوڑ ڈتے، اساں پرت تے ڈٹھاتاں واقعی
 و ہال تے اوندے وارث پہلے آلی جارتے موجود نہ ہن۔

وت تھولی دیر بعد پتہ اے لگیا جو حوالدار نے آکے جیکوں چھوڑن دی
 ماڈے سامنے گال کیتی ہئی اوتاں باقاعدہ ہک پٹاخرہ فروش دکاندار ہاتے اوندی
 سفارش کیتے ہک پے پولیس افسر دافون آیا ہا۔ اتے او نینگر پتہ نہیں کن ہا؟
 سولی دیر تیں چھو کرے دے وارثاں نے ایں تازہ صورت حال توں آکے اگاہ کیتا
 نے ڈسیا جو ساڈے ہال کوں تاں تہاڈے کارندیاں نے نہیں چھوڑیا بلکہ کہیں
 اے کوں چھوڑے، اتے ساڈے ہال کوں تاں حوالا ت بیج بند کر ڈتا گے۔

انہاں دی این گلھ دے جواب عرج تھا نیدار نے وڈا شور مچاتے آکھیا، میاں لڑکے کوں حوالات عرج این گلھوں ڈھک ڈتا گے جو اوندے خلاف پرچہ درج تھی چکیا ہا چٹھا جو روز نامے تے وی چڑھا ڈتا گے، "وت تھا نیداروں پال دے وارثاں کوں چھڈو بناوٹ لگیا تے آکھیس،" میں تاں سمجھیا ہا جیکوں چھوڑ ڈتا گے او تہا ڈا پال تھی؟" حالانکہ او ہک وڈا بندہ ہا کوئی پال نہ ہا جیکوں چھوڑ یا گیا ہا۔ اتنے تیں تھا نیدار اٹھ تے کہیں پاسے چلا گیا۔ اوندے ونجھن دے بعد نینگر دے وارثاں نے ہک واری ول حوالدار تے محترمہ دی منت سماجت کرنی دے ہوتے آکھیا۔ "سیں ساڈے پال کوں چھوڑ ڈیو،" انہاں دالے آکھن ہا جو ہک ظالم پولیس اہلکار بولیا۔ "بھائی! آساں کیا کروں، ساکوں تاں وڈے افسر نے اے تھانہ کینسل کر ڈیوٹ دی دھمکی ڈے رکھی اے، آساں کارروائی تاں آخر پانوریں ہے تاں جو ساڈا اے تھانہ بحال راہوے، اصل عرج آساں وڈے نرم دل ہیں، ہن تیں مجرماں دے خلاف کارروائی کرن دی بجائے انہاں کوں چھڑیندے آئے ہیں، تڈا ہوں تھانہ ختم تھیوٹ دا خطرہ پئے گے پر ہن اینویں نہ تھیوٹ ڈیسوں۔"

آساں پولیس آ لے دے اے ڈا ایلاگ سٹن کے وڈے حیران تھی گہو سے جو اے کہو جتیں سوچ ہے اتے کہو جہاں عمل ہے جو تعلیم حاصل کرن آ لے ہک جوان دا مستقبل تباہ تھی ونجھن دا کوئی غم نہیں ہے فکر ہے تاں تھانے کوں بچاؤن ڈا، اے سچ ہے جو خوف خدا ناں دی کوئی شے ہن کے نہیں رہ گئی؟ آپنے ذاتی فائدیاں دے بچاؤن کیے توں پود کوں ان کیے گناہاں دی سزا ڈیوٹن تے لک پدھ کھدے سے۔

جے اَساں پیو مارہیں تاں ساکوں خیال رکھنا چاہیدا ہے چواتنے زیادہ
 پیسے شہزادے موقعتے آپنے ہالاں کوں نہ ڈیوں، جیندے نال پٹاخے
 گھن تے انہاں کوں ویچن دا شغل بناون لگ وئجن، اتے پڑھن پڑھاؤن توں
 دھیان ہٹ وئجنے، بلکہ ساکوں آپنی نوں پودکوں ایہہ سمجھا ڈیوٹاں چاہیدا ہے
 جو پنڈھراں شعبان دی رات وڈی عبادت و ریاضت دی رات ہے، نیکی اتے
 پاکیزگی آلے پاسے آپنے آپ کوں مائل کر ڈیوٹاں آلی رات ہے، شب بہرات داتاں
 مطلب دی ایہو ہے جو اے یگی انسانیت دے کیتے رب سائیں دی درگاہ چوں
 انعام اتے اکرام نال پڑ کر ڈیوٹاں آلی رات ہے، ایں رات کوں یکے معتبر فرشتیاں دے
 ذقے آنون آلے سائے سال کیتے ڈیوٹیاں لاڈتیاں دیندن، ہیں رات کوں ہی
 عزرائیل علیہ السلام دے سپرد او فہرست کر ڈتی ویندی ہے جیندے سچ اون آلے
 سال سچ انہاں سائے لوکاں دے ناں درج ہوندن جنہاں دی روح عزرائیل
 نے قبض کرنی ہوندی اے، اتے ایں کلبوت چوں روح نکل وئجن دے بعد بندہ
 مرویدے، موت جیاتی، رزق، صحت، بیماری دی تقسیم دے اے سائے
 پروگرام ترتیب ڈتے ہیں رات کوں آنون آلے پورے سال کیتے سائے فرشتیاں
 کوں ڈے ڈتے ویندن۔ ہیں سانگے اے رات وڈی ذات دے وڈے فیصلیاں
 دی رات ہوندی اے، چیرھے علم آلے، تے دیندار لوک ہن او ایں مبارکات
 کوں اللہ دیاں عبادتاں کریندن اللہ کولوں دنیاتے آخرت دی بھلائی منگدن،
 روتے سوہنے رب توں دعائیں منگدن، اتے کسی بے علم آخرت دے عذاب
 توں بے فکر تھی تے پٹاخے بازی سچ آپنے آپ کو مشغول رکھدن، ویلا وقت

و نچندن اُتے دوزخ دا سمان بٹیندن، اساں جبکہ مجازاً افسر ہیں تاں ساکوں آپنے
عظیم قائد دے ایں فرمان کوں یاد رکھناں چاہیدا ہے جو "نچے آون آلی کل دا قیمتی
سرمایہ ہن" انہاں دا خیال بہوں ضروری ہے، قوم دے مستقبل کوں اندھاریاں
دے سپرد نہیں کرنا چاہیدا، بلکہ ایلوں تاریکیاں اچوں کڈھتے روشنی اُتے چارن اُتے
پاسے کرنا چاہیدا ہے۔

اگلے ہی لمحے پتہ لگیا جو اوں ارشد نامی سٹوڈنٹ زیننگر کوں دوکان نما،
حوالات وچ بند کر کے شٹل گیٹ چڑھا ڈتا گے اُتے کٹھ دے تے وڈا سارا جنرل اڈتا
گے، اُتے ایں طرحاں مستقبل دا ہک استعارہ اندھاریاں آلیے پاسے ودھا ڈیوں دا
فرض جینویں پورا کیتا گے، کیا ایں عمل دے نال ساڈے قائد دی روح خوش تھئی
ہوسی۔؟

دلی دروازے توں انگ دے رستے آساں آپنے گھدی راہ گھدی اُتے
ساکے رستے جہاں جا رہے تے ایہ نظامے ڈیکھدے ایو سے جو پاک دروازہ، حرم دروازہ
اُتے پوہڑ دروازہ اُتے انہاں دروازاں دے درمیانی انگ دے حصیاں تے سٹرک
دے کناریاں تے وڈے وڈے کاروباری پٹاخہ فروش جہناں اچوں زیادہ تر روٹکی
دکاندار ہن جیڑھے جو بغیر کہیں قانونی روکاوٹ اُتے بغیر پولیس دے خوف دے
وڈی موج نال پٹاخہ فروشی دا دھندا کریندے پئے ہن، چڈاں جو شہر دی انتظامیہ
نے ایں گھنداؤٹے دھندے اُتے سخت پابندی لاتی ہوئی اے۔ اساں حیران تھی
تے سوچیا جو اے کیہو چئیں شہری ہن جو ہکتاں غیر قانونی حرکت کریندے ہوئے
آتش بازی کوں کھنڈیندے پئیں۔ ڈوچھاسٹرکاں وی اینویں ملی بیٹھن،

چینویں انہاں دے ٹہردی ذاتی ملکیت ہوون، انہاں لوکاں کوں قنون دا کوئی پاس نہ ہئی۔ حیران تھی تے اساں سوچیا جو آخر پولس تھلے ہر دروازے تے موجود ہن پم انہاں پٹاخے ویچن آیاں کوں پولس ہتھ نہیں پیندی، آخر انہاں حوصلے ایڈے کیوں ودھ گین اتے انہاں دے مکروہ کاروباراں توں پولس نے کیوں اکھ بند کیتی ہوئی اے، ؟

ایہہ ورا نہ جانن کیتے اساں اپنی سینکل موٹر ہک پاسے کھڑی کرتے ہک پٹاخہ فروش دے نیڑے گے، ڈٹھاتاں وڈے ساے ہک کھٹڑے تے تھولے جیس تڈے پٹاخے، زرد تڑ، نکیاں شوٹنیاں جلیبیاں اتے جہاز پے ہن پیامعاملہ خالی خالی اتے ڈھلا ملا ہے۔ کئی ہال پٹاخے گھنڈے کھڑے ہن۔

اساں دکان آے توں چھپیا "کیوں میاں! وڈے وڈے پٹاخے گولے، انار، وڈیاں شوٹنیاں اتے پھوک مار وغیرہ کے نہیں؟ بس ایہہ ننگے ننگے پٹاخے ہی ہن؟"

پٹاخے ویچن آے نے آکھیا! بابو جی، تہا کوں کیہو جیس لوڑ ہن ساڈے کول پٹاخیاں دیا ساریاں ورائٹیاں موجود ہن۔ "اساں آکھیا کھن؟ ساکوں تاں نہیں نظر آندے۔ پٹاخے فروش نے روہتکی دے نال نال عنلابی سرائیکی بولیندے ہوئے اپنے ہک ہال کوں سکل ڈٹس، اوئے لیلو ادھرا اتے وت ساکوں مخاطب تھی تے آکھیس بابو جی! وڈے وڈے آئیٹم وی موجود ہن، ایس لونڈے دے نال ونجو ڈیکھ لو۔"

اتنے تیسرے چھو کرا وی آگیا، آکھن لگیا! بابو جی او! میں آپکو

بڑے پٹاخے دکھاؤں ہمارے پاس بڑی ورائٹیاں ہیں، آؤ سیں ڈیکھو۔
 ایں چھو کرے دی عمرتاں ڈہ یارھاں سال لگدی ہی پڑ۔ وڈا ترکھا
 تے چتر چھو ہر با۔ رو ہتکی بال با، تہوں اردو آلا ہجہ وی دکھرے ٹائپ داہس،
 میں اوندے نال نال ٹردا رہیا تے دل برج سوچیا جو سرائیکی زبان و ادب
 دی تحریک اتے سرائیکی دی قومیتی تحریک اتنا کم تاں کر گئی ہے جو ملتان برج
 پنجاب سال توں رہائشی انہاں رو ہتک حصارے چوں آنون آئے لوکاں نے ہن
 آن تے سرائیکی پولن برج دلچسپی گدی ہے۔ لگدے چینویں اے سوچ انہا
 کوں آگئی ہے جو سرائیکی وسیب برج راہندے ہیں تاں وت ایں خطے دی زبان
 وی تاں پولوں۔ رہیں سانگے ایں چھو ہر داوڈیرا وی گلابی سرائیکی پولیندا
 پیا با۔ آساں انہاں سوچاں برج ہا سے جو یکدم اوں چھو ہر آکھا۔ بابو جی
 ٹھہرو، ایندے نال دی او بندگلی دی نکر آئے یک مکان دے تہہ خانے
 برج لہندے ہوئے بولیا۔ آؤ جی، دیکھ لو، یہ بڑے بڑے گولے پٹاخے
 تو ہم چھپا کر رکھتے ہیں تاکہ اگر پولیس اپنی کاروائی ڈالے چھاپہ واپہ پڑ جائے
 تو موقعہ پر چھوٹے موٹے پٹاخے پکڑے جائیں، یوں ہمارا کاروبار۔ اور
 ہم بچ جائیں۔!

آساں دل برج قیاس کیتا جو کمال اے! عجیب وقت آگے ساٹے
 ملتان شریف تے جو پک نکا جیاں کاٹکورو ہتکی چھو کر ا قنون دا کینویں منہ ڈنگا
 کریندا پئے۔ ایویں لگدے جو ایکوں جمندے لادی گھٹی اتے تربیت وی
 ایہا ڈتی گئی ہے۔ آساں اوں چھو کرے توں پچھ گدا اتے اوندے نال

اردو ۽ چ گالھ کیتی تاں جو او سمجھ سکے،
 "یار! یہ باتیں تمہیں کس نے سکھا دی ہیں اتنی سی عمر میں۔"
 وڈی رازداری نال جواب ڈیندے ہوئے اوں ساکوں ڈس ڈتاتے
 لے آکھیس،

"بابو جی! ایک پولیس والے نے یہ نسخہ ہمیں بتلایا تھا۔ جسے ہم
 منتقلی دیتے ہیں۔"

ایں جواب دے نال ۽ میڈے تصور ۽ چ اوں شٹل گیٹ آلی
 بند اندھاری ڈکان ۽ چ مقفل قوم دا اونو نہال آتے معصوم صفت
 سرائیکی سٹوڈنٹ ارشد یاد آگیا، اتے اوندی نادانی تے افسوس
 تھیا جو اوں وی کہیں ایہو جیس ڈکاندار دی سرپرستی ۽ چ ایہہ مکروہ
 کاروبار کیتا ہوندا اتے کہیں سیانے پولیس آلے توں لے نسخہ کچھ گھدا
 ہوندا تاں آج اوندے پٹنھے وی محفوظ رہا ہون ہاتے ایں گالھ توں ودھ
 لے جو اوندے مستقبل وی!

سَرائیکی لوک کہاٹیاں دی وڈی شان نرالی ہے
 چیرھا لکھدا پڑھانیں اوہو عقلوں حشالی ہے
 (ابن کلم حسن نظامی)

سرائیکی مار پو لی دا ودھارا

ملک قادر بخش تھہیم ایڈووکیٹ

دنیادی تخلیق توں بعد رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام

تے اماں حوا کوں زمین تے وارد فرمایا۔ منشاء ایزدی نال زمین دے

ٹوٹے ٹوٹے تے انسان آباد تھی گے سبھے خطیاں تے مخلوق دی آپنی

مار پو لی ہ بس ایں نظام قدرت دے تلے سرائیکی خطے پچ را ہون

آلی مخلوق دی ماء پو لی وی سرائیکی بٹانی، سرائیکی پو لی جنوبی ایشیا دی

قدیم پو لی ہے جیندا مرکز ملتان ہ۔ مہاراجہ ہرناکشپ دے حالات

توں معلوم تھیندے جو ملتان شہر طوفان نوح دے ویلھے وی ہ۔

ملتان تے سرائیکی پو لی ہکی عمراں دے ہن، ایندا قدیم ہووٹاں کتنا

ہے تر کڑی مہتہ گھن تے انصاف آپ چاکرو۔ تزلے ہزار ورہیں

پہلے اتھاں "اسور" قوم حکومت کریندی تھی۔ اے پو لی "اسورکی"

"آسری" "سرواکی" اھویندی ہونی "سرائیکی" تیکر پچی۔ وال دی

کھل لہاؤن کوڑی گالھ ہ، چینویں عربیاں دی پو لی عربی، ایرانیان

دی ایرانی، بلوچستان دی پو لی بلوچی۔ سندھ دی پو لی سندھی

پختونستان دی پو لی پشتو، کشمیریاں دی پو لی کشمیری، پنجاب

دی پو لی پنجابی تے سرائیکستان دی پو لی سرائیکی ہ۔ سرائیکی پو لی

پاکستان دی ہکو بولی ہ چٹرھی پاکستان دے ہر کونے تے دُنیا
دے سبھے خطیاں ۽ چ بولی تے سمجھی ویندی ہ۔ دُنیا ۽ چ انگریزی
توں بعد ڈو جھے لمبر تے سرائیکی بولی ہے۔ معنوی وسعت دے
لحاظ نال عربی اینجھیں بولی ہ جیندے ہک لوظ دا ہک نہیں بلکہ
کئی معنے نکدن تے سرائیکی ایس لحاظ نال عربی توں بعد ڈو جھے نمبر
تے ہ۔ سرائیکی بولی دے لفظ تے زبر، زیر، پیش بدلن نال
معنے تبدیل تھی ویندن، ایہہ صفت قدیم تے وڈیاں بولیاں
۽ چ ہوندی ہے، اُتے عربی، سرائیکی دے علاوہ کہیں سئی بولی ۽ چ
کے نہیں، جینویں چھوہر، چھوہر۔ ککڑ، ککڑ۔ پڈھڑ، پڈھڑ
لفظاں ۽ چ زبر زیر یا پیش تے بدل و نچن نال صبیغہ بدل ویندے
اینویں ایس لوظ ۽ چ زبر، پیش دے بدل و نچن نال معنی وی بدلدا
ویندا ہے۔

سرائیکی بولی جگ دیاں سبھناں بولیاں تو مہٹھی تے
وسیع بولی ہے۔ جگ دیاں ڈو جھیاں بولیاں ۽ چ گالھ مہاڑ
کریندے یا ہک پئے دی خیر سلا پچھدے سن گھنوتاں اینویں جا پے
جینویں بولن آ لے ہک پنے دے بکھیں پوندے پن۔ بندہ جگے
کہیں حصے تے راہندا ہووے یا جگ دیاں جتلیاں بولیاں سکھے
تے پو لے آپنی ما بولی کوں نہ بھلے۔ سیانے آیدن جو چٹرھی

قوم دی ثقافت توں اُونکوں محروم کرنا ہووے اُون قوم کوں
اوندی ماہ پوئی توں محروم کر ڈیتا ویندے، تے جیندی آپنی ماہ
پوئی، آپنی ثقافت تے آپنی دھرتی کے نیں او قوم، قوم وی
اکھواوٹن دی حقدار نیں۔

سیس ابن کلیم نے سرانیکلی ماہ پوئی کوں وٹوونک طریقیاں
نال جیواوٹن دا اہر کیتے۔ ایں دھرتی دی قدیم ثقافت لوک
کہانیاں، چ ظاہر تھیندی ہ، ویلے دی ضرورت کوں جانڈے
ہوئے انہاں سرانیکلی لوک کہانیاں دی اے کتاب چھاپ تے آپنی
قدیم ثقافت کوں زندہ کیتے۔ بالوں کیتے نکلیاں نکلیاں سرانیکلی
نظماں تے ول رنگ بھرن کیتے تصویریں خاکیاں آلی کتاب "الولوی"
انہاں دا شہکار ہ۔ وٹ ایں خطے دے محرمیاں دا شکار جگ
واسیاں کوں بہت ڈواوٹن کیتے موضوعاتی مزاحمتی شاعری وچ
"پراس" دے ناں نال ڈوجھی کتاب شائع کیتی ہ، ہرن سیس ابن کلیم
دی اے تریجھی کتاب ہک پیاسو ہٹاں کارنامہ ہے۔ سرانیکلی زبان
ادب اتے ثقافت دی ترقی کیتے ابن کلیم دا اے تھوہر سرانیکلی قوم
مدتاں تئیں یاد رکھسی۔

ہک ہئی دنڈن

(لوک کہانی)

ہک نینگر جیندا ناں ڈنڈن "ہئی او منجھیں چریندا ہا۔ اوندے چھٹی
ہتے بھرا ہن اتے ستواں اے ڈنڈن ہا۔ چھیہاں بھرانواں نے اپنیاں منجھیں
وی چراون کیتے ڈنڈن کوں سپرد کیتیاں ہوتیاں ہن، اتے ڈنڈن دی آپنی
ہک ہڈھی جہیں گاں ہئی۔ اوندے بھرا ڈنڈن نال وانج کریندے ہن اتے
جھوٹا ہووون دی وجہ نال اونداتھی پچا ویندے ہن۔ ڈنڈن وڈا سیاٹلے تہر
آلا ہا۔ اُونے اپنا دل و نچاؤن کیتے ہک ترکیب سوچی، ہک لوہار کوں گیا
اُو کوں آکھیس "چاچا! میکوں ہک ایہو جہیں ٹلی بناڈے چیرھی میں آپنی
گاں دے گل گھت ڈینواں تاں ٹلی بچوں اوازے آوے" سارا مال اے
ڈنڈن دا، سارا مال ڈنڈن دا" لوہار سمجھ گیا چو ایں طرحاں ڈنڈن اپنا
دل و لانو بنا چاہندے۔ اُوں ٹلی بناتے ڈنڈن دی گاں دے گل پا چھوئی
گاں ٹری تاں ٹلی کھرکٹ بگی، اُو کوں اُوں کھرکارے بچوں ایویں بگیا چویں
او آدھی پئی ہے" اے سارا مال ڈنڈن دا" لوکاں کوں جڈاں ڈسیس جو
میڈی ٹلی آدھی وڈی ہے" اے سارا مال ڈنڈن دا" او وڈے خیران تھے
تے اوندے بھرانواں کوں چکلی کھاندے ہوئیں اکھیونے، لوک تاں اپنے
مال دا وی نہیں آدھے جو سارا مال ساڈا، پر کمال اے ہے جو ڈنڈن دی
تاں ٹلی وڈی آدھی جو سارا مال ڈنڈن دا" او چھیہے پھرا ستر بھج گئے
تے آپت ہج مشورہ کتو نے جو کتھائیں ڈنڈن ساڈے مال منی تے قبضہ نہ

نہ کریندا ہووے۔ ہووے تاں آسان آ پٹاں مال ایس کنوں کھس گھنوں
 اتے کوئی ایہو جیں سناوی ڈیوں جو او کوں پتہ لگ ونجے۔
 پئے ڈینہہ یکے بھرانواں نے ڈنڈن کوں آ پٹیاں منجھیں کھس
 گدیاں، اتے کوئی موقعہ پا کے اوندی گاں وی کٹھ ڈتو نے۔ جتنے
 بھولوں بے وقوف اے سہن اتناہی سیاٹنا تے مقدر آلا او ڈنڈن ہا۔
 اے گلہ تاں کہیں توں لگی ہوئی کے نہیں جو ہمیشاں جاہل تے بیوقوف
 ہی سٹھپ توں ڈر دن۔ اتے کہیں دے مقدر نال کوئی نہیں بھڑبگدا۔
 ڈنڈن جڈاں گھر آیا تاں ڈیکھتے پر نشان تھی گیا جو اوندی گاں
 کٹھٹی پئی ہے۔ سمجھ گیا جو اے ساری کارستانی اوندے حاسدی بھرانواں
 دی ہے۔ ویلا ضائع کرن دی بجائے اٹھیا تے قصائی کوں بھجے تے سڈ
 آیا۔ کھل توہانے گاں دا گوشت او کوں ویچ چھوڑیس تے کھل کوں
 صاف کر کے سکایس جا۔ اتے نال آ لے جنگل وچ ہاک واری نک تے
 ہاک درخت تے ڈٹھاہس جو کئی چور مال پئے وندیندے سہن، اوں درخت
 اتے اے سکلی کھل چاتے ونج پیٹھا۔ کوئی ویلا رات دا ہا جو کجھ بندیاں دا
 ہلار اٹنیس اتے چپ تھی تے بیٹھا رہا۔ کھولی دیہ گزری جو کجھ بندے
 آگئے، ہیں درخت تے بہنہ کے چوری کیتے ہوئے مال دا حصہ بخر کرن
 لگے۔ انہاں چوں ہاک چور کاٹاں ہا۔ او اکھن لگیا ڈیکھو یار میں معذور
 ہاں میڈا حصہ پورا ڈیو وچا نہیں تاں خدا دا قہر تہا ڈے اتے پوسی!
 چوراں نہیں اوندی گلہ سٹی ان سٹی کر ڈتی اتے وند کرن بھج ڈنڈی مارن

لگے، ڈنڈن تاں اُتوں ڈیدھا بیٹھا ہا، گاں دی سُکی کھل جھکا ڈنڈن
 اوکڑ کڑ کر بندی ہوئی چہڑھے ایلے انہاں اُتے آڈھٹی تاں ساے
 چور مال مڈی اُتھائیں چہڑ بندے بھج کھڑوتے جوشیت خدا دا قہر آڈھٹے
 ایہو جیں ڈرے چور پچھاؤل کے نہ ڈھٹونے۔ ڈنڈن دا منصوبہ کامیاب
 ہتی گیا۔ درخت توں تلے لہٹھاتے اوں وڈے ساے کپڑے کوں چوہاں
 کونیاں توں پکڑ کے ساری مڈی کٹھی کر کے وڈی ساری گنڈھڑی بنیدامونڈھے
 تے سٹیندا گھرونج کھڑوتا، اتے آپٹے بھرانواں کوں سبڈ آیا تے آکھیں لے ڈیکھو
 میں آپٹی موئی ہوئی گاں دے چم کوں وچ تے ایڈی مڈی کما آیاں۔ تسان وی
 منجھیں بدھی بیٹھے ہو، انہاں کوں کوہ تے چہڑا وچ آوتے ایڈا مال کما او۔
 ڈنڈن کوں پتہ ہا جو اے یکے عقلوں فارغ ہن، نہ سوچیں نہ سمجھیں بس ٹر
 پوسن، اتے انہاں نے چہڑھا مڈی گاں کوں کوہ ڈتا ہا اوندامزراہ چکھسن،
 آوسیں اوہو تماشہ تھیا، بے ڈینہہ فجر کوں اُٹھی تے قصائی کوں سبڈی
 آئے تے ساریاں منجھیں گھٹھو ڈتوںے۔ اتے چہڑے چاتے ٹرپے بزار وچ
 تے ہوکا ڈیوٹن لگے بھئی چہڑا وکاو، چہڑا وکاو، اوتان سیں کوئی پنج روپے
 ڈتے تے کسی ڈہ، ایں توں اتے دھیلادوی کوئی نہ لافے، پریشان ہتی تے
 اکھن لگے بھراو، آج لٹے لگے ہیں ساکوں ڈنڈن نے اے مت لانی ہئی!
 ایں چکر چلاؤن تے آساں بدلہ ضرور گھنوں۔ نامزد ہتی تے گھر ول آئے اتے
 منجھیں دا ارمان کر بندے اُٹھے تے وچ کے ڈنڈن دے گھر کوں بھاہ لاڈتوںے
 ڈنڈن وڈا سیٹا تے دورانیش ہا اپنا سارا مال کہیں پے پاسے رکھ آیا ہا ہیں سانگے

اُوکوں آپنی جھگی دے رٹرن دا کوئی ارمان نہ بھیا، او جڈاں نٹرتے سواہ تھی گئی
 تاں اوں ہک نویں ترکیب لڑائی۔ سواہ دا پورا بھر کے گڈوں اُتے لڈ کے ٹر
 پیا، ہک وکھرا کم لے کینٹس جو اوں پورے دے چاہے نکراں عریج پنج پنج چھی
 چھی روپے دے نوٹ وی رکھ چھوڑیئس بی بی کی سواہ تھی، پورے آلا گڈوں ٹور
 کے تھوڑا اکجاں ٹریا تاں اوکوں ہک کراڑ بلیا جٹیرھا اپنی ٹبری نال پیدل ٹردا
 وداہ۔ آکھن لگیا "جوان آپنے گڈوں تے ذرا میڈی کراڑی کوں تاں بلھائی
 جُل، بشووی تھکی وری ہے۔" "ڈنڈن" وڈا خوچرا ہا، جواب ڈتس "نہ سئیں
 نہ، جے میں تیڈی ڈال کوں گڈوں تے لڈے ایں پورے تے بلھایا تاں میڈا
 وڈا نقصان تھسی" کراڑ آکھیا "کہاں نقصان تھسی؟" "ڈنڈن نے پورے دے
 ہک کونے، چوں نوٹ کڈھ کے ڈکھائے تے آکھیا "اے سارا پورا نوٹاں نال
 بھریا اوئے۔ جے میں تیڈی ٹبری کوں اُتے بلھا ڈتس تاں لے پڈمریسی چا
 میڈے سارے نوٹ سواہ تھی وین، ایندا ذمہ وار کون بنسی؟" کراڑ نے
 جواب ڈتا۔ آکھن لگیا "میاں، جے ایہو جیس کئی گالھ بن پئی تاں میں تیکوں
 نوٹاں دا پورا بھر ڈیساں" "ڈنڈن وی ایہو کجھ منگدا ہا، مئی کوں پورے
 تے بلھا چھوڑیئس! جتھ و پنج لہتی، ڈنڈن نے گڈوں دا کن چھکیا تاں او
 ڈھینچوں ڈھینچوں کرن لگ پیا۔ اوکوں چپ تھیون دے بعد مئی کوں تلے
 لہایا۔ اُتے پھند کھنڈینے اوئے پورا تلے بھکا مارے، اُتے کراڑ کوں آکھیس
 ڈٹھے دے لالہ جی جڈاں میڈا گڈوں شور گھتی کھڑا ہا لگدے اوں ویلے
 تہاڈی پتئی اپناں کم ڈکھا ڈتے، ہن اے پورا نوٹاں دا میکوں بھر ڈیو

چیرھا دیوی جی دی بے پروانی نال سواہ بھتی گے، اے ڈیکھو پوے دے
چوہاں کونیاں تیں ہواڑنیں ورنج سبگی اے نوٹنچ گین پے سٹر گین، کراڑ
آکھیا بتی اے تاں ڈینوڑیں پے گئے! سیں اوں اپنے گھروں آتے
نوٹاں دا پورا بھر ڈتا۔ ڈنڈن وڈا خوش خوش نوٹاں دا پورا گڈ دوتے
لڈیندا گھر پچ پیا، پھر انواں کوں سڈتے آکھیں، "تساں تاں وڈے
وڈے مکان بٹانی کھڑے ہو انہاں کوں ساڑو تاں تہا کوں وڈا مال ملیسی
میڈی نکلی جیں جھگی ساڑی ہاے، اوندی سواہ جے بدلے میں اے پورا
نوٹاں دا بھر آیاں اوکوں ورنج تے۔"

آو سیں، ڈنڈن دے پھر انواں دی مت تاں ہئی کھری رچ
نہ پک ڈٹھونے نہ ڈو، بھالائے اپنے اپنے جھگے ساڑ ڈتو نے، وت
پوریاں برج سواہ پاتے کھوتیاں تے لڈکے بزار ٹر پے، اتے ہو کے وڈے
ڈیون سواہ وکاؤ، سواہ! انہاں پاگلاں کوں اے پتہ تاں نہ ہا جو او
آپٹی سوچتے شیطانی اٹکل نال سواہ دے پیسے کھرے کر آیا ہا۔ اے
ہو کے ڈیون تاں لوک آکھن، اوئے تساں لگدے تاں چنگے بھلے ہوئے
پر اے بے عقلی آریاں گالھیں وڈے کریندے دے، بھلا کڈا ہیں،
سواہ وی وکی؟ اوئے ایلوں اروڑی تے یا اینٹھیاں برج سٹو!
اخیر سیں تھک ترٹ کے گھروں آے۔ تے اکیو نے بھائی ول مار
کھا گئے ہیں، ڈنڈن ساکوں ہتھ ڈکھا چھوٹے، ساڈے جھگے ساڈے ہی
ہتھوں سٹروا چھوڑے ہس، آپت برج صلاح کتو نے جو ہن کیا کروں!

اٹھتے تے سدھے ڈنڈن دے گھرونج پھجے، ڈنڈن دی سیت چنگی جواو
گھر نہ با، مارن تاں ہوں کوں اے ہن، اگوں ڈنڈن دی ڈال کلھی سی
اے ازل دے تر کھتے تے غصتے دے بھرے کھڑتے ہن ڈنڈن دی ڈال دی
بچی گھٹتے اوکوں مار گھتیونے، ڈنڈن آیا، اول چڈاں ڈال اپنی کوں
مویا ڈٹھا موونجھا تھیاتے سمجھ گیا جواے کم اوندے بھرانواں دا ہے!
دل وچ امناں کیتس، جو چہناں میڈی ڈال کوں آکے مار گھتے میں ایہو
جیاں کم ڈکھیساں جواو اپنیاں ذالیں کوں آپ کھڑے کوہسن۔

ڈنڈن ہمت کر کے اٹھیا ڈال کوں نوں کوار آلی طرحاں ہار سنگھا
کرائس، بٹا جوڑ کے گھوڑی تے بلھا ڈٹس، کوئی آسر ڈے تے اینویں چا
بلھائس، جینویں نوں کوار گھنڈ کڈھ کے بیٹھی ہووے۔ اتے ایندی نوں
نویں شادی تھی ہووے، کوار گھوڑی تے اے نال نال ٹردا ودا ہا۔ تھوڑا
اگاں گیا تاں چار پنج جوان چھوڑھیں کھڑیاں ہن، اے ساریاں سہیلیاں
سوہنیاں دی ہن۔ آکھن بگیاں، کا ڈنڈن اپنی کوار تاں ساکوں
ڈکھا۔ ڈنڈن نے موقع چنگا چاندے ہوئیں آکھیا۔ نہ بابا نہ، اے ہے
بہوں سوہنی، تساں ڈیکھسوتاں نظر مر لیسو متاں اے مرونجے تاں کوٹ
ڈمہ وار بٹسی۔ انہاں چھوڑھیں آکھیا ساڈے ڈیکھن نال
اے نہیں مردی، تے چیکر مر گئی تاں ساڈا وعدہ ہے توں بیلے شک
ساڈے، چوں ہک کوں پسند کرتے کدی ونجھیں تے اپنی ڈال چیا
اوکوں بٹاویں۔ سنیں اندھا کیا منگدے، ڈوا کھیں! ڈنڈن دا

کم بن گیا۔ دید لاکھڑو تا جو انہاں ءچوں رُج سوہنی کیٹرھی ہے۔ اتے
 انہاں سوہنیاں چھوہیں کوں پکا کر نیدے ہوئے آکھن لگا، میں آپنی
 کوار ڈکھیندا پیا ہاں، تساں اپنے قول تے پکیاں رولا ہے۔ جے اے مرگئی
 تاں میں آپنی پسند آلی تھا ڈے اچوں چا گھنٹی ہے۔ انہاں ول یقین ڈوا یا جا
 وت او ہو تا ماشا کمیتس، ذال ہی تاں موئی اوئی، اوند اگھو نگھٹ چا تس چاتے
 بے پاسوں مونڈھے دا تل جو ڈٹس او تے آئی پی، گھوڑی توں ڈاھاندا
 ڈیکھتے چھوہیں نیڑے آیاں جے ڈیڈھن تاں او سچی مچی مردہ بھتی گئی
 ہی۔ او سیس! ڈنڈن انہاں ءچوں یک سبھٹاں توں سوہنی چھوہر
 کوں چیندا گھوڑی تے بلھیندا گھرو بچ کھرتا۔ او کوں آپنی ذال بنا کے
 بھرانواں کوں سڈ آیا تے نوہیں سوہنی ذال ڈکھاتے آکھن لگیا، تساں
 تاں ہڈھیاں ذالیں گھراں ءچ رکھی ودے ہوئے، اے ڈیکھو آپنی موئی
 اوئی ذال دے بدلے ءچ نوہیں کوار گھن آیاں۔ او سیس، ڈنڈن دی
 سوہنی ذال کوں ڈیڈھے ہی او بھنے تے آپنیاں ذالیں کوں ونج تے
 مار گھتیونے تے انہاں دیاں لاشاں کوں گھوڑیاں اتے سٹ تے ٹپے
 تے بزار ءچ ہو کے ڈیون لگے، مردے وکلاؤ مردے، لوکاں آکھیا
 اے بیوقوفو! لاشاں ءی کڈا ہیں وکدیاں ہن۔ انہاں مردیاں کوں
 جلدی ونج تے قبرگستان ءچ ونج پورو، نیں تاں لاشاں ءچ بدبو پئے
 ویسے، اخیر سیس! انہاں قبریں ءچ لاشاں دفناڈتیاں تے ول
 بہہ تے سوچیونے جو ہن یک قبر ڈنڈن کوں مارتے اوندی چا بناؤں۔

اتے آگے ڈنڈن دے گھر، انہاں بچوں ہکے آکھیا ایلو ماروں
 نہ، بدھ کے دریا وچ سٹ ڈیوں آپے مچھیاں شچھیاں کھاویسن جے
 اتھاں مار ڈتو سے تاں ایندا مردہ نظر آسی تے وسیب دے لوک ساکوں
 ڈھکوا ڈیسن، " سبھٹاں نے ہکا مڑکائی تے ڈنڈن کوں پکڑ کے دریا
 دے بنیں تے گھن گئے، اوندے گل وچ کئی بھاری بلا شئی پلتے اجاں
 دریا وچ بھکیندے ہی پئے ہن جو پروں کہیں آ لھڑی نے ہکل چاڑھی
 " اوئے کوں او، کیا کریندے پئے ہو؟ " اے ڈرے جو سئی اتھوں
 بھج کھڑوتے، او تاں سچیندے ہن نقصان آ پٹا کرن دے بعد، پر اے
 ڈنڈن وڈا سیاٹنا ڈٹ باز ہا۔ ہر معاملے کوں منٹاں سکینٹاں وچ
 سوچ گھندا ہا، تے دل اوندامقدوی چنگا ہا جو او چینیویں سوچے ہا اوں
 تھی ویندا ہا۔

آ لھڑی ڈنڈن دے کول آیا، آکھیس کیا گال اے بھئی؟ ڈنڈن
 آکھیا " چاچا! گالھ اے ہے جو میڈے بھرا کرنا چاہنداں میڈی شادی پر
 میں ہالی پر نیوٹاں نہیں چاہندا، او میکوں رستی نال بدھ کے پیری گھنن گین،
 توں جیکر میڈی جاتے بدھیچ پوویں بلکہ تیکوں بدھتے پوری وچ پاڈیواں جو او
 سنجان نہ سگن تیکوں تاں او گدی ویسین تے شادی تیڈی تھی پوسی، "

اوسیں ڈنڈن دامقدر چنگا ہاتے آ لھڑی دامقدر ہریا کھڑا ہا۔ اوں
 آکھیا " یار میں شادی کرنا چاہنداں میڈی شادی ایں طرحاں تھی ویسی؟
 ڈنڈن آکھیا " توں بے فکر تھی تے بدھیچ میں تیڈے مال گائیں منجھیں تے

بکریاں داوی خیال رکھساں، آ لھڑی خوش تھی بدھیجاتے ڈنڈن نے اوکوں
 پوری برج وی بند کر ڈتا، اتے اوند مال سکلیندا ٹر پیا۔ ڈنڈن دے بھرا
 اٹھاں آئے تاں سمجھ گئے چوشیت آ لھڑی ڈنڈن کوں پوری برج پاتے
 آپنا مال ٹور کے چلا گے، شام دا ویلا ہا اندھارا وی ہا۔ انہاں لمحہ دیر نہ کیتی
 پوری چاتے دریا، برج ڈونگھی جاتے گھم کتوںے، آو سیں! آ لھڑی شودا
 تاں گیا دریا، برج ٹانٹریں کھاندا، تے ڈنڈن اوند مال گھن تے گھر وچ کھڑا
 چڈاں اوندے بھرا گھر پتے رات کوں بے فکرے تھی تے سستے جو آج ڈنڈن
 ڈامرنا نکل گیا، اے تاں آپوں جان اوکوں دریا دے شوہ پانی برج بوڑ آئے
 ہن۔ پر سیں! جیکوں اللہ رکھے اوکوں کوٹ چکھے، ڈنڈن اپنیاں پھرتیا
 مال جیندا جاگدا ہا۔ فجر تھیندی گئی تاں ڈنڈن اٹھیا سویلے سویلے بانگاں
 ایلے بھیدان سکلیندا بھرانواں دے گھراں برج پتے پیا، او اکھیں ملیندے
 تھے جو کتھائیں ساڈا مال تاں کوئی چور نہیں، کلی ویندا؟ ڈیدھن تاں ڈنڈن آ
 تے تے نال ایڈا سارا مال منی ہس، وڈے حیران تے پریشان تھے جو ایے کیا
 ماشا تھی گے؟ اساں تاں ایندا رولا کڈھ آئے ہا سے پرے جیندا جاگدا او یا
 تھوں نازل تھی گے؟ اتے ایڈا سارا مال وی کتھاؤں ولا آئے۔
 ڈنڈن اکھیا ڈیکھ گھنوں بھرا او تاں میکوں دریا، برج سٹ تے
 بڈا احسان کیتے، میں چڈاں دریا، برج گیاں تاں پوری کھل گئی تے کسی
 سستے میڈے ہتھ برج آگئے، میں انہاں کوں چکلیندا دریا توں بہر نکلیا آیاں
 بڈے ہتھ برج جیڑھے رستے ہن انہاں دے نال گائیں منجھیں ہن ایے وی بہر

نیکلدا یا این، اے مال تہا کوں ڈکھاؤن آیاں، اتے اے اُلا نبھھا ڈیوٹ وی
 آیاں جو میکوں تساں ڈونگھے پائی ءچ سٹو پاتاں پیا وی وافر مال گھن
 آیا ہو واں یا! " ڈنڈن دی اے نوں ترکیب وی کامیاب تھی، تے
 اوندے بھرانواں نے رل تے آکھیا ڈنڈن بھرانیں؟ ساکوں وی تاں
 ایڈا مال بل پوے جیکر توں ساکوں دریا ءچ سٹ آنویں تاں!

ڈنڈن پیا کیا منگدا ہا، بھرانواں دی بہت بہت دی بھج بھج توں وڈا
 تنگ ہا، جو یکے لالچی تے حاسدی ہن، نہ کئی محنت تے پورھیا کریندے
 ہن، نہ چنگی سوچ رکھدے ہن، نہ آپت ءچ بہتے کوئی ترقی دا پروگرام
 بنیدے ہن، بس ڈنڈن تے اوندے ساوا سوکھا تھیوٹ تے سڑدے تے
 کڑھدے راہندے ہن، تے آج او بیوقوف آپنی موت آپ پئے
 منگدے ہن، بے عقل تے کوڈن کہیں جائے۔

ڈنڈن آکھیا! تساں تاں میڈے ہمدرد بھرا ہو، تے میڈا چنگا
 چاہندے ہو۔ میں وی تو اڈا چنگا چاہنداں اتے مشورہ صلاح ایہا ڈینداں
 جو اے ارادہ ملتوی کر ڈیو۔ تے صبر شکر نال ٹیم گزارو، تے اے وی میکوں
 پکا یقین اے جو تو اڈی مت تاں ہے کھری ءچ، وت لالچ نے اندھاوی
 کیتا ہوئے، تساں رکتاں تاں کے نہیں، پر ہک واری رل تے سوچ گھنؤ۔
 انہاں آکھیا ڈنڈن بھرا " جے تیں ساکوں دریا ءچ نہ سٹیاں فل
 آساں تیڈے یکے ایں مال منی تے قبضہ کر گھنسوں تے تیکوں ءی آساں
 مار گھنسیوں، زندہ نہ پھڑیسیوں، ساکوں وی دریا راج سٹ آ بھرا"

ڈنڈن دے بھرا لالچ بچ پھاوے تھی گئے، تے اوندیاں منٹاں کرن لگ پئے۔ انہاں دیاں ترلیاں کوں ڈیکھتے ڈنڈن آکھیا! اچھا تیار تھیوو، میں تو اڈی آکھی منیداں!

اوسیں! ڈنڈن بھراواں کوں گھن تے دریا دے کنارے آیا، ساریاں کوں بدھتے بوریاں بچ بند کریندا گیتے واری واری دریا دے شوہ پاٹی بچ شیندا گیا، اینویں ہک ہک کوں سٹیس تاناں جو پھیہ دے پھیہ دریا بچ ہڈ موئے،

انہاں دا ٹنٹا چاتے گھرول آیا۔ اتے انہاں داسارا مال منی قابو کر کے ڈنڈن اتھ پیا خوش خوش وسدے تے اساں اتھ پئے وسدے ہیں۔

اللہ خیر سلا!

(ہک حقیقت، ہک المیہ)

سناڈیاں کہانیاں ساڈے قصے
ذرائع ابلاغ توں زہ گئے تر سے

(ابن کلیم احسن نظامی)

(لوک کہانی)

ملکو دا پتر فلکو

ہک بندہ چیندا ناں ملکو ہا اوند اپیشہ چوری کرنا ہی۔ شادی مادی
 کینتس کجھ ڈینہاں بعد اوند پتر چم پیا، پتر چم تے اوکوں عقل آگئی جو
 چوری چھوڑ ڈتس، پیڑھا چنگا چوکھا مال پرائٹا لٹیا ہس اوکوں ٹنک
 ٹنک تے کھاندا رہاتے آئے پتر کوں پال سانجھ کے گھر و کر گتس۔
 ہک ڈینہہ ملکو دے نینگر پتر نے پیو توں پچھیا! بابا! میکوں
 ہک کالھ تاں ڈس جوتیں آپنی حیاتی، چ کیڑھا پورہیا کیتا ہے جو تیدے
 کول مال مڈی مڈی وی نہیں، تے میں کڈا ہس نیکوں کوئی کم کار کریدا وی
 نم ڈٹھا۔ میکوں تاں تیں سنا بنا چھوڑے، چے تیں کئی بخیدا میدا
 بنائی ہوندی تاں اوکوں ویچ تے میں سونا چاندی دا پارہ کران ہا۔
 ملکو نے آئے پتر کوں جواب ڈتتا، "پتر! میں تاں تیدے چم
 توں پہلے کریدا ہم چوریاں، تیدے چم تے بعد میں اے دھندا چھوڑ
 ڈتتا ہوں بخیدا نہیں بنا سگیا۔"
 پتر آکھیا، بابا! چے توں تیار تھبوس تاں کٹھے چل تے چوری
 کرن ویندے ہیں؟"

مثال مشہور ہے "چور چوری توں ہٹ ویندے پر
 ہیرا پھیری توں نہیں ملدا۔" ملکو نے ہڈاں ایڈے اعتماد نال پتر کوں
 چوری تے آمادہ ڈٹھا تاں فٹ پچھیس پتر کتھاں و پنوں چوری کرن

پتر آکھیا! بابا! سدھے بادشاہ دا خزانہ لٹن دیندے ہیں،
 ملکو آکھیا! بھیک ہے، جے مڈی مارا یو سے تاں رنج تے کھاسوں
 تے جیکر پکڑے گیو سے تاں چھے لگ ویسوں، اچھا جل پتر، پیر
 استاداناں گھن کے۔

آو سینس، ڈوہیں تیجے تے بادشاہ دے خزانے کوں سندھ
 لا ڈتو نے، سوراخ، چوں ملکو اندر چلا گیا تے پتر کوں بہر کھڑا ڈتس
 اندرون سونا چاندی، ہیرے جواہرات چاتے سندھ دے وچوں
 پتر کوں ڈیندا رہیا، ملکو دے پتر نے ہک وڈی ساری زنبیل (تھیلے)
 ۷ چ بڈی کھٹی کر گھدی چڈاں زنبیل بھری گئی تاں خوشی عریج زور دی
 ہکل مارتے پیو کوں آکھیس "بابا! بہوں مڈی کھٹی بھتی گئی اے، باہر
 نکل ہن اکتوں بھج چلوں" نہ جان جو خزانے آ لے کرے توں پر لے
 پاسے باہرے تے چٹھا سنتری کھڑا ہا او ٹھک چھک اندر آیا، جے
 ڈیدھے تاں ملکو چور سندھ پیا پیدے، اچاں اونداسر بہر ہی تے
 پیا یکا دھر اندر ہا۔ سنتری نے ملکو چور کوں لتاں توں پکڑ کے اندر آ لے
 پاسے چھکیس تے ملکو دے پتر نے سر کو کوں پکڑ کے پیو کوں اپنے
 دھر چھکیا، سنتری اندر چھکے تے اوند پتر باہر چھکے، ملکو شودا
 عذاب دات آ گیا۔ پتر نے ڈٹھا جو اندرون باہرے دا دھر زیادہ ہے
 تے سنتری زور لئی کھڑے، تے جیکر سنتری اندر دھاڑ فریاد کریدے
 تاں پئے سپاہی آویسن تے میں وی پکڑیا ویساں اوندی عقل عریج ایہا

تجو نیرائی جو بیو میڈا تاں سنتری دی وٹھ تلے ہے پکڑیا گے، میں کوئی ایہو
جیاں کم کراں جو سنجانٹریا نہ ونجے، اوندے کول چھرا نہی اوس پیو دا
گاٹا چاہا یا تے رقم دی گنڈھڑی پیو دا سروی چیندا بھج پیا۔

سنتری نے جڈاں چور کوں دھرو تے اندر سٹیا تاں او
ڈیکھ تے او دھر گیا جو بغیر سردے لاشہ تڑپدا پیا یا۔ اوندے ہتھوں
پیروں چھٹ گئی جو اے تاں قتل وی میڈے تے پوسی۔ خزانہ وی
لٹیا گے تے چور دی سنجان وی نہیں بھتی سگئی، بادشاہ میکوں بھاپی
نہ لا ڈیوے،

ملکو دا پتر فلو ارام نال پیو دے سر آلا مد اغیب کر کے
تے شاہی خزانہ لٹ کے امن امان نال اپنے گھر تہج گیا۔

بادشاہ دے دربار ۶۶ چ جیڑھے لیلے جالھ ٹری تاں ایہا مٹی
جو چور دی لاش دا سر گولیا ونجے، جاسوس تے سپاہی ٹرے وڈی
گول کتو نے پرکھ نہ بھیا۔

انوں کجھ ڈینہاں دے بعد فلو بادشاہ دی کچھری ۶۶ حاضر
بھتی گیتے آکھن بلگیا۔ بادشاہ سلامت! میڈی ہک عرض ہے۔ او
اے جو ست سال بھتی گین میڈا بابا گھروں نکلیا ہوتے تے اوندی
پیشہ چوری ہا۔ میں تہاڈا شاہی اعلان سن تے آیا ہاں او لاش تاں
میکوں ڈکھاؤ، ہو سگدے او متاں میڈا بابا ہی ہوے، " بلکہ میکوں

تساں چوردی لاش ڈے ڈیو، تستاں وی ایوں د فنیسو چاتے میں وی
ایہو کچھ کر لیاں۔ بہ وزیر کول کھڑوتاہا آکھن بلگیا بادشاہ سلامت
اے لاش وی ساڈے کیتے بھوگ بن گئی ہے بدبو تے ترکان پھیل گے
شاہی محل گندا تھیا پے۔ میڈا مشورہ اے ہے جو اے لاش ایں سناے
کوں ڈے ڈتی ونجے، ایندے کفن دفن دارہ پھڑاے آپے بھگت
گھنسی۔

فلکو سناے نے پیودی لاش چاتی تے گھر گھن گیا، اونداسر
تاں ہس کول، برادری کوں کٹھا کر کے کفن دفن کر کے ذونکی بھتی
کھڑوتا۔ شاہی خزانہ لٹیجی تے اوندادل ودھ گیا۔ تے اوشینہ
بھتی گیا۔ "خزانہ او کوں تچ گیا۔ تے پیودا قتل وی نک گیا۔
کئی ڈیہاٹے گزار تے فلکو نے ہک وکھرا ڈھنڈورا پھروا ڈتا
جو لو کو! تہا ڈے شہر دے وچ ہک ٹھگ بزاری آگے، اوندے ہتھوں
کوئی وی بچ نہیں سبدا، اپنے مال متاع تے نگاہ رکھو تے اے مالمداری
رکھو جو شاہی خزانہ وی ہیں ٹھگ لٹیاہا۔ جیکوں شاہی فوج وی نہیں
پکڑ سبگی، ہوشیار تے خبردار بھتی راہو و۔، ہن لوکاں دے مال دی داری
ہے۔ تر کڑے بھتی راہو و۔"

ایں اعلان دی خبر شاہی دربار وچ پکچی تاناں بادشاہ پریشان
بھتی تے وزیر کوں آکھیا۔ اے چورتاں ہروں بھروں پکڑ گدا ونجے

کیڈے ڈڈھپ دی گالھ اے جو، چور چوری دی کیتی، سُن سینه زوری
وی کریندا پے۔ کھلم کھلا چٹا اعلان کر ڈتس، رعایا کیا آکھسی جو بادشاہ
آپناں خزانہ تاں بچا نہیں سگیا، ساڈا کیا بچسی۔ وزیر سُن، سُن کوئی ترلا
لا، ترکیب سوچ جو، اے چور پکڑ یا ونجے۔

وزیر آکھیا! سوہنی سرکار، اے تاں سوکھی گالھ اے۔
اینویں کم کریندے ہیں، سونے دے اشرفیاں دی ہک بچی
چالیندے ہیں تے اوندے نال لکا کے پہریدار چا بلھیندے ہیں،
اعلان کرن آلا چور سونا چاؤن آسی اوکوں پکڑ گھنوں۔

بادشاہ نے وزیر دی تجویز سنی تاں خوش بھتی آکھیس
ٹھیک ہے۔ ایہو کوواہ کیتا ونجے۔ "بادشاہ نے تجویز تے عمل
کرن دا حکم ڈے ڈتا۔

ہک چور سستے تے سونے دیاں اشرفیاں دی ڈھیری لگ
گئی، لکاتے پہریدار بلھا ڈتے گئے، تے انہاں کوں آڈر کیتا گیا جو
جیڑھا بندہ جھکا بھتی تے اشرفیاں چاؤن لگے اوکوں گرفتار کر ڈتا ونجے
البتہ انوں انوں اٹوں اٹوں پھر دے لوکاں کوں نہ پکڑ یا ونجے۔

فلکوں نے بادشاہ تے وزیر دی ساری تجویز معلوم کر گھدی، اوں
لک گھن تے گرم کر کے اپنی جتی دے تلے کوں لاچھوڑی، اینویں اٹدا
ونجے ڈھیری دے نالوں جو لنگھے تاں جتی نال اشرفیاں چھپڑونجن

بک پاسے ہتی کے انہاں کوں لہاتے بگھتی بچ پاگھنے تے ولدا ڈھیری
 کول تچ ونچے اینویں سارا ڈینہہ آندا تے ویندا رہیا۔ اتے ہر پھیرے
 سونے دیاں اشرفیاں کھسکیندا رہیا۔ سئی مخلوق وی آندی ویندی
 نہ ہی۔ جے شام کوں وزیر ہوریں اشرفیاں بگنڈن تاں او ادھو ادھ
 گم ہن۔ وزیر نے سپاہیاں کوں آکھیا: نامرادو، اشرفیاں چو
 گین، تساں چور نہیں پکڑیا۔ سپاہیاں آکھیا: سئیں آساں اکھیں
 بھال تے بیٹھے رہے ہن، کوئی بندہ وی اشرفیاں چاؤن کیتے جھکا
 کے نہیں تھیا۔ آساں تہاڈے حکم تے اشرفیاں بھنڈانیاں وی ہن۔!
 اتے بھلا کوئی کینویں جھکا بھتوے ہا، اوں مرنا ہا۔ جے
 ہمیں کوں پیرتے خرسی وی تھتی ہتی تاں اوں پیرا چا چلتے کھینا
 ہا۔ اخیر خبر بادشاہ کول گئی۔ اوں آکھیا وزیر ہا حال ڈے، چور پکڑیا
 گے۔ وزیر مکالا ملے ہا، اتھ تاں مسئلہ وی پیا ہا، پیسے، اشرفیاں
 چو گیاں پر چور نہ بھیا، وزیر نے بادشاہ کوں حال ڈتا۔ بادشاہ
 آکھیا: اے چنگی کال کے نہیں، خزانہ الگ مکراد بندے، ڈو جھالے
 جو چور وی نہیں پکڑیا گیا۔ وزیر چپ!

کچھ ڈینہہ گزے تاں چور نے ول اعلان کرا ڈتا جو اپنے مال
 اسباب انجیال رکھو، ٹھگ نوں واردات کرن آلا ہوتے۔

بادشاہ نے وزیر کوں طلب کیتا، آکھن لگیا: ہن ایہو جہیں

بھائی بٹائی دُخے چو، اے چورنچ نہ سبکے۔"

وزیر نے نویں تجوینے اے ڈٹی جو، ہک چوک دے وچ مال
دولت دا انبار لا ڈتا و نخے تے ڈہ پارٹھاں سپاہی تلواراں تے
بندوقاں آ لے پرے تے کھڑا ڈتے دُچن، چے ایڈا جگرے آلا
چو ہے تاں چا ڈکھاے۔ بیروں بھروں پکڑیا ویسی۔

بادشاہ تجوینے پسند کر کے ایندے اتے عمل کرن دا حکم
ڈے ڈتا۔ ایں سارے انتظام دی کنسو فلو کوں پے گئی
اوں ستیں ہک نواں ڈرامہ سوچیا۔ نائی آلی رچھانی چا گڈس، ہک
منگر چوری دا بنائیس، ایں چوری عچ شراب دی بوتل پلٹ ڈتس
جو کھانوٹا آ لے کوں نشہ مشہ ڈا ڈھا تیز چرٹھے اے وی نال چالتس
اتے کپڑے دے ہک پلوں عچ بھنے ہوئے داٹے، پے عچ بلیاں تے
اینویں پنج چھی گنڈو پٹریاں بدھ کے ٹر پیا۔ خزانے دی رکھوالی
عچ جیڑھے سپاہی کھڑوتے ہن انہاں دے کولوں وچ لنگھیا۔

سپاہیاں آکھیا "اوتے اورے آ!" ساڈیاں جامتاں
بٹا۔ فلو بیا کیا منگدا ہا، ٹھک پھک سپاہیاں دے سامنے او چوری
آلا منگر کھڑتس، انہاں دیاں جامتاں بٹا وں کھڑو گیا۔

سپاہیاں پچھیا "اوتے اے کیا گڈی وڈیں" آکھن لگیا!
ستیں مکی بندا بھیم تاں، جامتاں کیتم اے ویلاں جٹاں نے ڈتیاں ہن

کہیں جوار ڈٹی ہے۔ کہیں جھنڈے دانے، تے اے ہک زمیندار نے اپنے
پتر دے دھموٹن دی مزیدار چوری ڈٹی ہے، اے گالھ کر کے چوری
کوں لکاوٹن بلیاتے آکھیس " اے میڈے پال تے میڈی ذال کیتے
ہے۔ سپاہیاں آکھیا " اوئے ذال کوں پچھے کھواوین، پہلے
سا کوں کھوا۔ اتساں سویل دے بکھے تر تے خزانے دی رکھوالی بیٹھ
کر بندے ہیں۔ اوپرے کر، گھن آ۔ اتساں کھوں ! "

فلکو آکھیا: " کھاؤ سیں! کھاؤ! اے چوری تہاڈے
کو لوں تاں جنگی کے نہیں۔ پہلے تساں تے پچھے کوئی بیا! "
سپاہی چوری کھاندے گے تے اوندے ہرچ پاتی ہوئی
شراب دے نشے نے اپنا کم ڈکھاوٹن شروع کر ڈتا، تھولی دیر بعد
سارے سپاہی نشے نال پڑھتی تے ڈھاندے گئے۔ اوں سیں کیا کیتا
ہر سپاہی وانک تے ہک ہک کن کپ گھدس، رچھانی، چ پیندا
تے مال مڈی سمٹیندا واطم بھیا! شام کوں پھلوٹ پوون بگی، بادشاہ
آکھیا سپاہیاں کوں سڈیا ونچے، دولت کیتے تے چور کیتے؟

انوں جیڑھے ایلے سپاہیاں وانسہ اکھریا تاں ہک نے
بے کوں آکھیا " اوئے تیڈا نک تے کن کے نین، اوں آکھیا، اوئے
تہاوی نک کن کے نین۔ آخر کار بادشاہ تیں گال پچ بگی۔ بادشاہ
این نوں وقوعے تے ہیاوی پریشان تھی گیا، تے آکھن بلیا، اے

نامراد سپاہی اندھے ہیں، او نامی گرامی ٹھگ مال مڈی وی چاگے
 تے انہاں دے ناک کن وی کپ گے، وزیر آ۔ اے ڈاڑھی بڑی بیٹی
 روز ڈیہاٹے ٹٹیندے پئے ہیں، نسقان تے نسقان پیا تھیندے
 ہن کوئی پکا ہتھ چورتے پاتا ونجے۔" ایہے مشورے پئے چلے
 ہن جو، پئے ڈینہہ وت چور دا اعلان بھی گیا۔" آپنے مال مڈیاں
 سنبھال گھنوں تے خبردار بھی رہو، ٹھگ کل نوں واردات کر یسی"
 بادشاہ تیں گالھ اپڑی اوں وزیر کوں آکھیا "اے تاں
 ڈاڑھی بڑی بیٹی ہن کیا کروں؟" اوں آکھیا بادشاہ سلامت گالھ
 اینویں ہے، یک بیٹی سکیم کروں تے او لے ہے۔ یک اٹھ رقم
 تے اشرفیاں دا چالڈوں، ادندی مہار کڈھ گدی ونجے تے اوں اٹھ
 کوں بازار عچ چھوڑ ڈتا ونجے، چیرھا وی چور ہے او اٹھ کوں
 ضرور پکڑ یسی، تے آساں ایں طرحاں چور کوں پکڑ گھنوں۔"
 بادشاہ نے اے نوں نرونی تجویز بہوں پسند کیتی، اے
 ایندے تے عمل کرن دا حکم ڈے ڈتا۔

انوں سیں، فلکو چور کوں وی ایں سکیم دا پتہ چل گیا
 اوں نے اپنی سکیم لڑائی، اوں یک طوطا پالیا ہو یا ہا، طوطے کوں
 یک دھاگہ وٹ کے ڈٹس، تے اکھیس توں اٹھ دی نیکی دے اے
 ونجے بہتہ بھی، تے جیڑھے ایلے ساڈے گھر دے کوں آنگھے ایہو

دھاگہ اوندے نک وچ پاڈیویں طوطا اڈدا، اڈدا، تے اٹھ وی
 ٹردا، ٹردا جڈاں فلکو دے گھر کولوں آ لنگھیا تاں طوطے نے اوندے
 نک وچ اوں دھاگے دی نیکل پاڈتی جیڑھا فلکو نے طوطے کوں
 سمجھاکے ڈے چھوڑیا ہا۔ طوطا دھاگے دا ڈوجھا بھرا گھر وچ گھن
 گیا، فلکو نے ہولے ہولے دھاگہ چھکیندے چھکیندے اٹھ کوں
 آ پئے بوہے دے اندر ولا گھدا۔ مال مڈی لہاکے اندر سا بھر کھیس
 تے اٹھ کوں کھٹتے ہک وڈا سارا ٹو یا ویڑھے وچ مار کے اوندے
 اندر پور کے اٹھ دا مدعا غائب کر ڈتس۔

شام تھی گئی، کو تو ال بھدن تاں نہ اٹھ ہے تے نہ دولت
 گول، گول کے سارے سپاہی پاگل تھی کھڑوتے، اکھن بگے پتہ نہیں
 دولت نال لڈے ہوئے اٹھ کوں زمین بگل گئی اے یا آسمان چا گدے
 بادشاہ تبیں خبر پہنتی تاں او وڈا مونجھا تھیا۔ اٹھ تے نگاہ رکھن
 آ لے یگے سپاہیاں کوں گھانڑی و ات ڈے ڈتس۔ وزیر کوں آکھیس
 ساڈی اے وی تجوزی بگل گئی۔ نقصان تے نقصان تھلی ویندے ہیں،
 ہن کروں تاں کیا کروں؟۔ وزیر آکھیا! سوہناں دو لہا کیا کر سگدے
 ہیں، کئی شے ہتھیں پے وی آوے تاں کچھ کروں؟ وزیر ہک سیانی پڈھری
 کوں جاندا ہا، بادشاہ کوں آکھیس اے کم اوندے ذمے لیندے ہیں۔
 پڈھری کوں سڈیا گیا، حال حقیقت ڈتی، تاں پڈھی آکھیا بادشاہ

سلامت! چور میں تہا کوں گول ڈیندی ہاں، بادشاہ آکھیا چے توں
اے چور گول ڈیویں تاں وڈا انعام کرام ڈیوں۔

آو سئیں۔ پڈھڑی گھر گھر ڈی پھر دی ہک ڈینہہ قدرتی
فلکو دے گھر وچ کھڑوتی، اگاں بیٹھی ہئی فلکو دی ماں، پڈھڑی توں
اوں پچھیا، ماسی کینویں آئی ہیں،؟ پڈھڑی جواب ڈتا، ساڈی
باد شہزادی دے ڈھڈے چ پئے گئے درد، تے شاہی حکیمان آکھے ڈہ
سیراٹھ دا گوشت ہووے اوند اکڈھنے عرق تے اوں عرق وچ دوا
بنا کے ڈتی ویسی تاں آرام آسی! میکوں ڈس پی ہے جو تیدے
گھراٹھ دا گوشت ہے پیا، پہلے تاں فلکو دی ماں آکھیا "نہ بی بی، نہ
ساڈے گھراٹھ شٹھ کے نہیں، تاں گوشت کھتوں آسی؟"

پڈھڑی مکارہئی، آکھن بگی "ہائے ہائے، ہک پے دا
خیال دی نہیں رہیا، کوئی مردے مردے نچے پر نچے باہر نہ نکلے۔ مانی سیں
اشد کوں جان ڈینوئی ہے، شہزادی تیدے دھییاں وانگوں ہے مردی
پئی ہے، زمین کھٹ کے تھوڑا چیاں گوشت کڈھ ڈیسیں تاں تیدا
کیا ویسی؟ اینویں لگدے پڈھڑی تاڑی بیٹھی ہئی جو ویڑھے دیوچ کئی
شے پور کے تازی تازی مٹی پدھری کیتی گئی ہے۔

فلکو دی ماں آکھیا: چے گالھ اینویں کہیں کوں ڈسئیں نہ
تاں ول ہاں میں گالھ کریندی تے جبکہ توں اگاں پھنڈن پئے ونجیں

تے بھید کھولن پئے ونجیں تاں ول نہیں کرندی۔ ہڈھڑی جو اب ڈٹتا
 نہ بابا! میں کوئی ایڈی مکی جھولی ہاں جو توں میڈا کم کریں تے میں تیدیا
 بھیت ڈسیناں۔ جڈاں فلکو دی ما دی تسلی ہتی کئی جو، فلکو
 دے اکھان تے اے راز، رازہ ری راہی، تاں اٹھی تے بوجا مارا یس
 تے وت مٹی ہٹاتے کہی ناں۔ تے چھری چاتے اول پورے ہوئے
 اٹھ دا ڈہ سیر گوشت کپ ڈٹس،

ہڈھڑ خوش! جو اٹھ دا بیچ مل گئے، ہن بادشاہ تیں اے
 رازہ چچا کے ڈھاب سارا مال گھنساں۔ ہڈھڑی گوشت دی پنڈ
 برقعے رچ لکیندی بوجے توں باہر پٹی تاں ڈو قدم ٹری ہو سی جو اول
 فلکو پیا آندا ہا۔ او کوں ڈیکھ تے ہڈھڑی گوشت لکاؤن لگی۔ فلکو
 پچھیا، اماں کہتوں پی آندی ہیں،؟ دنال ہی او سمجھ گیا جو، اے ہڈھی
 کئی مکاراں ہے تے مکاری کیتی آندی ہے۔ ہڈھڑ آکھیا! پتر بس ذرا
 این گھر گئی ہم۔ فلکو آکھیا! اماں اے کیا ہے گنڈھڑی رچ؟
 بس وت گالھ ہڈھڑ توں لک نہ سبجی ڈس کھڑوتی جو، اے اٹھ دا گوشت
 ہے۔ فلکو ٹھک پھک سینترا بدلیا۔ آکھن لگیا، مائی اماں اے
 گوشت تاں تھوڑا ہے۔ میں وی سُن آیاں جو، بادشاہادی دے
 علاج کیتے حکیمان نے ویہہ سیر گوشت منگے۔ آہ پیا گوشت
 وی گدی ونج، تیدیا ہکو پھیرا تھیوے، وت وت نہ آوٹا پورے

بڈھڑا کھیا سسچی مچی؟ اینویں گالھ ہے، تاں جُل پیا گوشت دی دے چا
 بڈھڑ گھر وڑی گبی تاں فلکو نے ہکا کاتی او بند گچی تے گھتی اوند اگاٹا
 پدے و نچ پیا، وت پیا ٹو یا کھٹ تے لاش پور سٹیس تاں جو، مال
 دولت تے اٹھ دا نچ گھروں بہر نہ نکلے۔

بادشاہ تے وزیر انتظار وچ رہے نہ کسی ڈینہاں تئیں بڈھڑی
 وئی تے نہ اٹھ دا نچ ملیا۔ آخر چپ تھی گئی۔

کچھ ڈینہہ گزے وت اعلان تھی گیا جو، آپے مال مڈیاں کوں
 سنبھال رکھو، چور، ڈاکو ول آگے وے، نچ سبکدے ہوتے تاں
 نچ ڈکھاؤ۔ تے، شاہی خزانے دی وی خیر کئے نہیں۔

بادشاہ تئیں خبر پہنچی تاں پریشان تھی گیا۔ وزیر کوں سڈا
 تے اکھیس تیدے سارے حربے بے کار گین۔ اے کوئی وڈا گچھا چور
 ہک چوری تے ڈو جھا سینہ زوری، ہنٹ تاں میں آپ بانڈھاں این
 پاہرے تے، ٹگ سونے والا رکھو آپے ڈٹھا ویسی میں دولت
 تے خود پہرہ ڈینداں۔ بڈیدھاں کینویں نہیں آندا ڈاکو، تے کینویں
 نہیں پکڑیندا۔ سپاہی کمین پڑاں کرنیدن، اینویں بلکے چینویں
 چور دے بھئی وال بنے کھڑے ہون۔ وزیر آکھیا "بادشاہ سلامت
 تہاڈی تجویز تے وڈی لاجواب ہے، پر، کیوں نہ کچھ سپاہی تے میں
 وی نال تہاڈے رہوں؟ بادشاہ آکھیا! نہ کسی لوڑ نہیں، میں کلھتا

بہوں آں! وزیر آکھیا سوہناں چینوس تینڈی مرضی۔! اتھاں چپ
دی جا، ہے الاکوئی نہیں سبدا۔

فلکو کوں پتہ لگ گیا جو، آج بادشاہ خزانے دی رکھوالی
خود پیا کر بندے۔، اوں نے آپنی تجوینہ جوڑی۔ کیا کم کیستس؟
یک سوہناں چیاں زمانہ جوڑا کپڑیاں دا گھڈس گاہٹے ماہنے وی
گھن گڈس، تے، اے زمانہ لباس پاتے مچھیاں مناتے، گاہٹے پاتے
میکپ ٹھہاتے، نو بے عورت دے روپ، چ بٹھن کے
فٹ فٹیک ہتی تے بادشاہ دی خدمت چ آگئی، بادشاہ اوکوں
ڈیکھتے پو اہتی کھڑوتا۔ اوندے نال کپاں شپاں مریندار بہا ڈاڈا
خوش باش ہتی گیا۔ (فلکو) عورت دے سوہنے روپ چ ہن رساتے
ہک سوٹا گڈی وڈی مہی اے ڈوہیں شیتیاں جاو دیاں ہن۔

بادشاہ پچھیا "سوہنیو! اے کیا ہے؟ آکھن بگی سوہناں
اے نہ کچھ۔" بادشاہ آکھیا "ڈس تاں سہی جو، اے کیا راز ہے۔" اوں
آکھیا، "اے ہک رستی ہے تے بیا سوٹا ہے۔" بادشاہ پچھیا "وت اے
کریندا کیا ہے؟ اوں آکھیا "بس اکاں نہ پچھو سوہناں" بادشاہ
آکھیا "میں تاں پچھ کے راہساں، اوں آکھیا جو، اے رستی وی لٹنی
پوندی ہے تے سوٹے نال کٹناں پوندے۔" بادشاہ وڈے ناز نواز
دے وچ بیٹھا مہی، آکھن بگیا "وت اینویں کر کے ڈکھا۔" بادشاہ

نے تارسی مارتے سپاہیاں کوں سبڈیا تے آکھن لگیا " تستاں سارے
محل بچوں چلے ونجو، چیکر کئی دھاڑ دھاڑ دی آواز وی آوے
تاں ننتے نہ پئے آوایے۔ چے کوئی آیاتاں اوکوں بھاسی لاڈیسا
سپاہی سیس نو بندے نکل گئے۔

بادشاہ کلھا تھی اوکوں آکھیا " چل ڈکھا چیرھا تاشا ہے
ایں رستے تے سوٹے دا۔"

اوں ستیں، بادشاہ دے پیراں کوں رستی چا بدھی تے آکھیس
یس تجربہ کر بندے ہو میں بدھے میں۔ چیرھے ایلے رسی بدھیج گئی
تاں آکھن لگئی " ولھیت مئی رستی تے کٹ میاں سوٹا، ولھیت
مئی رستی تے کٹ میاں سوٹا۔ آو سیس! بادشاہ کوں رستی نے
جوڑ کے بدھ ڈتاتے سوٹے نے ڈرگ ڈرگ کٹن شروع کر ڈتا۔ بادشاہ
کھیندا گیا، دھاڑ دھاڑ گھتیندا گیا پر، آوے کوٹ؛ سپاہیاں کوں تاں
اوں آپ بھجا ڈتا، دھاڑ بڑنگ بادشاہ گھتی بیا ہو دے تے پیریدار
سمجھیا جو، آج چور بادشاہ دے ہتھیں آیا پئے، تے بادشاہ اوکوں کٹی
پئے، عورت دے روپ، چ فلکو چور قیمتی بڈی ہیرے تے
جواہرات، سونا زوپا چیندا پئے رستے توں محل دے بہر نکل کے گھر
ونج پچیا۔ چیرھے ایلے بادشاہ ٹیٹج ٹیٹج کے بہوش تھی گیا
تاں رستی وی ڈھلی تھی گئی تے سوٹے وی کٹن بند کر ڈتا۔ جڈاں

شور دی آواز بند تھی تاں پہریداراں سوچیا ہن تاں جیل کے ڈیکوں
جو، بادشاہ چور کوں بدھی پیے کہ مار گھتس؟

جے اندر ونج ڈیدھن تاں بادشاہ آپ لہو لوہان تھیا پیے۔
ہکے ہکے تھی کھڑوتے۔ جو، اے کیا بنی؟ بادشاہ کوں پانی دے
چھٹے مارتے ہوش وچ گھن اے، وزیر نے کچھیا، تاں بادشاہ
شرمندہ تھی آکھیا "میڈا حال تاں بُرا تھی گئے۔ ہک زن آئی ہئی۔"
میکوں بدھیندی، مڈی مال چیندی وائم تھی ہے۔ ہک بتارا تاں
نتر اے جو، اے چور کوئی جوان نہیں ہک زن ہے۔، وزیراں مشیراں
آکھیا "سرکار! اے کم کہیں عورت دا نہیں تھی سگدا، ساکوں تاں اے
شک پوندے جو، ہر حال چور مرد ہے تے او بادشاہ سلامت
دی خوش ذوقی تے ٹھکرک دا فیدہ چیندے ہوتے زنانے روپ چ آیا
ہے۔ بادشاہ وڈا بے چساتے بے عزتا تھیا۔ کیا کرے ہا

ہکا چپ چا وٹیس، ہن تھیوٹاں تھو اوٹاں تاں کچھ نہ ہا،

بادشاہ دی ہک دھی وڈی سیانی ہئی، اوں نے جو، اے
سارا حال سُنیا تاں مونجھی تھی، ہک ڈینہہ بادشاہ کوں آکھن لگی
بابا سیں جے اجازت ڈیو تاں چور میں تہا کوں پکڑ ڈیندی ہاں۔ تے
تساں میڈی بے عزتی دا خیال نہ پے کر اے، بھانویں جیرھے رنگ
ڈھنگ نال وی میں چور پکڑن دا اہر کراں میکوں اجازت ہووے

بادشاہ چورے ہتھوں وڈا بیچ تھیا بیٹھا ہا ، دھی کوں آکھن لگیہا !
 " پتر-میکوں اپنی عزت توں تیڈی عزت پیاری کے نہیں ، جیڑھی وی
 میڈی منزل بنی ہے او شمالا کہیں دسمن دی وی نہ بنے ، البتہ میں
 چاٹداں جو ، تیڈا سٹھپ چور کوں پکڑ ڈکھیسے ۔ ، ایں کم دے وچ
 میڈی پارہوں تیکوں کھلی چھٹی ہے ، چینیوں ہتی سگبی چور پکڑ ڈکھا
 تاں جو ، میں اوں بد بخت توں اپناں بدلہ گھنناں ۔ "

پے ڈینہہ بادشہزادی نے کہہ ڈتا اعلان ، جو ، آج رات
 اتی وچے توں اتی وچے تیس کونی وی ہٹی آلا آپنی دکان نہ پیا کھولے
 جے کہیں ایں حکم دی سر تابی کیتی او کوں پھاسی لاڈتی ویسی ۔ رے
 ہک طرحاں دا کر فیو لگ گیا ، ہر کونی گھراں وچ بند تھی گیا ، اندروں
 کڈے لاڈتے گئے ، دکاناں وی بند تے ہر پاسے چپ غرٹپ !
 فلو گھروں نکل کے لکدا لکاندا ہک کراڑی دکان تے پچیا
 کڈا کھڑ کائیں ، اوں اندروں پچھیا کون اے ؟ ایں آکھیا لالہ جی !
 کون شوٹ کوں چھوڑ میکوں لاچیاں ڈے ، اوں آکھیا ، نامرادا تیکوں
 پتہ کے نہیں بادشہزادی دا آڈر تھی گے کر فیو لگیا ہے ، توں کنتے آموئیں ؟
 باہروں فلو آکھیا لالہ ! توں لاچیاں دی پوڑی پدھتے درد اطاق
 پڈا کا کر کے اندروں ہتھ بہر کڈھ کے پوڑی ڈے ڈے میں پوڑی
 چا گھنساں تے پیسے تیڈی تلی تے رکھ گھنساں ۔ اللہ خیر سدا !

توں باہروی نہ پیا نکل، دکان وی نہ کھول۔ دکاندار آکھیا، اے
 ٹھیک ہے۔ آوستیں! کراڑنے لاپچیاں دی پوٹری بدھ کے
 طاق پڈا کر کے ڈیوٹن کیتے بانہہ جو باہر کڈھی، تاں فلکو نے بانہہ
 پکڑ گئی طاق چاکیتس بند، درسال اتے پیر کھ کے آ زور لایس
 کراڑ زور لاوے اندر تے فلکو زور لاوے باہر، آخر کار ایڈ زور لایس
 جو دکاندار دی بانہہ مونڈھے توں نکل آئی، فلکو نے بانہہ چاگدی
 سلاری دے اندروں لکیندا سدھا باد شہزادی دے دربار چ پج گیا
 باد شہزادی وی کھی تخت تے بیٹھی ہی تے مال دولت وی اپنے اکوں
 ڈھیر لائی بیٹھی ہی، اوندے کول ہمت کر کے لگا گیا، سلام دعا تھی
 تے آکھن لگیا "شہزادی سین توں وڈی سوہنی تے سیانی ہیں، توں ہر
 حال چ چور کوں پکڑ گھنسیں، میکوں اجازت ڈیوس تاں میں سارا
 کھنڈیا ہو یا مال کٹھا کر رکھاں اوں آکھیا ٹھیک ہے، مٹن مال کٹھا
 کرن دا ٹیم وی تھی گے، فلکو ہک خوبصورت نینگرہ کپڑا چا وچھائیں
 تے ساری مڈی کٹھی کر کے اوندے وچ رکھدا گیا۔ شہزادی آکھیا اے
 کیا کریندا ہیں؟ اوں آکھیا کجھ نہیں کریندا پیا، میں کوئی اے مڈی چا
 کے ویندا تاں نہیں پیا، اتھائیں تیدے سامنے بیٹھاں تے توں وی
 اتھائیں بیٹھی ہیں۔ شہزادی کوں اوندی گالھ تے تسلی تھی گئی۔
 حقولی دیرتیں فلکو آکھیا "شہزادی سین، میکوں اے پلشاپ

تے ہنٹ میلوں توں و نچن ڈے، شہزادی مسیحی بیٹھی ہئی اکھن لگی
میں تاں تیکوں فی و نچن ڈیندی، فلکو آکھیا اچھا ناراض نہ تھی میں ہمتیں
ویندا، توں پرے منہ کر بہتے تے اے گھن میڈی بانہہ پکڑ بہتے میں پے
پا سے منہ کر کے پیشاپ کر گھنداں، فلکو نے سلاری آ لے کپڑے، پتوں
اؤ با بانہہ کڈھ کے شہزادی دے ہتھ اوں ویلے پکڑ اڈتی چہرے ویلے
منہ اوں نے پرہاں کیتا، ہک پانی دا کرواوی اٹھائیں پیا ہئی، اوکوں
فلکو نے ذرا ڈنگا چا کیتا جیندے، پتوں پانی ویچن دی آواز اوں لگی
اے رقم دی گنڈھڑی چیندا چھٹ گیا۔

شہزادی بانہہ تاں پکڑی بیٹھی ہئی پرے، منہ پرے کیتی بیٹھی ہئی
چہرے ایلے زیادہ دیر گزر گئی تاں اوں پچھاں ول کے ڈٹھا تاں اٹھاں
نہ دولت ہئی نہ اونینگر، پرے حیران تے پریشان تھی گئی جو اے موندھے
تئیں بانہہ کینیویں میڈے ہتھ، چ رہ گئی ہے؟ شہزادی شور گھت ڈٹا
جو، پکڑو، پکڑو چور دی بانہہ ہتھ آگئی ہے، چورتاں دوکھا ڈے تے
بھج گئے پرے۔ اے پتہ لگ گے پکڑو اوں نامراد کوں چیندی بانہہ کے نہیں
میں زور لائے میں تاں چوری بانہہ میڈے ہتھ آگئی ہے،

سپاہی تے پہریدار بھجے محل پتوں نکل کے بازار، چ اے
تاں بازار، چ فلکو خزانے دی گنڈھڑی سرتے چا کے ڈوہاں ہتھاں
نال پکڑی ویندا۔ پرے سپاہیاں کوں تاں شہزادی آکھیا ہک بانہہ

آلے کوں پکڑ آو، ہیں سانگے فلکو کوں پچھاں چھڑیندے اکاں بھج
جکے۔ انوں بادشاہ نے وڈی خوشی نال وزیراں مشیراں کوں اکھیا
ڈیکھ گھنوں شہزادی نے دھی دھین ہوندے اوئے چور دا بچ تاں
گھسن گدے، ہن پور لک نہیں سگدا پھاسی لگے ہی لگے؛ وزیر نے
وی بادشاہ دی ہاں بت ہاں بلانی چا۔

رات گزر گئی ڈینہہ تھی گیا! بادشاہ وی اعلان کر ڈتا۔ جو
اوں نامراد کوں پکڑ آو چینی دی بانہہ ہک کوئے نہیں۔ ساڈے خزانے
کوں ہوں لٹی رکھے۔ وت تاں سیں سرکاری اعلان تھی گے، پھیرھا
بندہ ہک بانہہ آلا نظر آوے پکڑتے بادشاہ دے دربار چ گھن آو۔!
انوں سیں فلکو چورتاں شاہی خزانہ گھن تے امن امان آپنے
گھر و بچ پچیا، تے او شودا کراڑ چینی دی بانہہ اے کڈھ آیا با حکم کول
علاج کیتے و بچ اپڑیا، شاہی اعلان تا تھیا کھڑا ہا لوکاں نے اوں کراڑ
کوں چور سمجھ گداتے پکڑ کے سپاہیاں دے ہتھ ڈے ڈتوئے، سپاہی
اوں کوں شاہی دربار چ گھن گئے نہ پچھیوئے نہ اوندی سنیوئے شودے
کوں پھاسی چاڑھ ڈتوئے، تے بادشاہ دا حکم پورا کتوئے۔

آو سیں شاہی دربار تے گھر گھر و بچ نامی کرامی چور دے پھاری
لگ و بچن تے خوشیاں تے خیراتاں تھیون لگ پیاں، پر ڈو جھے
ڈینہہ سارے بوتے تھی کھڑوتے جڈاں، فلکو چور نے وت اعلان کر ڈتا

جو، نامی گرامی چور شہزادی کوں بھدو بٹلکے نکل گیا ہے، پھاسی و اسی
نیں بگیا تے کل دل آندا پئے وے شاہی خزانے کوں لٹن! خبردار تے
ہوشیار تھی راہو و۔"

اے اعلان سُن دے، وی اوں نگری دا بچہ بچہ، جوان پڑھے
تے زنا نیاں ڈر گئے۔ تے آئے بادشاہ دے خلاف تھی گئے، جا رہا تے
لوک ایہے مقاللاں کریندے رہیے جو، اے بادشاہ نکماں تے عیاش
ہے شہزادی وی ڈرامے باز تے کوڑی ہے، یک بے قصور کوں پھاسی
لو اچھوڑس۔ اتوں وزیراں نے یک پیا چا اعلان کرا یا، جو، شاہی
خزانہ خالی تھی گئے، رعایا ٹیکس ڈوڑا ڈیوے تے تاں جو، شاہی خزانہ وُلدا
بھرتج و نچے۔"

بے ڈینہہ لوکاں نے شاہی اعلان دے خلاف جلوس کڈھے
تے اکھیا جو، "اساں ٹیکس، آبیانہ تے مالیہ ہیں گالھوں شاہی خزانے
عرج جمع کرویندے ہیں جو او کوں چور ڈاکو لٹی رکھن، یاوت بادشاہ
دے اَللے تللے عیاشاں کرن، مُشیر وزیر موجاں مارن تے رعایا کما کما
تے خزانے عرج ٹیکس جمع کراوے کھڑی، اتے چٹیرھا حکمراناں دی نااہلی
نال خزانہ برباد تھی و نچے او کوں پورا کرن کیتے ڈبل ڈبل ٹیکس ڈیوے
کھڑی۔ اے نہیں تھی سگدا۔"

بادشاہ تیں جڈاں اے خبراں پینیاں جو، رعایا بغاوت کیتی کھڑی

تاں پئے ڈیہنہ بادشاہ کوں مجبور تھی تے اے اعلان کرا وٹناں پیا۔ چڑھاوی
چورے او نظاہر تھی پوئے، میں او کوں ادھر راج وی ڈیساں تے آپنی
دھی داسا کھ وی ڈیساں جڈاں اے شاہی حکم لکھیج گیا تے تسلی تھی
گئی تاں فلکو میدان ۶ چ نکل آیا تے بادشاہ دے دربار ۶ چ توج پیا
سپاہیاں دے کپتے ہوئے نک کن اتے پیاں نشانیاں ڈٹس۔ تاں
دت بادشاہ آکھیا جو بھئی ہن کیا تھی سبکدے شرط چڑھی رکھ بیٹھاں
ایکوں پورا کرینداں۔ اوں ستیں فلکو کوں ادھی بادشاہی ڈے ڈتی
تے شہزادی دارشتہ وی، پئے ڈیہنہ آپنی دھی کوں فلکو نال پرنا ڈٹس
فلکو بادشاہ دا جو انتر اتے راج باج دا مالک بن گیا۔

اوندے ہمسائے ملک دے بادشاہ نے چڑھے ایلے سٹیا
جو، این بادشاہ نے ہک چور کوں آپنی دھی ڈے ڈتی ہے۔ پر، میدے
پتر کوں رشتہ نہ ڈتا ہس۔ اوں بادشاہ کو خط لکھ بھیجا جیندے ۶ چ
لکھیں، بادشاہ توں ایڈا پاگل تاں تھی گئیں جو، تئیں آپنی دھی ہک چورتے
ڈاکو کوں پرنا ڈتی ہے۔ او بادشاہ ایہو خط پڑھا بیٹھا اوتوں،
اوند ا جو انتر فلکو آگیا، پچھیس جو کیہاں خط اے۔؛ جیکوں پڑھ
کے تساں مونجھے تھی گئے ہو؟ بادشاہ ڈسیا اے ڈیکھ میکوں
الانبھا آیا پئے۔ ہن میں کیا جواب لکھاں؟

فلکو آکھیا "سیاں فکر نہ کرو، سبر کرو۔ این خط

واجواب چائے تے میں چائناں بادشاہ فلکو دی گالھ سُن کے بے فرس
 تھی گیا، تے آکھن لگیا "مید اچوانتر اتاں ہے وی نکھاں وچوں ہک ایہو
 جیاں سیاٹا تے پینترے بازتاں شغل میلے جی وڈیاں وڈیاں دی بھوک
 کڈھ ڈیندے، دکن نال بنیدے دونا تے وت دھوپ مار کے اوکوں بھیا
 چا کر بندے" شہزادی وی اے گالھ سُن گدی تاں آکھن لگی بابا سٹساں
 ڈیکھ گھناتے، مید امر داؤں بادشاہ کوں خط دا ایہو جیاں تسلی آلا جواب ڈیسی جو
 اوندیاں ستے پشاں یاد کر یسن۔

وت ہک ڈینہہ فلکو نے سوہرے کوں اجازت چا گدی تے ٹریا
 آپنے مشن تے، ٹر دا ٹر دا تے پچھدا ڈسیندا ڈو جھے بادشاہ دی نگری وچ
 پچیا۔ اتے لکدا لکاندا شاہی محل دے وچ وڑ گیا، چیرھی ترکیب سوچ تے گیا
 با اوندے اتے عمل کرن دی خاطر اوں جا ضرور آلی جاتے وچ کھڑوتا چھتاں
 بادشاہ پشاپ دھشاپ کرن دیندا ہا، فلکو۔ آپنے منہ تے رتالالنگ
 مل کے سنگھاں آلی ٹوپا پائے کے اپوں چان عزرائیل دی شکل بن کھڑوتا۔

کوئی ویلرات دہا جواؤں بادشاہ کوں آیا پشاپ تاں اولیٹرین
 اوڑیا۔ اجاں ہک بی سنگھاں آلی مخلوق ڈیکھ تے ڈر گیا۔ تے آپرے عقل
 کوں ہتھ مر بندے ہوئے ہمت کر کے اوں توں پچیس "توں کوں ایں؟"
 اوں آکھیا "میں عزرائیل ہاں، تیڈی روح قبض کرن آیاں۔" اتھائیں!
 بادشاہ ہو ریں دی ڈر دے مار کے سٹی گم کھئی گئی۔ ٹی چرھ گئی دماغ تے،

اتے ہمت کر کے بادشاہ آکھیا " فرشتہ اجل سئیں مہربانی کر کے میگوں کوئی
 مہلت تاں ڈیوچا، میں وقت دا بادشاہ ہاں اپنے پتران، دھیال اتے
 وزیراں مشیراں کوں سنبھالا چاڈینواں، آخری ملاقات وصیت مہصیت کر
 گھنناں " اوں آکھیا! کئی ضرورت کئی نہیں، میگوں حکم رتی اے ہے جو
 ہک سیکنٹ وی مہلت نہ ڈتی ونجے، " جیڑھے ایلے ڈٹھس جو، ہن
 اے ڈریا پڈیا کھڑے تے رب دی رضا منی کھڑے، تاں آکھن لگیا
 ہک ترلہ میں لاسبگداں تیبڈی اے زاری سُن کے۔ بادشاہ آکھیا اوکینویں
 فلکو (جیڑھا جو کھٹ موٹھ داعزرائیل بڈیا کھریا سئی) بادشاہ کوں آکھن لگیا، او
 اینویں جو تیکوں صندوق وچ سما ڈینداں تے تیکوں چاکے میں اپنے رب
 دے اگوں گھن وینداں، اُتھاں توں خود اپنے رب دے اگوں زاری چاکر
 وت میں وی تیبڈی سفارش کرسیاں، میگوں امید ہے جو بیج ڈاہہاں
 دی عمرتاں ودھواڈیساں، " بادشاہ آکھیا " اے ڈاڑھی سوہنی کالھ اے
 بادشاہ نے صندوق منگوایا تے اوندے وچ سم پیا، فلکو (عزرائیل) نے
 چاتا، جینویں تینویں دھرو دھرا کے اپنے سوہرے دی بادشاہی وچ
 گھن آیا۔ صندوق برتوں لہا کے اپنے سوہرے قدموں وچ رکھ کے آکھن
 لگیا " وڈی سرکار! کال ہے اینویں سئیں! اے جیڑھا تیبڈا بندہ ہے موت توں
 وڈا لڈا پئے، ایندے ہال نچے، شاہی داوڈا کاروبار اتے سو دھندھے
 رُکدے ہن ہک ہی شادی وی کرنی ہس، ایں میڈی ہنت کیتی ہے

تے میں دی ہاں تاں عزرائیل، سنگدل تاں ضرور ہاں پر ایندی زاری
 آج میڈے دل تے پئے گئی اے۔ اتر کر گئی ہے، تے توں تاں وڈا
 شہنشاہ ہیں مہر بانی چاکرہ میں تاں تیبڈے اگوں کوئی دی مشکل کے نہیں
 فلکو داسوہرا سمجھتاں گیا جو میڈا جوا نتر اکم ڈکھائے۔ وت دی
 اوں اچا اچا فلکو توں چھپیا۔ اے فلاٹے ملک دابا دشاہ ہے جس
 آئے ہمسائے ملک دے بادشاہ کون خط لکھیا ہا جو، تیں ہک چورنال
 آپنی ڈھی دی شادی کیوں کیتی ہے؟ "فلکو آکھیا! "جی حضور!"
 اے اوہو ہے۔ اندروں صندوق وچ قیدی بادشاہ سٹدا پیا ہا۔
 صندوق دے وچوں زور دا آکھیس، مہر بانی چاکرہ میڈے مالک!
 میڈی عمر پنج ڈاہ سال ودھا ڈیو۔

فلکو دے سوہرے بادشاہ نے حکم ڈتا، صندوق کھول ڈتا ونجے
 صندوق دا ڈھک کھولیا گیا تاں اڈوں دی بادشاہ ہاتے اڈوں دی
 بادشاہ! اوں صندوق آ لے بادشاہ کون ڈیکھتے آکھیا! بادشاہ
 سلامت تیبڈے نال کیا بیٹی؟ اوں صندوق وچوں اٹھدے ہوئے
 آکھیا! "یار بادشاہ میڈے نال اے تماشہ کیوں کیتے؟"
 فلکو دے سوہرے آکھیا! یار میڈے کولوں کیا چھدیں!۔
 مریں شالا اے میڈا جوا نتر اے تیکوں تاں نکئی جس ہک مکرہ

ڈکھائی ہے، اتے تیکوں بہک رات، چچ چائے کے اتھاں گھن آے
تیکوں ڈرا کے ادھ مو یا کر چھوڑے سی، تیبڑی سٹی گم کر ڈٹی سی
تے تیکوں مجرم بنا کے میڈے کول گھن آے۔ میڈے نال
کیڈے مدتاں توں ایہے تماشے کیتی رکھے سی، تے میڈی پوری
رعایا کوں ڈینہہ رات ڈرا ڈرا کے ادھ مو یا کر ڈتے سی۔ میں
ایندے پیناں کر توتاں توں عک نک تھی کے ایندے اکوں چا
ہتھیار سٹن! ادھ راج تے دھی رانی دار شتہ ڈتم!، تیبڑے
کول تاں بہک رات کیتے گے، تیبڑا ستیاناس چا کیتس، اتے
تیکوں موت ڈکھا کے میں کولوں تیبڑی زندگی چھیک منگن آے
تے ہن توں ایندے مجرم ہیں، جے اے تیکوں چھوڑے تاں چھوڑے
نہیں تاں میں تیکوں بندی خانے، چچ قید کر ڈیساں تے توں میڈی
قید چ مرویسیں تے میں تیبڑی شاہی تے قبضہ کر کے ہیں کولوں
اٹھوں دا بادشاہ بنا ڈیساں۔

اوں قیدی شاہ آکھیا! بادشاہ سلامت، میں بھل
گیساں، اُج میں قائل بھئی گیا، این شخص دی عقلمندی دا۔!
ایہو جیاں سیاٹناں جے میڈے کول ہو دے تاں میں وزیر اعظم
بنا ڈینواں، اتے اپنی شاہی دے ہر کار و بار دا ہر مشورہ ہیں کولوں

گھنٹاں۔ اے تاں ہیرا ہے ہیرا۔! "جے اے میکوں
معاف کر ڈیوے تاں میں ایلوؤں ادھ راج تے دھی داساھ
وی ڈینداں،

فلکو اپنے سوہرے بادشاہ کوں آکھیا، تستاں بادشاہ ہو
میڈے پیو ماں ہو، جو حکم چا کر و، میڈی کیا مجال اے!
ہک بادشاہ نے ڈو جھے کوں جگ کر ڈی پا کے ہاں نال
لا یاتے آکھیس جینویں تیدادل آکھے اوہیں کر!
اوسیں! فلکو کوں ڈو جھی شاہی چوں وی ادھ راج تے
ڈو جھاساھ مل گیا۔ او اتھ موج کر نیدا پے تے اتھ اتساں!۔۔

سرائیکی وسیب دے دیہاتاں وچ مکان کوں جھوک "سڈیا ویندے
تے سرائیکی دھرتی دے دل ملتان وچوں ہک محبوب تے مقبول سرائیکی روزنامہ
اخبار "جھوک" دے ناں نال چھاپیا ویندا پئے۔ ایندی تعریف وچ ہک قطعہ

"جھوک" سرائیکی وسیب
علم دارستہ ڈیسی
میڈا مولا! تالم دالم رکھ
ایکوں ڈیکھ جہالت نسی!

(ابن کلیم حسن نظامی)

اناراں بادشاہی

(لوک کہانی)

ہک بادشاہ اوندے ست پتر من، انہاں ۷ چوں
 چھوٹے شہزادے داناں سبھی لعل بادشاہ، جڈاں لے ستے بھراجوان
 بھتی گئے تاں انہاں دے پیو بادشاہ نے آپٹے وزیراں مشیراں کور
 ہک مہم تے بھیجیا تے اوہم لے ہئی جو، دنیاں پھر کے ڈیکھوتے این گاہ
 ڈاپتہ کرو جیڑھے بادشاہ دیاں ست دھیاں ہوون انہاں ستاں نال
 میڈے پتراں دارشتہ تھیوے،

آؤسیں! لے وزیر مشیر ٹرپے، نگری نگری پھر دے
 پھر دے ہک ایہو چیں سلطنت دے چ پہنچے جتھاں انہاں کور ست
 وزیر ملے، سلام دُعا تھی تاں انہاں آکھیا بھراوو! ساڈے بادشاہ
 دے من ست پتر تے آساں ایہو چیاں بادشاہ بھدے ودے ہیر
 جیندے ست دھیاں ہوون تے انہاں نال ساڈے بادشاہ دے ستاں

پتراں داریشتہ بھی وُنجے ، انہاں آکھیا! سئیں تہاڈی منزل تاں
 تہاکوں مل پئی ہے ، او ایں طرحاں ، جو ، ساڈے بادشاہ دیاں سست
 دھیاں ہن تے آساں سست پتراں آلابادشاہ گلیندے وڈے ہیں
 جوڑ بن گئے ڈوہاں بادشاہاں دیاں وزیراں دی ساری کال وات
 آپت وچ پکھی بھئی کبھی پکسے نال پروگرام بناڈ تو نے شادیاں دیاں
 ترنجاں مرنجاں طے بھئی گیا ، ڈوہاں شاہیاں دے وزیر واپس پکھے
 آپنے آپنے بادشاہاں کوں حال جوہلہ ڈتو نے تاں او وڈے خوش تھئے
 شادی دے انتظام تھیون پئے گئے ، ہک پئے کوں تحفے تحائف تے
 مبارکاں سلامتاں دے پیغام ڈویجن پئے گئے۔ شادیاں دیاں ترنجاں
 نیڑے آگیاں۔ بادشاہ نے سست پتراں کوں سڈکے انہاں کوں سارا
 پروگرام بنایا ، چھٹی تاں شادی کیتے تیار بھئی گئے پر ، چھوٹا تے ستواں
 شہزادہ لعل بادشاہ تیار نہ تھیا۔ بابے کوں آکھن لگیا بابا سئیں تساں
 وی ویندے پئے ہو۔ میڈے سارے پھراوی ویندے پئین وزیر مشیر
 وی تہاڈے نال ہن پچھوں شاہی خالی ہے ، ہو سگدے کوئی ہمسایہ
 بادشاہ چڑھائی چا کرے تے ساڈی شاہی تے غالب بھئی وُنجے ، تہوں
 میڈا مشورہ اے ہے جو تساں ورنجوں شادیاں کراؤ ، میڈی شادی
 بعد وچ چا کرے۔ بادشاہ نے مشورہ پسند کیتا۔ چھیہاں پتراں دیاں
 براتاں گھن کے روانہ تھیا ، لعل بادشاہ پچھوں رہ پیا۔

جڈاں اے بادشاہ وَاچے گا جیاں نال دھیتے پاسے پُچھا تاں اُتھوں دے
 بادشاہ اُلا نبھا ڈِتا جو، قول اِقرار تاں سَنّت براتاں داہا، چھی کیوں؟
 آنون آ لے بادشاہ نے کیّ حال حقیقت سُٹائی، دھیتے بادشاہ دی سمجھ
 ۶ چ کال آگئی، اوں آپنی چھوٹی دھی بلھا گدی باقی دیاں چھ دھیاں
 کون نوٹ آ لے بھی شہزادیاں دے نال پرنا ڈِتا۔ چھیے شہزادے آپنے
 پیوں بادشاہ نال آپنے دیس پئے۔ اپنیاں ذالیں نال چنگا گز ریندے
 ریہے۔ کچھ ویلا گز ر گیا تاں انہاں آپنے خاوندان کون آکھیا "تساں،
 ساڈی زکی بھین کون کیوں نوے پرنا آندے؟" انہاں جواب ڈِتا
 ساڈے بھرانے ایں شادی توں انکار کر ڈتے، "کئی ڈینہہ گز سے
 لعل بادشاہ پائیں باغ ۶ چ اپنیاں بھر چایاں کولوں پیا لنگھدا ہماں
 انہاں آپنے پُچھ گدا،" ہیں وے لال بادشاہ توں جو ساڈی بھین کون
 نہیں پرنا آندا، کوئی اناراں باد شہزادی پر نیسیں؟" اے سڈے
 ۶ ری لال بادشاہ اُتھوں چلا گیا تے انہاں سوچاں ۶ چ غرق تھی گیا جو ہن
 تاں میں ہر حال ۶ چ اناراں باد شہزادی نال ۶ ری پر نیساں، ہک گنڈھری
 رقم دی چا پدھیس تے گھوڑا کھلیندا ہیں مہم تے ٹر پیا۔ کئی راتاں تے
 کئی ڈینہاں دا سفر کریندا ہک جا تے وُج پہنچا، اُتھ ڈھس جنگل
 بیابان ہے، پر ہک بندہ نظر آیس، اوندے نال سلام دُعا تھی تے
 اوں بندے پُچھیا "اللہ دا بندہ توں کون ہیں تے کنتے ویندا ہیں؟"

اوں جواب ڈتا میں فلاٹے بادشاہ دا پتر ہاں تے لال بادشاہ میڈا
 ناں ہے۔ میں اناراں بادشہزادی دی تلاش عرج ہاں
 جنگل آلی جھگی عرج بیٹھے بوئے عابد آکھیا "میاں تیکوں
 اناراں بادشہزادی نہیں مل سگدی، اوں آکھیا کیوں؟ عابد آکھیا
 ایندیاں بہوں شرطاں ہن۔ شہزادے آکھیا کیا شرطاں ہن میکوں لے
 مہربانی کر کے ڈس جا۔"

عابد آکھیا "پہلی شرط تاں اوندی لے ہے جو، سال پکا تیکوں
 راہوٹاں پوسی، ڈو جھی لے جو، ہک کھوہ ہے بغیر ڈانداں جے اوکوں
 گھیر کے سو وگھے دا باغ اوں کھوہ دے پانی نال بھرن پوسی او باغ
 ہے اناراں دا، تیدے ڈتے ہوئے پانی نال او باغ تھیسے ساواوت
 اوں تے پھل لگسی چڈاں او پھل پک ویسی وت تیکوں اناراں بادشہزادی
 مل سگسی، تہ بجھی شرط لے ہے جو، ہک پنج پار چینیے کوں ہک وگھے
 باغ دیوچ کھنڈایا ویسی تے وت او چیناں تیکوں چرن کے کھٹا کرنا پوسی
 لے تے شرطاں تیکوں منظور ہن؟ لعل بادشاہ آکھیا منظور ہن۔"
 پر لے جیڑھے ڈو شرطاں ہن ہک سال راہوٹاں تے سو وگھے دے باغ
 کوں کھوہ گھیر تے پانی لاوٹاں آلیاں لے تاں میں پوریاں کر گھنساں تے
 لے جیڑھے تہ بجھی شرط چیناں کھنڈاؤن وت اوکوں کھٹا کرنا دی ہے لے
 بہوں مشکل ہے این شرط دے کیتے توں مہربانی کر کے میڈی مدد چا کر

سماں میں تیبڑا تھوڑا ایٹ ہوساں۔ عابد آکھیا "میکوں تیبڑی مدد کمرے
 خوشی تھیسے، کیوں جو، توں بہک بہادر تے ہمت آلا مرد لگدیں۔ اینویں
 کم کر اے ڈو وٹے گھن تے لگاؤنچ او سا مٹے کھوہ کھڑے تھیا۔ ہک وٹے
 اوندے پڑتے رکھ چاتے ہک رکھ چا پڑھچھے دے وچ تے وٹ آکھ اے
 وٹے، وے کھوہ، بھرے باغ تے ملے اناراں بادشہزادی۔ اوں
 لعل بادشاہ عابد دے آکھتے عمل کیتا، ہئی کوئی اوں عابد دارانہ
 کھوہ تاں سیں آئے آپ و ہن پئے گیا تے باغ پانی نال بھر بچن پئے گیا۔
 او عابد کوئی وکھرا مالی ہا، پر کلھا کر کچھ نہ سبکدا ہا، لعل بادشاہ دی ہمت
 آلا بندہ ایکوں ٹکر یا نہ ہا، ہن ناسیں باغ بھر تہج گیا۔ عابد مالی نے
 بادشاہ کوں ڈسا ڈتا جو، آج تاں سیں مدتاں داترہ سا ہو یا باغ پانی نال
 شرط دے مطابق بھر تہج گے، اتے اناراں بادشہزادی دے امیدوار دی
 آگین، بادشاہ آکھیا سوہنی کال اے۔ بے شرطیاں پوریاں تھیون
 پچھے گالھ کر لیسوں۔" ڈو جھی شرط چینی دی پڑوپی آلی دا اے بنیا
 جو، اوں عابد نے چڑیاں دے کھنجاں دی ہک مٹھ بھر کے لعل بادشاہ
 کوں چاڈتی تے آکھیس اے گھن میں اگوں اگوں ٹرے کے چیناں اے
 کھنڈنیا ویساں تے توں پچھوں اے کھنڈنیا آنویں، تے
 آکھیں اے کھنڈنیاں چڑیاں بن وچو، چکو چیناں تے بھر پڑوپی تاں جو
 میکوں ملے اناراں بادشہزادی۔ لعل بادشاہ نے اینویں کیتا، لحظہ

گزر یا پڑو پی بھرنج گئی چینیٹ نال - تر بھھی شرط سال راہون ڈی سہی
 او این گالھوں سہی جو باغ پکناں با - آو سئیں، جڈاں تر یہی دے
 تر یہی شرطاں مٹی گیاں پوریاں باغ کوں پھل لگ گیا، پک دی گیا تاں
 اوں عابد مالی نے باغ وچوں ہک وڈا سارا انوکھرا انار ترور ڈٹتا
 تے لعل بادشاہ کوں آکھیس اے گھن ونج ایہا اناراں بادشاہی
 سہی، ایکوں گھر ونج تے بھنیں راہ دے وچ اے انار نہ پیا کھویں
 لعل بادشاہ وڈا پریشان بھیا جو اے کیا؟ اتنا سفر وی کیتم، سال
 وی ریہم، تپشنا کٹیم تے ملیا اے ہک انار، بھلا این انار وچ وی
 پنج فٹ دی شہزادی مے سبگدی اے۔ وٹ سو چیس جو، اے وی
 ہک راز ہو سبگدے، خیر اوں انار کوں گھن تے ٹر پیا۔ کجھ سفر
 کیتا ہس جو دل وچ خیال آندا گیس ٹیپک وچو انار چا کڈھیس
 تے بھن ڈٹس، بکھ تے تاں ہس مٹھے مٹھے رس آلے دلے ہن
 کڈھی آیتے کھا دھی آیا۔ جڈاں راج گیا پچھے قیاس آیس جو اے
 میں کیا کر بیٹھاں، عابد تاں آکھیا گھر ونج کھولیں وچوں اناراں بادشاہی
 نکلیں تے میں راہ وچ چا بھن تے کھاوی گیاں۔ ہن کیا بھنسی۔؟
 بہوں دیر سوچیندا زیہا اخیر و لدا واپس لگا گیا۔ اوں عابد مالی کوں
 ونج حال ڈٹس جو، میں تاں او انار کھا گیاں تے اوندے وچوں تاں
 یکے دانے نکلے ہن، تیں میڈے نال اے کیا کیتی؟ اوں آکھیا کھلا

میں جو تیکوں آکھیا ہم جو ایوں رستے وچ نہ بھنیں گھر وچ تے بھنیں
پر تیں تاں آپنے نال وڈا ظلم کیتے ہن ہک سال ولدا ایوں کر، لعل بادشاہ
وڈا خیران تے پریشان تھی گیا، ایندے سوا بیا چارہ کوئی نہ ہا، اوں اخیر ایہو
سوچیا جو اپنی غلطی دا آپے ہی مہکتی کران، اوں سیں ہک سال بیا تپتیا کٹیا
جڈاں دوبارہ باغ کوں پانی لگیا تے انار پکے وت عابد مالی نے دوبارہ لعل بادشاہ
کوں انار چن ڈتا، ایں انار چا گھدا بیپک عرج رکھ تے ٹر پیا۔ سفر کریند کرنیا
کئی منزلوں طے کریند گیا، بکھ نش برداشت کینتس پر راہ عرج انار نہ
بھن کے کھا دھتس، ڈند تلے کلر رکھ تے صبر دا گھٹ بھری رکھیس، اخیر
آپنی بادشاہی عرج تچ پیا، اجن جنگل عرج ہا، تھکیا تو ٹیا ودا ہا، ہک سنبھ
جیں کھوہ دی من تے کھڑو تھیا، اتھاں ہک ساول نال بھری ہوئی ٹاٹھی آلا
درخت ہی ڈاڈھی سوہنی ٹھڈھی چھاں جو ڈھتس تاں دل عرج قیاس
کینتس جو آپنے وطن دی حد عرج اتاں گیاں کہیں لحظے پہنچ ویساں ہک جھٹ
آرام تاں کر گھنناں اے سوچ تے ٹاٹھی تلے سٹم پیا۔

ہن ذرا لعل بادشاہ دے پچھاں دا حال سنو! اوندے بھر جایاں
کوں پتہ لگ چکیا ہی جو اناراں بادشاہی دی تلاش عرج لعل بادشاہ
نکلیا ہوئے۔ تاں انہاں ہیں گالھ دی جسوسی کیتے ہک نوکر کھڑی کیتی
جو، او ایں گالھ دی کو رکھ تے ساکوں ڈتے جو لعل بادشاہ اناراں باد
شاہی کوں گھن آئے تاں جو اسان اوند کوئی گواہ کردن تے اوندی

جاتے اُساں آپنی بھینٹ کوں پرنا آؤں

آؤ سئیں، او نوکرتاں ہیں گول بھروں، چ وڈی تھی، او وی
ہیں جنگل، چ آوڑی، کیا ڈیدھی ہے جو، یک خوبصورت شہزادی ہے تے
آپنی جھولی، چ لال بادشاہ دا سر رکھی پیھی ہے تے او مزے دا ستاپے
نوکرانی تار گئی جو، ایہا اناراں بادشہزادی ہو سی۔!

تھیا، ایں ہی سئیں، جو، لال بادشاہ دی ٹیپک، چ چیرھا
انارہی، او سمدے ایلے اوندے پاسے تلے جو آیا تے زور پیا تاں او
انار پھس پیا تے اوندے، چوں اناراں بادشہزادی نکل تے سٹے اوئے
لال بادشاہ دا سر اپنے گوڈے اُتے رکھ کے بہہ گئی۔

نوکرانی نے سئیں، نوں ہک مگری سوچی، اناراں بادشہزادی
دے سامنے آئے اوکوں ڈیکھ تے روندی وی ہے تے کھلدی وی ہے،
اوندی ایں حالت کوں ڈیکھ تے اناراں بادشہزادی پچھیا، "ہیں مئی توں
روندی کیوں ہیں تے کھلدی کیوں ہیں؟ نہ سلام تے نہ دعا،"

اوں فریہن نوکرانی آکھیا، "میں ڈر دے مارے پریشانی، چ
سلام دعا بھل گئی آں، تے کھلی ایں گالھوں ہاں جو توں ایہدی سوہنی
تے حسین و جمیل ہیں، تے روندی ایں گالھوں ہاں جو ہنٹے اتھاں ہک
دیونے آوڑیں تے اوں آفات نے ہک ڈیکھنے نہ ڈو، تیکوں کھاؤنچے
اناراں بادشہزادی آکھیا اول میں کیوں کراں،؟ نوکرانی آکھن لگی، توں

اناروں

اینویں کم کر جو اپنے کپڑے لہاتے میگوں چاڑے تے توں میڈے کپڑے
 پاگھن تے میں تیکوں لکیندی ہاں تے لال بادشاہ داسریں اپنے گوڈے
 تے رکھ باہندی ہاں چڑھی آفت ہے یاد یو ہے او میگوں کھاویسی
 تے توں بچ پوسیں تے لال بادشاہ کوں وی بچاؤن دا میں کوئی ترہ لیسا
 اناراں بادشزادی اوندی مگری عرج آگئی تے اپنے کپڑے لہاتے
 او کوں بے ڈنٹس تے اوندی پوشاک پاگھتس۔ اتے وت اناراں باد
 شزادی کوں اندھے کھوہ عرج سٹ گھتیس۔ تے آپ لال بادشاہ
 داسر چاتے اپنے گوڈے اتے رکھ بیھی، جھٹ ویلا گزریا تاں لال
 بادشاہ جاگ پیاتے اپناں سر ہک مانی دے گوڈے تے دیکھ کے وڈا
 حیران تھیا، دل عرج سوچیس جو اے رن کوں اے؟ اوندے کپڑیاں
 ول ڈیدھے تاں بہوں قیمتی ہن چینیوں جو اے اناراں بادشزادی ہووے
 تے جے اوندی شکل ول ڈیدھے تاں ڈینی و انگوں ہے، ول قیاس
 کر بندے شیت کوئی راز ہووے، چپ تھی گیا، اگلے سفر دا اہر کیتس
 اٹھوں ٹر پیاتے کوئی ویلار ات دا جو، اپنے محل آچھیا، ہر پاسے بلچل
 مچ گئی جو لال بادشاہ آگے تے اناراں بادشزادی گھن آئے۔

گھر پچدے ہی لال بادشاہ نے اپنی نک بچاؤن دی خاطر
 ہک آڈر جاری کر ڈتا جو، کوئی عورت، حتیٰ کے ماء، بھین یا بھر جانی انڈر
 فی آسبڈی نہ کہیں کوں میں اپنے نال آون آلی عورت ڈیکھن ڈیساں

محل برج آون و بچن تے تاں لگ گئی پابندی۔ کئی ڈیہاٹے کز رے
 تاں بھرانواں کیتی صلاح جو، اساں ستے پھرا شکار کھیڈن بچلوں، ٹر
 پیے شکار بھیندے ٹر دے کر بندے ہوں کھوہ تے آویندن، تہہہ
 ڈاڈھی لگی وڈی ہوندی نہیں، کھوہ کول کھڑو ویندن تے نوکراں
 چاکراں کوں آدھن، بوکا لٹر کاوتے پانی کڈھو، چے او بوکا کھوہ بچ
 شکیندن تاں کیا ڈیہن جو ہاک ڈاساں سوہناں پھل ہے جیرھا پانی تے
 تر دا وڈے چینیوس کوئی شہزادی باغ برج ٹھلدی وڈی ہووے، انہاں
 شہزادیاں کوں حقیقت حال کیتی، ساریاں ڈٹھاتے وچ آپ بوکا پاتا
 جیرھا دی بوکا پاوے پھل اوندے ہوکے برج آون دی بجائے پرتے چلا
 ونجے، چھپے بھرا جڈاں تھک ہار گئے تاں اخیر برج لال بادشاہ بوکا پاتا
 پھل اوندے ہوکے برج آگیا۔ لال بادشاہ نے بوکے بچوں پھل چاگدا
 اوکوں سنگھ کے اپنے بہر آلے تلج دیوچ رکھ ڈٹس، سارے شہزادے
 شکار کھیڈکے واپس محل برج آپھتے، لال بادشاہ اپنے گھر پچیا تاں اول
 مکران نوکرانی (چیرھی کوڑ موڑ اناراں بادشہزادی بنی ہوئی ہی) نے جڈاں
 ڈٹھا جو آج لال بادشاہ دی طبیعت وڈی خوشنما ہے، وڈی حیران تھئی
 تے سوچن پیے گئی جو شکار توں تھک ترٹ کے آیا ہے و ت وی بہوں
 خوش تے نہال ہے۔ او گو بیڑے برج پیے گئی۔

لال بادشاہ اپناں تاج لہاتے رکھیا تاں پھل اوندے وچ

پیارہ گیا، رات کوں سوتے رہیے۔ سویل تھی گئی تاں لعل بادشاہ جڈاں تلاب
 یرچ دھاوٹ بگیا تاں اوں رن کوں سہتہ گو لے ڈیون دا موقعہ مل گیا، اوں
 تاج دھر ڈھٹا تاں ہک سوہناں پھل نظر آیا۔ دل یرچ سوچیس جو اینویں
 بگدے کوئی راز ایں پھل یرچ ہے پیا۔ اے سوچ کے اوں پھل چاستے
 نکا گدا۔ بادشاہ دھاں دھوں تے آیا تاں تاج ہرتے رکھدا تھا ہی
 دربار دھر نکل گیا تے پھل خیال دل توں لہہ گیس۔

اوں مکری رن نے ڈو جھیاں شہزادیاں نال ملن وا تر لہ لایا
 جڈاں ملی تاں آکھن بگی لے پھل بادشاہ دے تاج یرچوں لہجیا ہے، انہاں
 پھل ڈیکھ تے آکھیا "اڑی اے پھل کوئی اسرار آلا بگدے ساری رات
 پیارہ گئے مر جھایا نہیں، اینویں بگدے ہنٹے پٹیا گے۔ بس توں ایں پھل
 دامن کڈھ"۔ اگاں ایں رن نے وی لال بادشاہ دی اجازت نال ہک
 پڈھڑ نوکر رکھی ہوئی تھی جیڑھی اکھوں کانی تے ہروں گنجی تھی پر شوق توں
 سر یرچ ڈو ڈو کنگھیاں لٹکیندی تھی، اوں رن نے ہیں پڈھڑ کوں آکے
 پھل چا ڈتائے آکھیس "ایکوں دوری یرچ پاکے سوٹے نال چارہ گرتے
 وت ہک گھڑا پانی دا یرچ پاکے بہر ویٹ آ"۔ پڈھڑ نے اوں کیتا
 رات گزر گئی، فجر تھی تاں نوکرانی (پڈھڑ) کوں آکھیس "ونج تے ذرا ڈیکھ
 آواں جتھا پھل دار گرتیا ہو یا پانی ویٹ آئی ہا نوں اکتھاں کوئی نوں
 گالھ تاں نہیں تھی کھڑی"۔ او ڈیکھ تے آئی تاں ولدا جواب ڈس

سین پھل آلا پانی اینویں لگدے کوئی جادو دا پانی سی ڈھم تاں اٹھاں
 ہک اڈھی سوہنی بوٹی جتی کھری ہے، اوں آکھیا ونج تے اوکوں منڈھوں
 پٹ آ، پڈھڑ بوٹی پٹ آئی تاں اوکوں رگر واکے تے لوٹا پانی دار لا
 کے آکھن لگی ہن تیدی ڈیوٹی اے ہے جو، ونج کھوہ چلو اچا چیرھا فجر
 توں گھن کے شام تیں واہندا رہوے تے توں کھاڈے ونج این بوٹی آلا
 پانی ہک ہک چوآ کر کے لوڑھ بیٹھی۔ "پڈھڑ پئی آپنی مالکن دے
 حکم تے جوڑ کے عمل کینٹس، ہک چٹی زمین کوں پیا پانی لگدا ہا، این چوآ
 جوآ کر کے پانی ویسی رکھیا ڈینہہ توں رات تھی گئی، اے پانی مسکا کے
 ولی۔ رات خیردی گزیر گئی، جے فجر ونج تے ڈیدھن تاں اوں ساری
 زمین اُتے باغ جمیا کھڑے، تے وڈی حیرانی آلی گالھ اے ہے جو این
 نوں نروئے باغ دا پھل وی پکیا کھڑے۔ اوں کوڑی شہزادی نے لال
 بادشاہ کوں حیران تھی آکھیا "اے کوئی قیامت دی نشانی اے جو پٹی زمین
 تے ہک ڈینہہ پانی لگدے، رات گزردی اے تاں سویلے باغ تیار کھڑے
 اے کوئی وڈا خطرناک شگون ہے، اینویں لگدے یا تیدی خیر کے نہیں یا
 ول مہدی خیر کے نہیں، اچو آج باغ کپو اچا نہیں تاں کوئی وڈا نقصان تھیو
 ہے۔ دیر نہ لا، باغ کٹواڈے۔"

لال بادشاہ اوں مکر فریب دی گتھی دے آکھے لگ پیلے تے
 لکڑیاں تے درکھاڑاں کوں عین کم تے لاڈتس۔ باغ کپین پئے گیا

ہوں وستی ورج ہاک چھو کر اوی را ہندا ہا جیندا ناں گنجو ہئی او بھیدہاں
 پکریاں تے گبئیں منجھیں چریندا ہا، اوکوں اوندی اماں نے آکھیا
 پتر کیا گالھ اے ایڈا چروک تھی گئے توں مال چراؤن نہیں گیا؟ گنجو جواب
 اے ڈتا " اماں آج ہک نواں باغ پے کپیندا لال بادشاہ داتے میں تاں
 اوں باغ دے میوے کھاؤن ویندا پیاں آج مال نم چریندا۔ گنجو دی
 مار و لدا ڈتا " پتر ایں کر توں مال چھیر و نچ تے میں باغ اچوں تیلے
 کیتے میوے چن آساں۔ گنجو مادی گالھ من کے مال چھیرن چلا گیا
 پچھے اوندی مار کوں گالھ بھل گئی، دیگر ایلے خیال آیس تے سوچن لگی
 جو، گنجو آسی تا قہر تیسی جو میڈے کیتے میوے کتھن؟ انوں سسیں
 اے ٹردی ٹردی شام ایلے و نچ اپڑی، باغ کپی کپو کے سنج وی تھی گیا
 ہا اوکوں لبھنا کیا ملے؟ جڈاں موڑی ہی چٹ تھی گئی ہئی، خیر گولیندے
 لبھیندے اوکوں ہک امبلی لبھ پئی، او امبلی چاتی آئی تے آکے
 صندوق ورج سنبھال رکھیس۔ ڈینہ لٹھے توں بعد گنجو وی مال چرکے
 آکیتے آندے ہی پچھیس " اماں میوے کتھن؟ " اوں آکھیا توں مال
 شال ڈھک آ، میں تیکوں چاڈیندی ہاں " گنجو فارغ تھی آیا، تاں
 اوندی ما آکھیا " پتر صندوق ورج میوہ لائے و نچ ڈھک لہاتے چا
 گھن " گنجو چے صندوق دا ڈھک لہیندے تاں کیا ڈیدھے اندر ہک

ہک وڈی سوہنی تے مَن موہنی عورت بیٹھی ہے، اوتناں ڈر گیا تے آکھن لگیا
 اماں ڈی اماں اے کیا؟ اے تاں وچ عورت بیٹھی ہے۔ گنجودی ما آکھیا
 پتر اے کینویں تھی سگدے، میں تاں ہک امبلی چا آئی ہم او با وچ رکھی سہی
 توں غنوں لیا تاں نہیں کھڑا۔ گنجو آکھیا "ول اماں اے کوئی جن ہے یا
 کیا ہے؟ جڈاں گنجودی ما، نیڑے آئی تاں صندوق آلی عورت پوئی
 "اماں نہ میں جن ہاں نہ دیہہ تے نہ پری ہاں، میں آدم زاد ہاں
 مہر بانی کر کے میکوں کپڑے ڈیوتاں پاتے ہاہر آندی ہاں۔ گنجودی ما
 نے کپڑے ڈتے تاں او پاکے ہاہر آگئی اتے گنجودی ما، کوں شروع
 توں گھن اخیر تیں اپنی ساری کہانی سٹنا ڈتس۔ تے آکھیس "اماں
 ہن توں کہیں دے اگوں ناں نہ میڈا گھنیں، تے کوئی تیں کنوں چھتے تاں
 توں آکھ ڈینویں، اے میڈی ڈوتری ہے۔ گنجودی ما، نے اناراں باد
 شہزادی نال وعدہ کر کھدا۔

انوں محل دے اندر داخل سٹو، اوں کوڑی تے مکاری
 آلی اناراں باد شہزادی لال بادشاہ کوں آکھیا "میکوں ہک چٹا لیلہ
 گھنا ڈے میں پلیندی ہاں! لال بادشاہ او کوں لیلہ گھنا ڈتا، او ندے
 گالھیں یکیاں پوریاں کر نیدا ہا پر دلوں خوش نہ ہا۔ جڈاں لیلہ آگیا
 تاں اوں کوڑی شہزادی آکھیا اے ہے شاہی لیلہ، اے چنیدے گھر وچ
 چلا ونجے، جو کچھ کھا دے پیوے، کہیں دا کھیر پیوے، دانے کھا دے یا

ایندی مرضی کہیں داسونا چوکھا دے ایکوں کھلی چھوٹے بھانویں کہیں دا
 کوئی وی نقصان اے لیلہ کرے ایکوں کوئی انگل دی پھٹ وی نہ ڈیوے
 جسیں ایکوں ہک انگل وی چاماری اوندی انگل کپڑتی ویسی تے جے کہیں
 چنکا چوکھا ایکوں ماریا اوکوں پھاسی لاڈتی ویسی۔ آؤ سٹیں لیلہ چھٹ گیا
 کہیں ایلے کہیں دے گھر، کہیں ایلے کہیں دے پوہے تے، لوکاں دی ہر شے
 بر باد کیتی رکھیس کہیں کچھ نہ آکھیا، ہک ڈینہہ اناراں بادشہزادی دی ہک
 ہمسائی دانے سوکیندی بیٹھی ہئی لیلہ اوندے ویرھے وڑ آیتے اوندے
 دانے کھاؤن پئے گیا، کندھی دے پاروں اناراں بادشہزادی ڈیدھی کھڑی
 ہئی آکھن لگی اڑی لیلے کوں بھجا ڈیدھی میں تیدے دانے اُجاڑی بندے
 ہمسائی آکھن لگی۔ بی بی! تیکوں پتہ کے نہیں جوالال بادشاہ دا حکم ہے
 چڑھا ایں لیلے کوں انگل دا اشارہ وی کرے اوندی انگل کپڑتی ویسی
 اوں آکھیا جے میڈے داناں کوں ونجیندا تاں میں ایندا مرنا کڈھاں ہا
 لحظہ گزریا لیلہ اُتھوں جو ہٹیا تاں اناراں بادشہزادی دے ویرھے تہج
 گیاتے اوندے دانے خوار کرن پئے گیا، اوں چاگداسوٹاتے کڈھ کے
 ماریں اوندی لت تے، لیلے دی تاں چنکھ بھنی گئی، لیلہ ہٹکدا ہٹکدا
 لوہا لنگڑا ہتی محل ورنج اپڑیا، لال بادشاہ دی ذال ڈٹھاتاں دھاڑ دھاڑ
 گھت ڈٹس "میڈے لیلے دی اے حالت کیں کیتی ہے، معلوم کینا ونجے
 تے مجرم کوں پکڑتے پھاسی لی ونجے"، لال بادشاہ آکھیا، غم نہ کھا، ایکوں

کوہ ڈیندے ہیں، تے لیلایا گھن گھنوں" پراوندی مکار ڈال آکھن لگی
 کوئے ناں، جیں اوندی جنگھ بھنی ہے اوندی جنگھ بھنی ورنے، اخیر،
 پچھ پریت تھیون پئے گئی اخیر گنجدے گھرتیں سپاہی پنج پئے تے اوں
 چھوہر (اناراں بادشزادی) کوں پکڑے گھن گئے، لال بادشاہ نے حکم ڈتا
 جو مجرم چڑھاوی ہے او کوں مارتے تلا دے منڈیں تے پور ڈتا ونجے
 حکم تے عمل کر ڈتا گیا،

پئے ڈینہہ لال بادشاہ سیر سپاٹا کریندا باغ وچ ہک درخت
 کوںوں لنگھیا تاں اوندی شاخ تے طوطا مینا آپت وچ گالھیں کریندے
 بیٹھے ہن، طوطا آدھے میناڑی مینا گالھ سٹاویں ہا ڈینہہ کئی ونجے
 ما۔ مینا پئی آدھی ہے طوطا وے طوطا گالھ سٹاواں او کوں چڑھا پاوے
 اوں گالھ دا مل۔ بادشاہ ایں جوڑے دا حال سٹن کیتے گھوڑا روک تے کھرو
 گیا، کہانی ایہا شروع تھی گئی، مینا کچھ گالھیں سٹا کے چپ تھی ویندی ہے
 ول طوطا آدھے میناڑی مینا گالھ تاں پوری کریں ہا "مینا آدھی ہے طوطا
 وے طوطا گالھ سٹاواں او کوں چڑھا پاوے گالھ دا مل، پرتوں تاں ہن
 کھوتا دا کھوتا، بادشاہ سٹا کھڑے، ایں گالھوں جو کہانی اوندی آئی ہے
 اناراں بادشزادی آلی، تے مینا وی کھوتا ہوں کوں بٹائی بیٹھی ہئی،
 اتے کہانی چلدے چلدے جڈاں آئی ایں گالھ تے جو لال بادشاہ
 نے اناراں بادشزادی کوں مراکے تے تلاب دی منڈ تے پروا ڈتے

تاں اوں ویلے طوطا پیا آدھے " اڑی میناؤں تاں اناراں بادشزادی
 مہر کھپ گئی ناں؟ " مینا آدھی ہے کوئے نہ وے طوطا جیکر کوئی عقل آلا
 ہن وی سندا ہووے تاں اجن وی ویلا ہے پیا اوں کوں کڈھ گھننے۔"
 گالھ مک گئی، بادشاہ اتھوں بھناتے آکے پتہ کراہیں جو، کتھ پوراہی
 او کوں جیس لیلے دی جنگھ بھتی مئی۔ اتھاں پچھیا تے ونج کے آرام نال
 آپ مہی ہٹاؤن پئے گیا۔ سارے نوکر چاکر خیران، جو ارج بادشاہ کوں کیا
 تھی گئے آپ مہی پھیندا ہے، پتہ نہیں کوئی خزانہ لہدا ہے، بادشاہ نے
 تھرا تھرا کے مہی ہٹائی ہے ڈیدھے تاں سچی مچی اندر اناراں بادشزادی
 جیندی بیٹھی ہے، لعل بادشاہ او کوں ڈیدھا گیا تاں خوشی بوج پنچ کھڑو
 گیا۔ اناراں بادشزادی کوں اکھن لگیا " میڈی سوہنی تے من موہنی ملکہ عالیہ
 میں تاں تیڈے فراق بوج مر لٹھاں، توں میکوں زندگی دے کہیں موڑتے اپناں
 بچ تاں ڈینویں ہا آخر میں تیکوں وڈیاں گراڑیاں شرطاں پوریاں کر کے جیت آیا ہم
 اناراں بادشزادی جو اب ڈتا میڈا ماہی میڈا جانی میں ہاں تیڈی رانی، توں
 جے میکوں جیت آیا ہاویں تاں وت میڈا کھراوی تاں چاویں ہا، میڈے گولن
 داوی اہر کریں ہا، میں تاں کئی واری تیکوں ڈکھالی ڈتی ہم جے ہن وی تیکوں
 طوطا مینا حال حقیقت نہ ڈیندے تاں میکوں تاں تیس مر واکے پروا ڈتا ہا،
 تے بی مکاراں نال شادی مادی کر کے موج کریندا ہیں،

لال بادشاہ آکھیا " میں اوں مکروئی پوڑی نال شادی نہیں کیتی، محسن

ہک بڈ کھالا کیتا ہو یا ہا میں، تے اُنت ودا پیندا ودا ہم، پر اُوڈا میکوں ہر موڑتے
 آپنے مکرے جال، چ پھسا گھندی ہی۔ مہن میکوں ہر گالھ روشن ہتی گئی ہے تے
 کرینداں تیڈے نال نکاح، توں میکوں اپنی برادری دا اتہ پتہ ڈے، میں سمجھناں کوں
 سڈاں تے دھوم دھام نال شادی کروں تے وڈے امن چمن کروں۔ لال بادشاہ
 گھر پُجیا، اوں مکرے رن کوں بھار لاتے ساڑ ڈٹس، تے پچھے سڈیس اپنیاں
 بھر جایاں کوں تے اکھیس مہن اُوڈتے آکے اناراں بادشزادی بڈیکھو، چوتھا کوں
 پتہ لگب ونچے سٹھپ کیا ہوندے، انہاں ساریاں وی کیتس دعوت تے پہلے
 ڈٹس انہاں دے ہک ہتھ، چ امب تے پتے ہتھ، چ تیر کاتی تے اکھیس چڑھے
 ویلے امب کپیسو اوں ویلے اناراں بادشزادی اسی تہا ڈے سا منھیں!
 او سیں اوں دعوت آلے وڈے کمرے، چ جڈاں اناراں بادشزادی آئی
 تاں اوندرا حسن و جمال بڈیکھن آلیاں یکیاں شہزادیاں نیں امباں دی بجائے
 آپنے ہتھ کپ ڈتے، بویاں تھی گیاں تے اکھن بگیاں لال بادشاہ اسان
 تاں اینویں مخول کیتا ہا جو توں کسی اناراں بادشزادی پر نیسیں پر تیں تاں
 ساڈے مخول کوں سچ مچ ثابت کر ڈکھایا ہے۔ ساکوں فخر ہے جو اناراں بادشزادی
 ساڈی بھر جانی ہے۔

تقدیر دالکھیا مٹدائیں

(سریسکی لوک کہانی)

ہک بادشاہ جنگل ءچ شکار وڈا کریندا ہا، اوکوں مل پئی ہک
’پڈھڑی مائی، بادشاہ حیران تھی تے پچھیا“ مائی ءکیا، ایڈے خوفناک
جنگل ءچ توں کیا وڈی کریندی ہیں؟“ چتھاں سواری دے سوا کوئی بندہ
نہیں اپڑ سگدا۔“

’پڈھڑی آکھن لگی“ میں ہاں تقدیر بی بی، تے لوکاں دے برشتے
وڈی بنیدی ہاں، اُج تیڈی دھی دارشتہ تیڈے ہک نوکر نال بنائی
آندی ہاں۔“

بادشاہ آکھیا، میڈی دھی دارشتہ تے میڈے کرموں نوکر نال؛
اے کڈاپیں نہیں تھی سگدا، میں کرموں دا خانہ خراب کر ڈیساں یا اپنی دھی
کوں مار گھنسیاں پر اے محل ءچ ٹاٹ دی ٹاکی نہ لگن ڈیساں۔“

اے شہدی تقدیر ناں ٹری گئی آپناں راہ، پکڑ بادشاہ دے
ہڈاں کوں لگ گئی بجاہ۔ اوستیں پچھاں محل دو بچھیا۔ تے پچدے ہی
وزیر کوں سڈتے آکھیس جو کرموں نوکر کوں مراٹے، وزیر ہی ذرا ڈر پوک

آکھن لگیا بادشاہ سلامت! بندے کوں مارن بغیر کہیں قصور دے وڈا ظلم ہے
میدامشورہ اے ہے جو ایندے لُتے کئی ایہو جھیں اوکھ پاڈتی ونجے جیندے
وچوں اے نکل نرسکے تے اپنی موت آپے مروی ونجے!

بادشاہ وڈا لائی لگ بیٹی، وزیر دی گالھ منٹن کے آکھیں میاں وزیر
تیبدمشورہ معقولے آخر آساں صاحب انصاف ہیں تے عدالت دی کرسی تے
بیٹھے ہیں بس کوئی تجو نیر ایہو جھیں لڑا جو نانگ، ی مرونجے تے سوئی وی
نچ ونجے! " وزیر آکھیا، " بادشاہ سلامت تساں بے فکرے تھی ونجوتے
اے کم میڈے تے چھوڑ ڈیو، "

پے ڈینہہ کرموں کوں وزیر نے طلب کیتا تے آکھیں، بادشاہ نے
ہک مہم تیبڈے ذیتیں لئی ہے اوکوں تیں بھگتا نوڑیں، تے او اے ہے۔ جو
توں فرنج کے سجھ کولوں پچھ آجو، توں منٹھے منٹھے کیوں ابھریں تے تکھے
تکھے کیوں لہہ ویندیں،؟ (وزیر نے سوچیا جو نہ اے سورج تیں اپڑسی تے نہ
ولدا ولسی) تے نال ہی وزیر نے کرموں کوں آکھیا، " جیکر لے گالھ سجھ توں
پچھ کے توں نہ آئوں تاں ان تے نہ پیا ولسیں، بادشاہ سلامت نہیں تاں تیکوں
گھانڑیں وات چاڈیسی " کرموں نے وزیر دے اگوں تاں آکھ ڈتا، جو حکم
سرکار دا اوہو پورا کر لیاں۔ پر۔ گھر آن تے مونجھا تھیا جو اے ڈاڑھی بیٹی!
اپنی ماتوں صلاح گدس تاں او آکھن لگی ہنٹ پچڑا، تیکوں جو میں آدھی ہم
بادشاہ دیاں نوکریاں نہ کر، ہنٹ لگے ہی پتہ، " کرموں آکھیا، " اماں ہنٹ چیرھی

مہرتے آئی ہے او کوں بھگتا نوڑیں، مہن مہربانی چا کر میگوں کئی زاد لار اتے
کئی دُعا شو اوی کر چا تاں جو کامیاب تھی آنواں تے وت آکے تیڈی خدمت
کراں۔ اوندی مار آکھیا پتر میں دُعا وی کریندی ہاں جو اللہ تیکوں فتح چا
ڈیوے، تاں جو توں جلدی دل آنویں، توں اوں پاسے ٹر پوجتھوں سبھ اُبھرے
آخر کڈا ہیں تاں اُپر پوسیں۔“

فجر تھی تاں او، وزیر کول پُچیا، سرکاری خزانے، چوں او کوں ہک
گھوڑی سواری کیتے، اتے سفر دے خرچے کیتے کجھ رقم دی مل گئی، تے سیں او
روانہ تھی گیا۔ کئی منزلاں طے کریندا کریندا، ہک درخت دے تلے تھک ہار
کے بہہ گیا۔ زندر آون پئے کیس کپڑا وچھاتے سم پیا۔ بیڑھے ایلے اٹھیا
تے ہوش حواس نال ڈٹھس تاں وڈا حیران تھیا جو او درخت ادھا ساوا تے
ادھا سکا ہسی، ایہو سچیندا بیٹھا ہسی جو، درخت چوں آواز آئی، میاں اللہ دا
بندا توں رات میڈے تلے آستیں، تے میڈی حالت تے پریشان وی ہیں، اے
ڈسا جو توں کون ہیں تے کن دیندا ہیں؟

کرموں آکھیا میں بادشاہ دا سنہڑا چاتے ویندا پیاں سبھ کول،
درخت آکھیا میاں کرموں، توں ویندا چینویں تینویں پئیں ہک میڈا سوال
ہے ایندا جواب دی سبھ توں پچھی آنویں تے اولے ہے جو، میڈا ادھا پسا
ساوا تے ادھا سکا کیوں ہے؟

کرموں جواب ڈتا ہے میں بچ پیم تاں سبھ توں تیڈے این سوال

داجواب ضرور گھن آساں، درخت اکھیا ونج، میں تیڈی کامیابی دی دُعا دی
کرینداں۔

کرموں سیں اٹھوں ٹر پیا، گھوڑا بھچیندا بھچیندا ہک رٹھ کولوں
لنگھیا تاں اٹھاں ہک گھوڑا چر داوڑا ہا، اوں گھوڑے کولوں وی پکڑ کے نال
چاگڈس، راہ برج گھوڑے پچھیا۔ میاں اللہ دابندہ، توں کن ویندا ہیں۔؟
کرموں یگی حال حقیقت ڈتی تاں گھوڑے اکھیا، میاں کرموں توں ویندا تاں
اویں وی ہیں ہک میڈی وی مشکل حل کیتی آنویں، او اے ہے جو میڈی ککھ
برج پوندے درد تے اے ایڈا خوار کر نیدے جو میں تو باں تو باں کر کھڑوناں
اجھن تیں میکوں درد ہے پیا، سمجھ توں چھیں پا جو اے درد میکوں کیوں
پوندے؟" کرموں اکھیا اچھا بھئی ہے میں اوت تیں پہنچ پیم تاں ضرور
پچھتی آساں" اگاں ٹریا، سفر کر نیدے کریندے دریا دی منہ تے
ونج پہنتا، تے ونجٹاں ہس پار، ہیں قیاس برج کھڑا ہا جو پار کینویں
ونجاں؟ کیا ڈیدھے ہک وڈی ساری مچھتی نے دریا دیاں لہراں ہچوں
ٹپ ماریا تے اوندے کول کنا اے تے تیج گئی، اکھن لگی "میاں بندہ اللہ
دا، آ! میڈی کنڈھ تے چڑھ آ تیکوں پار پچاڈیواں"، کرموں ٹپ مارتے
مچھتی دی کنڈھ تے بہتہ گیا مچھی او کول گھندی دریا دے پار پہنچ گئی، تے اکھن
لگی "اللہ دابندہ توں کنتے ویندا ہیں؟" اوں اکھیا "میں ویندا پیاں سمجھ
کولوں پچھن جو توں دیر نال کیوں ابھر دیں تے تیکھے تیکھے کیوں لاہندیں؟"

مجھی نے اے سُن تے آکھیا جے توں ویندا وی پس تاں ہک کم میڈا وی
 کیتی آویں، سمجھ کو لوں اے گا لہ پچھی آویں جو، میڈے سرے وچ ہر
 لیے کوئی شے پڑدی راہندی ہے اے کیلے؟ تے کینوس میٹسی۔؟“
 ول توں جڈاں ولسیں تاں میں تیڈی انتظار عرج ہو ساں تے تیکوں جا
 کے دریا دے پار وی پچھا ڈیساں،“

کر موں آکھیا چلو ٹھیک اے جے پچھ پیم تاں ولدا آڈیساں“
 اٹھوں ٹر پیا، سفر کرنی دے کرنی دے الحذر قیاس پچ گیا سمجھ دے کول
 جڈاں سورج دے سا منٹھیں تھیا تاں سلام دعا دے بعد اوں توں پچھیں
 جو اے مخلوق خدا، میں کجھ سنیہے پئی وڈاں مہربانی کر کے انہاں
 دے میکوں جواب تاں ڈے“ سمجھ آکھیا پچھ میاں بندہ رب دا۔!“
 کر موں آکھیا“ میڈے ملک اکہ ہے بادشاہ اوں میڈے ذمے
 اے کم لا ڈتے جو تیں توں پچھاں توں دیرناں کیوں ابھر دین تے تیکھے تیکھے
 کیوں لاہندیں؟ سمجھ نے جواب ڈتا میں دیرناں این گالھوں ابھر داں
 جو مزدو لوک مزدوری تے او شودے وڈے سویلے اٹھن تیار تیاری
 کریندن، دھانوں ڈھونوں تے ٹکڑی ٹیری کھاندے کرنی دے دیر دیر تھی
 ویندی ہے، او اوکھے نہ تھیون تے انہاں کیتے ویلا تنگ تھی و نچے
 میں ہیں گالھوں دیرناں ابھر داں جو، او آرام نال اپنیاں اپنیاں نوکریاں
 تے سوکھے تھی تے و نچ پچن۔، اتے وت لاہندا تیکھا تیکھا این گالھوں

ہاں جو، او محنت کرن آ لے آرام نال گھر بچ و بچن، چیرھے ویلے او تھک
تھٹ ویندن تاں میڈے ول ڈیدھن، جے میں لکدا پیا ہو واں تاں او
جلدی جلدی چھٹی کرتے آپٹے ہالاں پچیاں، عچ ویلے نال اپڑ ویندن،
کرموں وڈا خوش تھیاتے سچھ دا شکر یہ ادا کر کے اکھن لگیا، راہ
عچ میگوں کجھ پئے سوال ذمے لائے گین، او ترے گاہیں ہن مہربانی
کر کے انہاں دا وی جواب چاڈے،

سچھ اکھیا، ضرور ڈسیساں پچھ تیں کیا کیا پچھیں؟ کرموں
اکھیا، یک درخت تلے ونج ستا ہم اوند سوال اے ہے جو، میڈا ادھا
پاسا تاں ہے ساوا، پرہ ادھا سکیا ہو یا کیو ہے؟ ایندی کیا حکمت ہوسی؟
سچھ اکھیا، "اوں درخت توں ونج اکھیں جو، تیدھا چیرھا پاسا
سکا ہو یا ہے اوندے تلے پئے تھیاستاں بادشاہیاں دا خزانہ اوں
دولت دی گرمی دی وجہ نال تیدیاں بڑیاں سکیاں پن، جے تیں پاڑاں
تلے نہ لاہوں پانی دی نمی نہ پکرن او تیں ڈو جھا پاسا، سا ول نہیں پکڑ سکدا
تے چیرھے پاسوں پاڑاں تیدیاں زمین عچ لتھیاں ہوئیاں ہن او پاسا
ساوا ہے۔" تے جے تیں اے خزانہ تیدے تلوں نہ نکلیں او تیں اینویں
توں سکارا ہیں۔"

کرموں نے وت پیا سوال پچھدے ہوئے اکھیا۔ "وت راہ
عچ میگوں ٹکڑے یک گھوڑا تے اوں اے پچھے جو، میڈی لکھ عچ

یک سو بیچ

یونندے درد ایندی کیا وجہ ہے تے کیا تدارک ہے ؟
سمجھ آکھیا " اوکوں و بیچ ڈس جو، تیں پیتے سمندر توں پانی
اوں پانی بیچ لڑھیا ویندا ہا ہک میرا، تے او میرا پانی دے گھٹ
نال تیڈی گکھ بیچ چلا گے تے پڑدا کھڑے جد اں تیں او میرا
نیں نکلا تیڈا درد نہیں و بیچ سگدا۔"

کرموں آکھیا " سمجھ بادشاہ تیڈی وڈی مہربانی، تہ تہجھی
گالھ میگوں کیتی ہی چھئی نے، جو اونندے سر بیچ راہندے درد، اے
کیا راز ہے؟ تے ویسی کینویں؟

سمجھ آکھیا " اوکوں و بیچ آکھ توں ہیں دریا دی مچھی تیڈے
سر بیچ جیڑھے پاسے درد راہندے اتھاں ہک لعل پھسیا کھڑے
جے تیں او موتی نہ نکلسی تیکوں آرام نہ آسی۔"

سارے سوالاں دے جواب گھن کے کرموں وڈا خوش تھیا
تے سمجھ دا بہوں بہوں شکر یہ ادا کریندا، اجازت منگدا و لدا واپس
مڑ پیا۔ و لدا سفر کریندا کہ نیدا پہلے تاں پہنتا دریاتے، جد اں
دریا دی منڈرتے آیا تاں لحظہ گزریا او ہا مچھلی جیڑھی کرموں دے
ولن ڈا انتظار کریندی پئی ہی کنا سے تے آگئی اپنی کنڈھتے سوار
کر کے پانی بیچ تری تری اوار آن لگی اوکوں کنا سے تے لہا کے
پچھن لگی میڈا سوال سمجھ کوں کینو؟ کرموں نے اوکوں ساری

بک سوچھی

حال حقیقت سنا ڈتی، مچھی آکھیا و ت پیا کون ایلوں کڈھسی؟ توں
 ہری کوئی تر لہ لہ، مچھی وڈی ساری سہی و ات جو پاڑہ نیں کر موں اونڈے
 اندر وڈ گیا اندروں ڈیدھے تال سر دے ہک کونے پرچ ہک ہیرا ٹنگیا کھڑے
 نور لاکے اوکوں کڈھ کڈھس، تے آپنی قبض دے کھیسے پرچ رکھ ڈٹس
 مچھی دے سر وادرد مک گیا، او تال خوشی نال طپے مریندی کر موں دا
 شکریہ آدھی ٹپ مارتے دریا پرچ وڈ گئی،

کر موں و ت ٹر پیا اگاں آپنی منزل کن، اگوں جنگل دے
 کنارے تے گھوڑا کھڑوتا ہا اونڈے انتظار پرچ گھوڑے اوکوں چلتے
 اگلی منزل کن ٹر پیا، راہ پرچ حال پچھدا گیا۔ کر موں نے اوکوں سارا
 حال ڈتا جو تیبے اوں پاسے پرچ پھسیا کھڑے ہک ہیرا، او پڈدا کھڑے
 جے تیں نہ نکلسی آرام نہیں آوٹاں، گھوڑے آکھیا و ت اے تھورا دی توں
 میڈے اتے لاچا ایلوں کڈھ، کر موں آکھیا اینویں کڈھاں؟ گھوڑے آکھیا
 میلوں چٹھاں دروہے میں اتھاں تیلوں نشان ڈینداں توں اتنی جا، کوں
 چاقویا چھری نال چیرا ڈے تے ہیرا کڈھ گھن، کر موں سیں اینویں کیتا
 ہیرا کڈھ ہٹپاتاں گھوڑا خوش تھی گیا تے اکھن لگیا تیبی وڈی مہر
 بانی تیں ہک گنگ ام تے تھورا لاڈتے، میڈی تکلیف دور کر ڈتی اے
 اللہ سیں تیبیاں تکلیفاں وی کٹے چا،

کر موں ٹر پیا اگاں آپنی شاہی آلے پاسے تے راہ پرچ

پوندا با درخت جس سجھ دو سنیہا بھیجیا با۔ اوں درخت تلے آرم نیشے تے
 ساری حال حقیقت ڈٹس، درخت آکھیا میاں بندہ رب دا جے ہک
 تھورا لاجھوٹے ہی تاں ڈوجھاوی لایا، میڈے پاڑاں پرچوں خزانہ وی
 کڈھ چا۔ کرموں نے سیں کئی کام کیتے مشقت کیش آخیرا وستاں
 شاہیاں دا خزانہ کڈھ گدا، او سیں کرموں تاں تھی گیا وڈا امیر کبیر
 اوں سوچیا ہن میں بادشاہ کول ونج تے کیا کر نہیں، ہووے تاں اتھائیں
 ٹکائیاں کراں، پہلے تاں اوں درختاں دیاں لڑیاں پٹ پٹ کے اوں
 خزانے اُتے رکھیاں، خزانہ لکا کے پچھے کیا کم کیش جو، اپنی وطن آلی
 شاہی توں بارھاں کوھاں تے زمین گھن گدس تے اتھاں ہک محل اوں
 بنو ایس جینویں اوں دے بادشاہ دا ہئی تے وت وڈے دھوم دھام
 دے نال راہوٹ پئے گیا، سخی وی ہاتے غریباں دی امداد کرن آلاوی!
 ایندی شرافت، امیری تے سخاوت دے چرچے اوں بادشاہ تیں پہنچے
 جیند اکہیں زمانے اے کرموں نوکر با، اوں ہک واری کرموں دی دعوت
 کیتی، جڈاں کرموں بادشاہ دی دعوت تے گیا تاں او کوں کہیں وی
 نہ سنجاتا جو اے اوہو کرموں نوکر ہے، ہک تاں کرموں نے اپنا ناں
 کرم علی رکھ گدا با، وت ڈاڑھی رکھ گدس تے شاہانہ پوشاک ٹھہانی ہس
 کون سنجانے جو اے ہیں شاہی داپرا تاں نوکر ہے۔ کرم علی جڈاں

بادشاہ دی دعوت تے آیاتاں او کوں تحفہ ڈیون کیتے ہاں میرا گھن آیا
 چٹیرھا اوں مچھی دے ہرے چوں کڈھیا ہا۔ بادشاہ تاں اوں ہیرے کوں
 ڈیکھ کے پواختی گیا، ایڈا قیمتی ہیرا تاں اوں ندگی وچ نہ ڈٹھا ہا۔ بادشاہ
 کوں کرم علی نے وی اپنے محل وچ ولدی دعوت ڈتی، بادشاہ جڈاں کرم
 علی کوں آیاتاں ڈیکھ ڈیکھ تے حیران تھا جو کیڈا سوہناں محل ہے۔ وافر
 مال دولت ہے، تے کرم علی آپ وی ڈاڈھا سوہناں ہے۔ بادشاہ دی
 دھی جو ان ہئی اوں کرم علی کوں اپنی دھی دارشتہ کرڈتا۔ نکاح شکاح
 بختی گیا رخصتی بختی گئی، بادشاہ خوش، جو، میڈی دھی کوں چنگارشتہ
 مل گئے تے ایہو جیاں رشتہ بادشاہ کوں مل دی نہ سبگدا ہا۔

انوں کرموں وڈا خوش، جو او بادشاہ دا جو انترابن گیا۔
 کچھ ڈینہہ گزے تے تاں اوں کرم علی دی ذال نے آکھیا میڈا سر داسائیں توں
 کوئی اپنا حال ڈینویں ہا، تیڈے وڈ وڈیرے کون ہن؟ کرموں محنتی تے
 سچا بندہ ہا سچی سچی سارا حال کر سٹائیں۔ جو کینویں اوندے پو بادشاہ
 نے ایندے اٹے سختی پاتی ہئی تے کینویں اوندے مقدر نے ہندر پی تے
 آج بادشاہ نے سبڈ کے دھی دارشتہ ڈے ڈتے، اے سارا ماجرا سٹن کے
 او وڈی حیران تھی تے خوش وی جو، اوند اگھوٹ ہک محنتی تے سچا بندہ
 ہے۔ کرموں دی ذال جڈاں ستو وارے تے اپنے پیکے گئی تاں اوں
 اپنے بابے بادشاہ کوں کرموں دی ساری کہانی سٹاڈتی۔ بادشاہ

سُنّ تے وڈا حیران تھیا۔ تے وَت اُو کوں او پچھلا ویلا یاد آیا جڈاں
جنگل ۽ چ اُو کوں تقدیر بی بی ٹکری سئی تے آکھیا ہس " میں تیڈی دھی
دی شادی تیڈے ہک نو کرناں کر اوئی ہے "۔

بادشاہ نے انخیراے اقرار کیتا " جو تقدیر دالکھیا
کوٹن مٹا دے؟ " بادشاہ اپنے گھر خوش، کرموں آئے گھرتے
انساں تساں سارے آئے اپنے گھراں ۽ چ خوش پئے وسدے
ہیں۔ شکر ہے سوہنے رب دا۔

جنتھاں لوکاں دی ہے سیت چنگی
اویے جگتے کرماں والے ہن
تقدیر دالکھیا مٹدانیس
سوہنے رب دے کم نرالے ہن

(ابن کلیم حسن نظامی)

”ابن کلیم وڈا کاتب اے!“

تخریر:- ملک محمد صفدر جھونگل (چکوال)

ہک بزرگ ہر اُس بندے نوں جس وچ بہوں ساریاں خوبیاں
 ہووٹاں، آکھدے نیں ”او بڑا وڈا کاتب اے“ غور وں تجربے دے
 بعد اہ معلوم تھیا کہ بزرگاں دی مراد کاتب توں ”کاتب اے“، ابن کلیم دی
 جیاتی تے انہاں دے کم نال واقف شخص توں پچھو تاں او ایہو ای جواب
 دیسی کہ ابن کلیم تاں وڈا کاتب مرد اے۔ اللہ دے بندو! ابن کلیم صرف
 کاتب ای نیں، اس دے علاوہ وی بہوں کجھ اے۔ او مصوّر اے، شاعر
 اے، ادیب اے، سابق امیدوار صوبائی اسمبلی دے طور تے کدے سیات
 وان بی آیا۔ صحافی اے، صوفی اے، جیٹرا حافظ قرآن، ول ایم اے
 عربی، گولڈ میڈلسٹ اے، کاتب وی تے داستان گو وی، پر آخری
 گل اے جے ابن کلیم دے متعلق کوئی آخری گل نیں کہتی جاسکدی،
 اس واسطے ابن کلیم دے متعلق کوئی نیں کہہ سکدا کہ اوٹن آ لے ویلے
 وچ اس نوں لوگ کس حیثیت جان رہے ہوسن۔ اس دی حالان
 تک مکمل دریافت ہووٹاں باقی اے۔ ابن کلیم دی کئی صفتاں آلی
 شخصیت دی تسی اے جھک وی ڈیکھو تے اندازہ لاچھوڑو۔!

میں انہاں دی داستان گوئی دے متعلق کچھ آکھن توں پہلے
تساں نوں ہک گل سناٹی چاہنداں۔ اور نگزیب عالمگیر بادشاہ دا زمانہ
آج۔ ہندوستان ہج ہک پادری آیا جس داناں فادر برنیئر آج۔ واپسی
تے اُس سفر نامہ لکھیا۔ او آہدا کہ ہندوستان ہک ایسا ملک اے جس دا
ہر بندہ کسی نہ کسی بیماری دامر یض اے، تے نال کسے ہک بیماری اڈاکر
بی ہے۔ اس توں اہ ثابت ہو یا کہ برنیئر جس ہندوستانی نوں وی
پلیا اُس نوں او نیس ڈو کہانیاں ضرور سناٹیاں، آج اور نگزیب
دے دور آ لے ہندوستانیاں دے تسی بی نمائندے ہوتے میں بی، پر
ساڈی حیثیت بدل گئی اے، اساں کوئی کہانی کسے برنیئر نوں نیس
سناوٹی۔ بلکہ ابن کلیم دی کہانی سُننی اے۔ اس حیثیت نال آساں
سائے کہانی رکھن والیاں دا او نمائندہ اے۔

"ملکو دا پتر فلکو" وی ہک کہانی اے جس وچ سانوں اہ آفاقی
سبق ملدے ہے کہ فتح ہمیش دانائی دی ہوندی اے، پر دانائی کسی دی
میراث نیس دل داستان گو ابن کلیم بی ہک بڑا دانابندہ اے بلکہ وڈا کاتب
اے، قدرت قلم دے اس بادشاہ کولوں شاید کوئی بہوں وڈا کم گھنٹاں اے
پہلے پیار دے نغمے "الولولی" فیر دل دی آہ ہر پتر اس تے ہن ابن کلیم دی
کہانیاں دی اے کتاب جیہڑی تساڈے ہتھ ہج اے اس دی کسی دور
دراز مٹھی ہوئی منزل داسراغ دے رہیاں نیس، ... تساں نوں میڈی
گل نال اتفاق اے ناں!

عصر حاضر میں لوک کہانی کی بازیافت

ڈاکٹر ندیم نیازی (عیسیٰ خیلوی)، رحیم یار خان

کہانی سُننے سنانے کا رواج ثقافت کا حصہ تھا۔ قصبوں، قریوں، چھوٹے شہروں میں چوپال، چوک، حجرے بنے ہوتے وہاں رات کو کچھ لوگ اکٹھے مل بیٹھتے اپنے دُکھ سُکھ اور روزمرہ کے معمولات اور معاملات سے ہٹ کر بھی مختلف مشاغل میں رات گئے تک خوش گپیاں کرتے، دن بھر کی تکان اتار کر گھروں کی راہ لیتے اُن مشاغل میں کہانی اور داستان گوئی کو بڑی اہمیت حاصل تھی، ہر روز کوئی نہ کوئی باری باری لوک کہانیاں سُناتا۔ گھروں میں بڑی بوڑھیوں نانی، دادی، سبھی بچوں کے بہلانے سُلانے کیلئے رات کو انہیں کہانیاں سُناتیں۔ اگر کوئی بچہ دن کو کہانی سنانے کا تقاضہ کرتا تو اس کو ضد سے باز رکھنے کے لئے کہا جاتا، کہ دن کو کہانی سنانے سے مسافر راستہ بھول جاتے ہیں۔ معصومیت رسیدہ بچے ضد گزیدہ خواہش سے اس لئے باز آجاتے کہ بیچاے تھکے ماندے مسافر بھٹک گئے تو منزل پر کیسے پہنچیں گے۔ اب وہ رواج کہاں؛ بدلتی اقدار نے ثقافت کے رنگ روپ کو بدل ڈالا ہے، محشر سے قبل محشر کا عالم اس امر کا غماض ہے کہ اب چوپالوں، چوکوں اور حجروں کا وجود ناپید ہے۔ ایک پڑوسی دوسرے سے بیزار ہے۔ شرعی حدود و قیود کے اطلاق کے لئے تسلیم و رضا کے ساتھ عمل پیرا

ہک سوتیرھاں

ہونے کی بجائے ان سے لا تعلق اور انحراف کی واضح صورت نے انسانی و اخلاقی اقدار کو پامال کر کے رکھ دیا ہے حتیٰ کہ اکثر گھروں کی فضا اخلاقی فحط سالی اور بخران سے انحطاط پذیر اور مکتدہ ہو چکی ہے۔ بزرگوں سے محبت و احترام کی بجائے جنریشن گریپ نے ان کے سکون و طمانیت کو تاراج کر دیا ہے۔ ان داستانوں اور لوک کہانیوں کا سلسلہ مخصوص محور و مرکز سے بڑا ہوا ہوتا تھا جن کی اساسی حیثیت یاد شاہوں، جنات، دیو، پریوں، جادو گروں، چڑیلوں، اُڑن کھٹوے اور دیگر کسی علامتی حوالوں سے مملو اور وابستہ ہوتی۔ الف لیلہ، ہزار داستان کا ایک دور میں دیدہ پا چرہ چارہ ہے۔

ثقافت میں کہانی کے عمل و دخل کو افسانے کی خلل اندازی نے متاثر کیا، افسانہ ہیئت، متنوع موضوعات اور اسلوب بیان کے اعتبار سے کہانی کی نسبت مختلف صورت اختیار کر گیا۔ کہانیوں اور افسانوں کے مزاج کا تضاد نہ صرف قابل توجہ ہے بلکہ افسانہ بدلتے موسموں اور رُتوں کے ساتھ بدلتا چلا گیا، گذشتہ دور کی لوک کہانیوں کو ابن کلیم صاحب نے فنی مہارت اور چابکدستی سے کتابی صورت میں تشکیل دیا ہے، گویا انہوں نے کہانی کو زندہ کرنے کے لئے جس خجرات اور حوصلہ سے عصر حاضر میں لوک کہانی کے بٹتے نقوش کو ابھارا ہے اس طرح عصر حاضر کی ثقافت کو عہد رفتہ کی ثقافت سے جوڑنے کا عزم عمل ظہور پذیر ہے یہ احسن اقدام نہ صرف لائق ستائش ہے بلکہ انفرادی سوچ و کاوش کا توجہ طلب رویہ اور دُر تارا ہے، کہانی کی زبان بظاہر سرائیکی ہے مگر تنقیدی نگاہ سے دیکھا

ہک سو چوڑاں

جائے تو پنجابی، ہندکو اور سرگودھا وغیرہ میں بولی جانے والی علاقائی زبانوں کے الفاظ بھی درآئے ہیں، سابق ریاستی زبان اور ملتان کی کو اب سرائیکی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس کے ٹھیٹھ ترین الفاظ مکمل طور پر برتنے سے اجتناب اور ہندکو کی آمیزش و اختلاط نے کہانیوں کی زبان میں چاشنی اور شیرینی و مٹھاس میں اضافہ کر دیا ہے، ممکن ہے یہی ملتان سرائیکی زبان ہندکو کے ملاپ سے جنم لیتی ہے، اس طرح زبان میں وسعت پذیری کا وصف پیدا ہو گیا ہے۔ اب یہ مجموعہ کہانی پاکستان کے طول و عرض میں نہایت بہتر انداز سے پڑھا جائے گا۔ لہذا نتیجتاً اس کے اثرات کا پھیلاؤ اسکی شہرت اور پسندیدگی کے لئے ارزانی کا سبب بنے گا۔

ابن کلیم صاحب کے دو شعری مجموعے "آلو لولی" اور سرائیکی مزاحمتی شاعری پر مشتمل مجموعہ "ہیٹر اس" کے ضمن میں ان کی شعری فطانت و متانت کے متعلق اظہار کر چکا ہوں۔ ان کی خطاطی کا گراں قدر پہلو بھی لائق تحسین ہے اس سے مترشح ہے کہ ان کی شخصیت پہلو دار ہے اور ہر پہلو گہرا آبدار کی طرح درختان پر کشش اور قابل قدر ہے، ان کی کہانیوں میں تسلسل، موضوعاتی تنوع، تخیل کی فراوانی، واقعاتی تاثر سے معمور ہے۔ سلاست میں نہ جھول ہے نہ کہیں مجروح ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے۔ ان فنی مناقب کے باوصف ان کی کہانیوں میں غلطو، عصمت چغتائی، نسیم انہولوی اور اسی قبیل کے افسانہ نگاروں کے افسانوی تخلیقات جنسیاتی تخریب کاری، لمحاتی لذتیت، جیاسوز فحاشی، بے شعوری پن، اخلاقی گراؤٹ، ذہنی نا آسودگی، شرعی عوامل سے بغاوت، بے راہ روی کے

ایک سو پندرہواں

منفی رویوں کے اظہاری وسیلہ سے خجالتی شہرت کی ذرا سی تیرگی تو کیا اس کی سایہ فگنی کا منفی رجحان بھی نہیں پایا جاتا۔ چند ماہ قبل اسلام آباد ریڈیو اسٹیشن سے انٹرویو کے دوران ظفر نیازی صاحب کے ایک سوال کے جواب میں منٹو کے بارے میں نے اس کی خامیوں کا ذکر کیا تھا۔

ابن کلیم صاحب کی یہ منزہ روش نہ صرف ان کو انفرادیت سے ہمکنار کرتی ہے بلکہ ممتاز بھی۔ ان کے محاورات کا استعمال اور روایت پسندی کا عنصر غالب ہے جو تحریر کی شوخی اور فنی حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ ان کی سرایتی نوازی سرایتی وسیب کو دعوتِ فکر دیتی ہے کہ وہ اردو جو کہ بین الاقوامی حیثیت اختیار کر رہی اس سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنا قیمتی وقت علاقائی قدیم زبان سرایتی کی ترویج و ترقی اور ارتقاء و ابلاغ کے لئے وقف کرے، اس لئے سرایتی زبان کا پیڑ اور وزن پنجابی زبان کے ساتھ ساتھ پھلتا پھولتا نظر آتا ہے۔

شکریہ!

سٹیں حبیب فائق نے میڈی این کتاب "نان پھلوٹ" تجویز کیتے جیوں سیں امید ملتان، ملک قادر بخش تھیم، حافظ محمد ریاض راغب اتے ملک محمد ارشد (ایڈیشنل سیکرٹری جنرل پاکستان سرایتی رائٹرز گلڈ) نے پسند کیتے، میں انہاں مہربانان دا، اتے پئے انہاں دوستاں دا تھورا بیت ہاں جنہاں تھو صدہ بدھلتے۔

(فقیر، ابن کلیم حسن نظامی،

سوانح مصنف

۱۱۶

موجود :- "خطر رعنا" (تعلیق کے ساتھ سال بعد ایجاد ہو گیا)
باضابطہ طرز تحریر جو عربی فارسی و اردو کی تحریر کا نمونہ ہے

اعزازی لقب :- "ناڈرا لقمہ" از بین الاقوامی کمیشن اسلامی ثقافتی ورثہ ترکی
اعزاز خاص :- شاہ خالد گولڈ میڈلسٹ (پاکستان سائنسی مسلم ورلڈ)
مستند :- غالب کیدی و عرب کچل سنٹرلیگ آفسر سٹیٹس نیو دہلی

نام :- حافظ محمد اقبال خان لنگاہ
المعروف :- ابن کلیم حسن نظامی
تعلیم :- حفظ قرآن ، ایم اے عربی
فنی خصوصیت :- خطاطی بفت قلم
سند اعزاز :- رائی زنی فرہنگی ایران

دیگر اعزازات ایوارڈ و اسناد

امریکن کچل سنٹر کراچی، گوٹے انسٹیٹیوٹ کراچی، قومی عجائب گھر کراچی، پاکستان کونسل آف آرٹس، اسلام آباد،
راولپنڈی آرٹس کونسل، پنجاب آرٹس کونسل لاہور، عجائب گھر لاہور، ابا سین آرٹس کونسل پشاور، ملتان آرٹس کونسل، ملتان،
ایوارڈ بدست صدہ پاکستان گورنر پنجاب، حلقہ اہل قلم جہلم، ڈسٹرکٹ کونسل جہلم، ڈسٹرکٹ کونسل ملتان، میونسپل کارپوریشن ملتان،
پاکستان پبلک ریلیشنز سوسائٹی، ملتان ایوارڈ مجلس ارباب فن، آفریدی ایوارڈ، ساغر آرٹس کونسل، عزمی ایوارڈ بزم فکر و فن ملتان

اعزازی عہدے

چیف آرگنائزر :- دبستان فروغ خطاطی رحبرڈ، سرپرست :- گل رعنا دب سوسائٹی ملتان، صدہ جماعت حشیشہ کلیمینہ
چیف ایڈیٹر :- ہفت روزہ کلیم ملتان، سرپرست :- سیل گرافر ذالیوسی ایشن ملتان چیف بیورو :- اردو میگزین منزل (سوڈن)
پرنسپل :- کالج آف اسلامک آرٹس ملتان، چیف بیورو مدینہ بہاولپور، ممبر ایگزیکٹو کونسل :- ادارہ کشف القلوب اسلام آباد
جنرل سیکرٹری انجمن مدیران جرائد پنجاب، پرنٹر و پبلشر :- کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان، سرپرست ادارہ فروغ سرائیکی

فن خطاطی پر مصنف کی چھ اہم تصانیف

- ۱- "تاریخ فن خطاطی" (مع نادر و نایاب نمونے خطی) ۴۰/-
- ۲- نقوش رعنا موسم مرقع خطاطی (ساتوں خطوں کی تختیاں) ۴۵/-
- ۳- "جلوت رعنا خطاطی" (ملا اقبال کا کلام پر قرآنی خطاطی) ۸۰/-
- ۴- قلم اور اہل قلم (برصغیر کے نامور خطاطوں کا تذکرہ و نمونے) ۴۰/-
- ۵- کاپی سلپ خط نستعلیق (ابتدائی تعلیم کیلئے) ۵/-
- ۶- "مرقع رعنائی" (خطر رعنا کے قوانین فن پائے) ۳۰۰/-

ابن کلیم کی دیگر تصانیف

- ۷- "دلی یا ترا" (سفر نامہ دہلی مع تصاویر و پیکچر تاریخی عمارت)
- ۸- جمہوریت ہماری سیاست ، ۱۰۰/-
- ۹- "مرقع روحانیت" (مصنف کے داد بزرگوار کی سوانح) ۴۰/-
- ۱۰- مجموعہ اُردو وظائف ۱۰۰/-

ابن کلیم کی سرائیکی تصنیفات

- ۱۱- "الولولی" (بچوں کیلئے باتھویر سرائیکی نظیں) ۱۲- ہرپراس "مزا جمتی سرائیکی" ۱۳- پھیلپوٹ "ڈوائس نے چار لوک کہانیاں"
 - ۱۴- سچا رنگ تصویف آلا زریعہ
- فن خطاطی ہمتوری دامور دینیہ، روحانیت اور سیاست کے موضوعات پر دیگر بے شمار تحقیقی مقالات جات بزبان اُردو و سرائیکی
علاوہ ازیں سرائیکی مزا جمتی شاعری وغیرہ قومی اخبارات و جرائد میں شائع شدہ موجود ہیں۔ (ترتیب حاجی شفیق اللہ خان)

”الُولوی“

چھوٹے بڑے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی سرائیکی نظمیں اور رنگ بھرنے کیلئے تصویری خاکے، ایک دلچسپ کتاب جو ڈرائنگ، ہنگامہ اور سرائیکی جیسی بیٹھی زبان کو پڑھنے کی طرف ہر چھوٹے بڑے مرد عورت کو راغب کرے، صفحات ۶۴ ہیں، چار رنگا خوبصورت ٹائٹل، عمدہ کاغذ قیمت صرف ۳۰ روپے

الُو کا مطلب ”نیند“ اور لُولی سے مراد لوری ہے، اس کتاب کی نظموں میں ٹھیٹھ سرائیکی لفظ اور محاورے شامل کئے گئے ہیں جو کہ روزمرہ کے استعمال میں آنے چاہئیں۔ اور لوگ انہیں سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس حوالہ سے یہ کتاب پہلی سے لیکر ایم اے تک کے طلباء و طالبات کے لئے بے حد مفید ہے۔ مصوری کے شائقین کے لئے تو یہ ایک لاجواب تحفہ ہے۔

منگوانے کا پتہ :- ناظم گل رعنا ادب سوسائٹی
حسن پروانہ روڈ ملتان پاکستان

”ہیٹراس“

منفرد لہجے کے سرایتیکی شاعر ابن کلیم کے انقلابی انداز میں تخریر کردہ موضوعاتی مزارحمتی نظموں پر مشتمل کتاب ہے جس میں سرایتیکی خطے کے لوگوں کی محرومیوں کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ روا رکھی جانے والی زیادتیوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے، سرایتیکی خطے میں بسنے والے پنجابی، مہاجر اور سرایتیکی لوگوں کو اپنے حقوق کے حصول کی جدوجہد کی خاطر ہمت بندھائی گئی ہے۔ سرایتیکی شاعری میں ”ہیٹراس“ کی صورت میں ابن کلیم نے انقلابی شاعر جدید کی حالت کی تقلید کو اپنے لئے فخر و اعزاز جانا ہے۔

کتاب مجلد ہے، ۸۰ گرام سفید کاغذ صفحات ۸۴ اعلیٰ کتابت و طباعت، لاجواب سرایتیکی تخریر اور دیدہ زیب لمینیشن و الاکولڈن پتی کے ساتھ چھپا ہوا خوبصورت ٹائٹل کا ڈیسٹ کور، قیمت / ۵۰ روپے آج ہی منگوا کر اپنی لائبریری کی زینت بنائے۔ پتہ،
ناظم گل رعنا ادب سوسائٹی حسن پروانہ روڈ ملتان
فون نمبر ۵۱۰۵۲۵